5

ماہنامہ

# نقیبِ ختمِ نبوت

ملتان

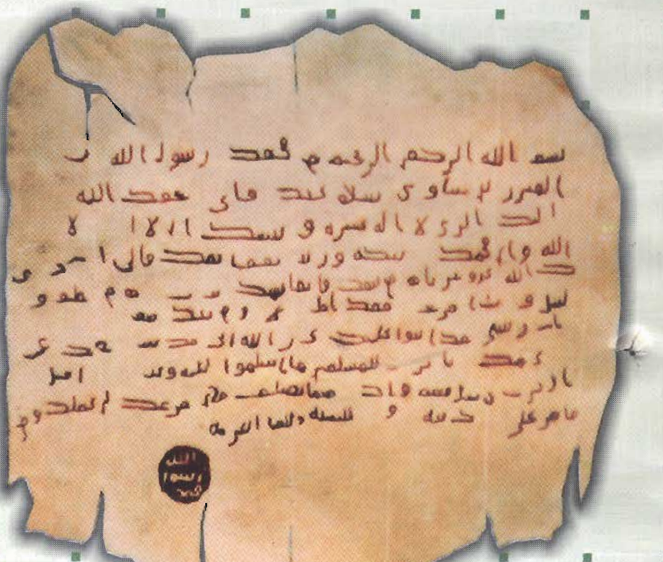

مئی 2004ء ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ

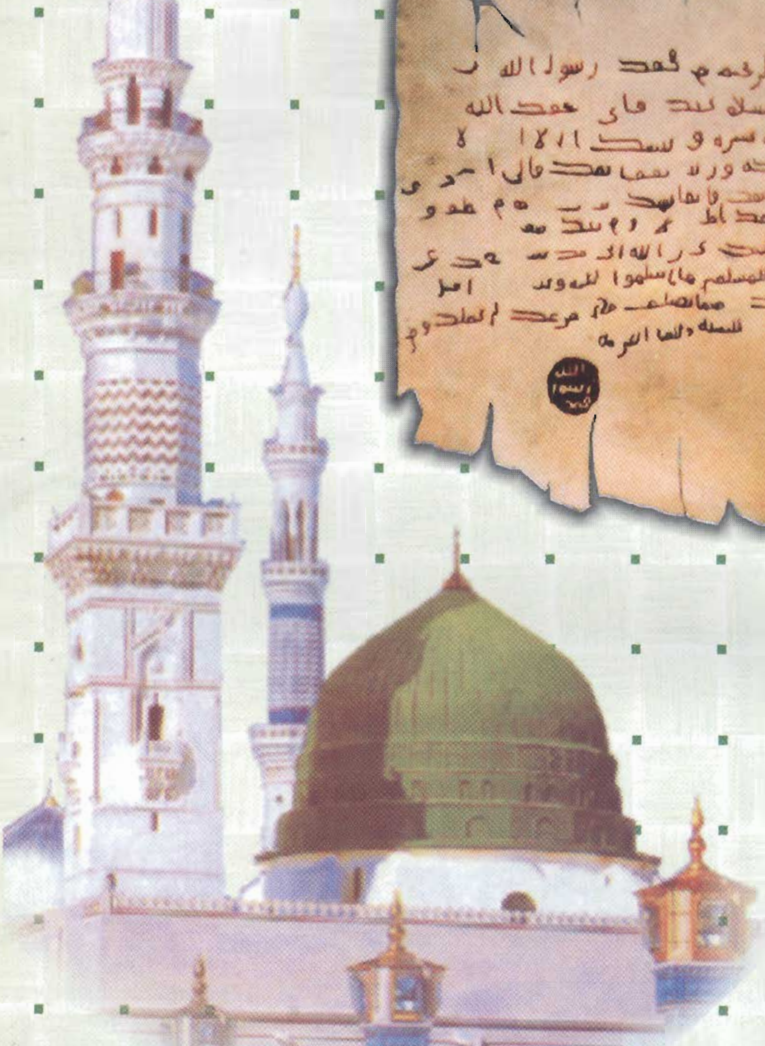

# نورِ ہدایت

## القرآن 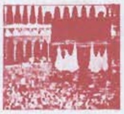

''جو شخص نیکی لے کر آئے گا اُس کے لئے اُس سے بہتر صلہ موجود ہے اور جو برائی لائے گا تو جن لوگوں نے بُرے کام کئے انہیں بدلہ بھی اُسی طرح کا ملے گا جس طرح کے وہ کام کرتے تھے۔'' (سورۃ القصص، آیت ۸۴)

## الحدیث

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''فرض نماز کے بعد جس شخص نے آیت الکرسی تلاوت کی تو وہ دوسری نماز کے آنے تک اللہ کی حفاظت اور ذمہ داری میں آ گیا۔''
(طبرانی، مجمع الزوائد للہیثمی۔ ص ۱۴۸ ج ۲)

## الآثار

''توحید، رسالت، قیامت اور تمام عقائد، عبادات اور معاملات...... اسلام کی اصل ہیں۔ ان تمام مسائل کی تعریف اور تعین نبوت کرتی ہے۔ اگر نبوت بدل سکتی ہے تو یہ سب کچھ بدل سکتا ہے۔ یہاں تک کہ حلال و حرام بھی بدل سکتا ہے۔ نبوت اور توحید لازم وملزوم ہیں۔ توحید کے صحیح خطوط نبوت سے ہی مرتب ہو سکتے ہیں کہ نبی کی بات براہِ راست اللہ کی بات ہوتی ہے۔ نبی کی ہر بات کا ذمہ دار خود اللہ ہوتا ہے اور یہ امر کمالاتِ نبوت میں سے ایک ہے۔ ان تمام کمالات کا اوجِ کمال یہ ہے کہ نبوت سیدنا آدم علیہ السلام سے اپنی ابتداء کر کے رسالت پناہ ﷺ کی ذات پر اپنی انتہا کر چکی۔ اب اگر نبوت کا یہ جمالِ ختم نبوت خطرے میں پڑ گیا تو خود اُلوہیت کا صحیح تصور بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس لیے کہ وقارِ اُلوہیت 'جمالِ ختم نبوت سے ہی قائم ہے۔

توحید را کہ نقطہ ٔ پرکارِ دینِ ماست
دانی کہ نکتۂ زبیانِ محمد است

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ
(خطاب کراچی۔ ستمبر ۱۹۵۱ء)

ماہنامہ
# نقیبِ ختمِ نبوت ملتان
REGD.M#32
جلد 15 شمارہ 5 مئی 2004ء ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

بیاد: سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

## تشکیل


| | | | |
|---|---|---|---|
| دل کی بات: | اداریہ | مدیر | 2 |
| دین و دانش: | درس قرآن | محمد احمد حافظ | 4 |
| // | درس حدیث | سید عطاء المہیمن بخاری | 6 |
| // | ظہور قدسی | مولانا ابوالکلام آزادؒ | 9 |
| // | طلوع | چودھری افضل حقؒ | 11 |
| // | مقام خاتم المرسلین ﷺ | سید ابوذر بخاریؒ | 14 |
| // | خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ | سید عطاء المحسن بخاریؒ | 15 |
| // | از عرش نازک تر | شورش کاشمیریؒ | 16 |
| // | درود | شاہ بلیغ الدین | 18 |
| // | حضرت ابوسفیانؓ اور ذات نبوی ﷺ | الیاس نعمانی ندوی | 20 |
| // | خلافت و ملوکیت (قسط دوم) | قاضی محمد طاہر الہاشمی | 24 |
| شاعری: | حمد باری تعالیٰ (ڈاکٹر بشیر بدر) نعتیں: سید عطاء المحسن بخاریؒ، پروفیسر خالد شبیر احمد، کاشف گیلانی، ابوسفیان تائب | | 28 |
| افکار: | پاکستان میں این جی اوز کا کردار؟ | سید عطاء المہیمن بخاری | 33 |
| // | ہم ایسی سب کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں | شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی | 35 |
| شخصیات: | شہید غیرت، شہید حریت...... شیخ احمد یٰسین رحمہ اللہ | سید یونس الحسنی | 38 |
| // | قافلۂ حریت کا سپہ سالار...... شاہ اسماعیل دہلوی شہیدؒ | الیاس میراں پوری | 41 |
| ردّ قادیانیت: | مرزا قادیانی (انگریزوں کا وفادار اور خود کاشتہ پودا) | مولانا محمد مغیرہ | 44 |
| اخبار الاحرار: | مجلس احرار اسلام پاک و ہند کی سرگرمیاں | ادارہ | 47 |
| روشنی: | ظلمت سے نور تک | اقرار فکری | 58 |
| نگاہیں: | طاہر القادری اور مسرت شاہین...... نئی سیاسی جوڑی | خادم حسین | 59 |
| طنز و مزاح: | زبان میری ہے بات اُن کی | عینک فریمی | 61 |
| حسن انتقاد: | تبصرۂ کتب | ابوالادیب، مولانا محمد مغیرہ | 62 |


زیر سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیر مسئول
سید محمد کفیل بخاری

معاون مدیر
شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

رفقاء فکر
چوہدری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد
عبداللطیف خالد چیمہ، سید یونس الحسنی
مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر
الیاس میراں پوری

سرکولیشن منیجر
محمد یوسف شادؔ

زرِ تعاون سالانہ
اندرون ملک: 150 روپے
بیرون ملک: 1000 روپے
فی شمارہ: 15 روپے

ترسیل زر بنام: "نقیب ختم نبوت"
اکاؤنٹ نمبر: 1-5278
یو بی ایل چوک مہربان ملتان

مقام اشاعت: دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

ای میل ایڈریس: majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

فون 061-511961

تحریک تحفظ ختم نبوة شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

صدر جنرل پرویز نے ۲۲/اپریل کو اسلام آباد میں نیب کے زیر اہتمام کرپشن کے خاتمے کے زیر عنوان ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''میں نے عالمی دباؤ پر انتخابات کرائے لیکن انتخابات کے نتیجے میں کرپشن میں ملوث لوگوں کو پہلے سے زیادہ ووٹ مل گئے اور کرپٹ لوگ حکومت میں آ گئے۔ ہمیں احتساب میں کامیابی نہیں ملی۔ بدعنوانی کا مکمل خاتمہ مشکل ہے۔''

(نوائے وقت ملتان۔ ۲۳/اپریل ۲۰۰۴ء)

صدر پرویز نے پہلی مرتبہ اپنی حکومت میں کرپٹ لوگوں کی موجودگی کا اعتراف کیا ہے۔ موجودہ اسمبلی صدر پرویز کے ذاتی بنائے ہوئے قواعد وضوابط کے نتیجے میں معرضِ وجود میں آئی ہے۔ قبل ازیں وہ اپنے ایک بیان میں موجودہ ارکانِ اسمبلی کو ''بے شعور'' بھی قرار دے چکے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جن کرپٹ لوگوں کی اپنی حکومت میں موجودگی کا انہیں اب احساس ہوا ہے، وہ سب کے سب انہی کے تعاون، سرپرستی اور مرضی سے انتخاب جیت کر حکومت میں آئے۔ یہ تمام کے تمام نیب زدگان تھے اور ان کی فائلیں تیار تھیں۔ ان پر جو چارج شیٹ لگائی گئی اس کی ایک ہلکی سی جھلک اخبارات میں بھی شائع ہوئی اور پھر انہیں بلیک میل کر کے ایک دھڑے کی صورت دے کر اپنے حق میں استعمال کیا گیا اور استعمال کیا جا رہا ہے۔ بوقت ضرورت انہیں ان کی فائل دکھا دی جاتی ہے اور وہ پھر اپنی کارکردگی بہ شکل وفاداری دکھانا شروع کر دیتے ہیں۔ جناب صدر پر ان کی کرپشن کا انکشاف اچانک نہیں ہوا، وہ انہیں خوب جانتے اور ہم سے بہتر پہچانتے ہیں۔ یہ کرپٹ لوگ دراصل حکومت میں بطور سزا کے شامل ہوئے ہیں۔ حافظ حسین احمد نے سچ کہا ہے:

''یہ تاریخ کی انوکھی سزا ہے۔ ایک شخص کو سزا کے طور پر وزیر اعظم، دوسرے کو وزیر داخلہ اور تیسرے کو وزیر پانی و بجلی بنا دیا گیا۔ صدر نے آدھا سچ بتایا اور آدھا چھپایا۔''

جنابِ صدر نے ان کرپٹ لوگوں سے جو کام لینا تھا وہ تو لے لیا۔ یعنی ایل ایف او منظور کرایا، نیشنل سیکورٹی کونسل قائم کر دی اور اپنی صدارت بھی پکی کر لی۔ وردی کے معاملے میں پیٹریاٹ ان کے مہم جو بن گے۔ مجلس عمل کو بھی استعمال کر لیا اور اب متحدہ مسلم لیگ کے قیام کی کوشش آخری مرحلے میں ہے۔ ساتھ انہوں نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ

''میرے لیے سیاست کے دروازے کھلے ہیں''، یعنی بلی تھیلے سے باہر آنے ہی والی ہے۔ وہ اپنے پیشرو ایوب خان اور ضیاء الحق کے راستے پر ہی گامزن ہیں۔ صرف انداز مختلف ہیں۔ لیکن نتیجہ وہی نکلے گا۔ جو سابقہ آمروں کا نکلا۔

صدر نے تسلیم کیا کہ وہ غیر ملکی دباؤ کے آگے بے بس ہو گئے۔ انتخابات کے حوالے سے بے بس ہوئے تو کرپٹ لوگ ان کی حکومت میں آ گئے۔ افغانستان کے معاملے میں بے بس ہوئے تو طالبان جیسے مخلص دوستوں اور پاکستان کے محافظوں کو اپنا دشمن بنالیا۔ ہماری مغربی سرحد غیر محفوظ ہوگئی اور ایک بڑا دشمن اس پر آ کر بیٹھ گیا بلکہ سرحد عبور کر کے ہمارے ہوائی اڈے بھی استعمال کیے۔ ہم خوش ہیں کہ امریکہ نے ہمیں ''نان نیٹو اتحادی'' بنا کر بہت اعزاز بخشا ہے جبکہ امریکہ عراق میں پاکستانی فوج بھجوا کر اس کی نقد قیمت وصول کرنا چاہتا ہے۔ اُدھر امریکہ کے تین اتحادیوں نے عراق سے اپنی فوجیں واپس بلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان میں سپین، رو ہڈاس اور ڈومینکن ری پبلک شامل ہیں۔ اِدھر ہمارے حکمران فوج بھجوانے کے مطالبے پر غور کر رہے ہیں۔ اس غلطی کا اعادہ ہوا تو پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

وانا آپریشن کے حوالے سے غیر ملکی دباؤ میں آ کر اپنے ہی ملک کے محبِّ وطن شہریوں کا خونِ ناحق کیا اور بالآخر عام معافی کا اعلان کر کے اپنی خفت مٹانے کی ناکام سعی کی گئی۔

نصابِ تعلیم کے معاملے میں غیر ملکی دباؤ کا شکار ہوئے تو پاک پیغمبر ﷺ، خلفائے راشدین، امہاتُ المومنین، بناتِ رسول اور اصحاب رسول علیہم الرضوان کی توہین پر مشتمل مواد ہمارے نصابِ تعلیم کا حصہ بن گیا۔ مذہب اور مذہبی شخصیات کو صرف اسلامیات کے مضمون تک محدود کر دیا گیا، اس میں بھی ان کے ساتھ استہزاء کیا گیا اور انہیں نہایت بھونڈے انداز میں پیش کر کے اُن کی توہین کی گئی۔ ایک طرف تو نصابِ تعلیم سے دین کو خارج کر رہے ہیں اور دوسری طرف جو بی اے پاس اسمبلی بنائی ہے اسے خود بددیانت اور بے شعور قرار دے رہے ہیں۔

معاشی پالیسیوں میں غیر ملکی دباؤ میں آئے تو ملک پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کا قبضہ ہو گیا۔ ملکی انڈسٹری تباہ ہوگئی بلکہ سرکاری سطح پر اس کی حوصلہ شکنی کی گئی۔

جب صدرِ مملکت یہ اعتراف کرتے ہیں کہ:

حکومت میں کرپٹ لوگ ہیں، احتساب ناکام ہے، عوام سیاسی شعور سے عاری ہیں، ملکی فیصلے غیر ملکی دباؤ کے تحت ہوئے ہیں تو پھر معاف کیجیے۔ آپ کیوں تختِ اقتدار پر براجمان ہیں؟ کیا آپ بھی غیر ملکی دباؤ کے تحت اقتدار پر قابض ہیں؟ اگر نہیں تو پھر اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے مستعفی ہو جائیں اور اگر ہیں تو پھر...... گلشن کا خدا حافظ!

☆☆☆

درسِ قرآن

محمد احمد حافظ

# رسول اللہ ﷺ کا ادب

یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْم.(البقرہ.۱۰۴)

ترجمہ'':اے ایمان والو!تم ''رَاعِنَا'' مت کہواور (بلکہ) کہو''اُنْظُرْنَا'' اور سنتے رہواور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

''یا ایھا الذین آمنوا ''کے ذریعے خطاب کیوں؟ یہ پہلی نداء ہے اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کے لئے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے عنوان سے پکارا ہے، اس لئے کہ ''مومن'' کی اصل زندگی ایمان کے ساتھ ہی ہے، اگر ایمان ہے تو وہ نصیحت وموعظت کو دھیان لگا کر سنے گا۔ اور اس میں غور وفکر اور تدبر وتعقل کرے گا۔ ایمان ہوگا تو احکامِ الٰہی، امر ونواہی کے معاملات میں کسی فعل کو اختیار کرنے یا ترک کرنے کی قدرت واستطاعت بھی ہوگی بخلاف اس بات کے کہ کافر عبرت وموعظت اور نصیحت کی بات پر دھیان نہیں دھرتا، چنانچہ اس کے پاس کوئی ایسی کسوٹی نہیں ہوتی جس کے ذریعے وہ اچھے اور برے میں تمیز کرسکے اور نہ ہی اس میں اتنی قدرت واستطاعت ہوتی ہے کہ کسی اچھے فعل کو اپنی خواہش کے مطابق اختیار کرسکے یا برے کاموں سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ جب ''یا ایھا الذین اٰمنوا'' کہہ کر مومن بندوں کو مخاطب فرماتے ہیں تو اس خطاب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انہیں وہ آداب زندگی سکھائے جو انہیں کمال وسعادت کی اوج تک پہنچادیں یا پھر ایسے امور کی انجام دہی سے منع فرمائیں جو انہیں شقاوت وبدبختی اور تباہی وبربادی کے اندھے غاروں میں دھکیل سکتے ہیں۔ ''یا ایھا الذین اٰمنوا'' کا خطاب محبت اور پیار کا خطاب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر نظرِ شفقت ورحمت فرمارہے ہیں۔ عام انسانی زندگی کا مشاہدہ ہے کہ والدین کو اپنی والاد سے بہت محبت وانس ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے بچوں کو پیار کے ساتھ پکارتے ہیں اور انہیں ابتداہی سے اچھے برے میں تمیز کرنا سکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس تو اپنے بندوں پر والدین سے ستر گنا زیادہ شفقت ورحمت کرنے والے ہیں، اسی لئے جب اپنے مومن بندوں کو کوئی خاص حکم دینا مقصو ہوتا ہے تو انہیں ''یا ایھا الذین اٰمنوا'' جیسے پیار بھرے خطاب کے ذریعے مخاطب فرماتے ہیں۔

## رسول اللہ ﷺ کا ادب:

قرآن مجید میں ''یا ایھا الذین آمنوا'' کے خطاب کے ذریعے مومنین کو جو پہلا حکم دیا گیا وہ ''ادب مع الرسول'' ہے...... یہودیوں نے ایک شرارت ایجاد کی تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آکر کہتے ''رَاعِنَا''

یعنی ہمارے لئے کچھ رعایت کیجئے، دینی احکام میں کچھ نرمی اختیار فرمایئے، کچھ مصلحت کا معاملہ فرمایئے، عربی زبان میں چوں کہ "راعنا" کا یہی معنی بنتا ہے اس لئے عام مسلمان اس لفظ میں چھپی یہود کی شرارت کو نہ سمجھ سکے۔ اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں یہ لفظ بول دیتے تھے۔ دراصل عبرانی زبان میں "راعنا" کے معنی بددعا اور مذاق کے ہیں۔ یہود جب یہ لفظ آں حضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں بولتے تو اُن کا مقصد نعوذ باللہ آپ کے ساتھ مذاق کرنا ہوتا تھا۔ جب وہ آپس میں بیٹھے ہوتے تو مخول سے کہتے کہ اب تو ہم نے اس لفظ کو مسلمانوں میں بھی عام کر دیا اور وہ بھی یہی لفظ کہنے لگے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ چونکہ عبرانی زبان جانتے تھے اس لئے انہوں نے یہود کی اس سازش کو بھانپ لیا اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''اللہ کے دشمنو! تم پر اللہ کی لعنت، اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر آیندہ میں نے تم میں سے کسی کو یہ لفظ کہتے ہوئے سن لیا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا''۔ (صفوۃ التفاسیر)

یہود کی اس شرارت کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو "راعنا" کہنے سے منع فرما دیا اور حکم دیا کہ وہ "اُنْظُرْنَا" کہا کریں۔ مطلب اگر کبھی رعایت وشفقت کی طلب ہو، نفس وجان کے ساتھ نرمی برتنے کا مشورہ عرض کرنا ہو تو "انظرنا" کہا کرو جس کا معنی ہے ہمارے حال پر نظر کیجئے وغیرہ۔ آگے فرمایا "وَاسْمَعُوْا" اور سنتے رہو، مطلب رسول اللہ ﷺ جب احکام الٰہی بیان فرمائیں، حکمت ونصیحت کا درس دیں تو خاموشی سے سنتے رہو۔ اس سے آگے فرمایا (وللکفرین عذاب الیم) کہ ''کافروں کے لئے تو دردناک عذاب ہی ہے۔'' یعنی کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر تو مہر لگ چکی ہے وہ اگر ایسی اخلاق سے گری ہوئی حرکت کرتے ہیں تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اگر مومن بندے بھی انہی کی نقل میں راعنا کہنے لگیں تو ہوسکتا ہے کہ انہیں بھی عذاب بھگتنا پڑے۔ اہل ایمان کو تو حکم ہے کہ وہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو بھی بلند نہ ہونے دیں بلکہ حدِ ادب واعتدال میں رکھیں، (یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا أصواتکم فوق صوت النبی) یہ انتہا درجے کا ادب ہے کیوں کہ ادب ہی وہ خاص صفت ہے جو انسان کو علم وعمل میں ترقی کے درجات میں بلندی عطا کرتا ہے۔ پھر بحیثیت امتی ہونے کے اہل ایمان کے لئے تو اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ان کے دل ونظر بارگاہِ نبوی میں جھک جھک جائیں......

آہستہ سانس لے کہ خلافِ ادب نہ ہو
نازک ہے آئینے سے طبیعت حضور کی

باقی صفحہ ۱۰ پر

**بیان** (درس حدیث) ضبطِ تحریر: حافظ محمد نوید

حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

(مجلس ذکر، دارِ بنی ہاشم ملتان)

# تین سنہری باتیں

**الحمد للّٰہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین الصطفیٰ وعلی الہ واصحابہ المجتبیٰ، امابعدفاعوذ با للہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،**

**ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزًا عظیماً ،صدق اللہ مولانا العظیم ۔**

بزرگو دوستو! ہر ذی روح کامیاب زندگی گزارنے کا خواہش مند ہے۔ چیونٹی کم عقل نہیں ہے جتنی عقل اللہ پاک نے اسے عطا فرمائی ہے اتنی عقل کے مطابق وہ کامیاب زندگی گزارنے کی کوشش کرتی ہے، آپ تجربہ کرلیں ہر ذی روح محنت کرتا ہے مکھیاں بھی محنت کرتی ہیں، مچھر بھی محنت کرتے ہیں، اپنے اپنے مفاد اور کامیابی کے لیے' بھڑ کو دیکھیں' اپنا چھتہ بنانے کے لیے کیسی محنت کرتی ہے۔ اللہ پاک نے بھی قرآن مجید میں مچھر مکھی کی مثالیں دی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اس کا دائرہ کار دوسری مخلوقات سے مختلف ہے۔ بندہ بدرجہا اولیٰ اور افضل ہے اس بات پر اُسے کامیاب زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ لوگوں نے کامیاب زندگی یہ سمجھ لی ہے کہ ان کے پاس مال ہو کوٹھی ہو، بینک بیلنس ہو، ڈگریاں ہوں، عہدہ ہو۔

لیکن اللہ جل شانہ نے کامیابی کا معیار جو مقرر فرمایا وہ یہ ہے کہ **ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما** ''اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے' اس نے پائی بڑی مراد۔'' (احزاب:۷۱) کامیابی اللہ اور اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہے دنیا کے اسباب اختیار کرنے میں نہیں ہے اگر ہم اللہ اور رسول کی اطاعت میں لگ جائیں اور پھر یہ تصور کریں کہ اب ناکام ہو جائیں گے۔ یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ آپ نے فرمایا تین باتیں تباہ کرنے والی ہیں اور تین باتیں نجات دینے والی ہیں نجات دینے والی باتوں میں سب سے پہلی بات رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمائی کہ اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے مقام کی طرف متوجہ ہو کر تین مرتبہ دل کی طرف اشارہ فرمایا ''التقویٰ ھٰھنا، التقویٰ ھٰھنا، التقویٰ ھٰھنا'' جس آدمی کے دل کے اندر اللہ کی عظمت موجود نہیں' اس کے مالک ہونے کا اقرار دل سے نہیں ہے، ظاہری

اعمال میں ڈرتا ہےتو وہ دھوکہ کرتا ہے۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کامیابی کی دوسری بات حق بات کہنا ہے، سیرت پڑھیے چالیس سال کے عرصے میں آپ ﷺ کو کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑی بہت خوشحال زندگی تھی سکون والی زندگی تھی اس لیے کہ اس وقت آپ کو اعلان نبوت کا حکم نہیں ہوا تھا، جیسے ہی آپ کو حکم ہوا کہ میری توحید بیان کرو، اپنی نبوت بیان کرو، لوگوں کو کہو تم عارضی طور پر بسائے گئے ہو۔تو پہلی بات پر اختلاف ہو گیا ایک مرتبہ (استغفر اللہ) ابولہب کے بیٹے عتیبہ نے چچا (ابوطالب) کی موجودگی میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ مبارک پر تھوکا اور آپ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نسبت (منگنی) ختم کر دی۔سیدہ کی عتیبہ سے صرف نسبت ہوئی تھی' رخصتی نہیں ہوئی تھی۔جس چچا کی تم تعریف کرتے ہو کہ وہ پاسبانِ رسول ہیں۔وہ چچا پاس بیٹھے ہوئے تھے، تھپڑ نہیں مارا بھتیجے عتیبہ کے منہ پر، سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ چچا نے کہا'' بھتیجے! تم اس بددعا سے بچ نہیں سکتے'' اور اس کے جانے کے بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نصیحت کی ''اے میرے بھتیجے میں تمہیں کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ اس راستے کو چھوڑ دو لوگوں کے آباؤ اجداد کے دین کو کچھ مت کہو اور اپنا کام کرتے رہو۔رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت اتنے بیزار ہوئے کہ بے ساختہ منہ سے نکل گیا کہ ''اے اللہ! عتیبہ پر اپنے درندوں میں سے ایک درندہ مسلط کر دے'' اور پھر لکھا ہے کہ وہ سفر پر جانے لگا تو باپ (ابولہب) کو فکر ہوئی۔پوچھا کیا کر کے آئے ہو؟ اس نے کہا میں نے یہ کیا ہے اور جواب میں محمد ﷺ نے مجھے یہ کہا'' کہنے لگا بیٹے! اب تیری خیر نہیں' کافر ہونے کے باوجود یہ یقین تھا کہ جو کچھ فرما دیا ہے' ہو کر رہے گا۔شام کے سفر میں گیا اور اپنے ساتھیوں کو کہا کہ اس میرے بیٹے کی حفاظت کرو انہوں نے کہا کہ ایسی کیا بات ہے تم ہمارے سردار ہو، اس کو سب سے اونچے ٹیلے پر سلایا اور سب لوگ نیچے سو گئے لکھتے ہیں سیرت والے رات کو ایک شیر آیا۔اس نے سب کے منہ سونگھے' نہیں ملا تو پھر چاروں طرف غور کر کے ایک جست لی اور اوپر چڑھ گیا اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے واپس چلا گیا۔تب اس کے باپ ابولہب نے کہا'' میں سمجھ گیا تھا کہ خدا کی قسم، محمد ﷺ کی بددعا سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔''

جو اللہ ورسول ﷺ نے فرمایا اس پر ڈٹے رہو پھر اللہ کی مدد شامل ہو گی۔مستقبل میں کیا ہوتا ہے' پتہ نہیں لیکن اس وقت دو آدمیوں کا رعب پورے کفر پر ہے پورے مسلم ممالک کا رعب نہیں' صرف دو آدمیوں کا رعب ایک مُلّا عمر کا اور ایک ہمارے بھائی اسامہ کا۔سوتے ہوئے بھی ان کو اسامہ یاد آ جائے تو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتے ہیں، اب کفار کی نیندیں غائب ہو گئی ہیں یہ ان کے ایمان کی استقامت کی علامت ہے کہ انہوں نے ایمان پر استقامت اختیار کی اور کفر کو ہلا دیا۔تمام وسائل کے باوجود اس کا ایک بال بھی بیکا نہ کر سکے، اللہ اکبر! نوے ہزار فوج ان دونوں کے پیچھے ہے، مصیبتوں میں پھنسے ہوئے ہیں' پتہ نہیں اللہ کے ہاں کتنا اجر بڑھ رہا ہے۔حدیث پاک میں آتا ہے، جیسے تم ایک گھوڑی کے بچے کو پالتے ہو تو وہ پلتے پلتے

گھوڑا بن جاتا ہے۔مثال دی حضور ﷺ نے ایسے ہی تم ایک کھجور کا دانہ خدا کے رستے میں خرچ کرتے ہو، اللہ اس کو پالتے ہیں، جب قیامت کے دن پہنچو گے تو وہ ایک پہاڑ بنا ہوگا، اجر کے اعتبار سے، ایسے ہی نا معلوم، ان کے مقامات کو اللہ نے کتنا اونچا کر دیا۔تو حق پر ڈٹ جاؤ پہلے حق تلاش کرو جب حق مل جائے تو پھر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاؤ اور اللہ کے بندے بن جاؤ جب اللہ کے بن جاؤ گے تو پھر اللہ اپنے فرشتوں کو مدد کے لیے نازل کرے گا۔''**تتنزل علیھم الملئکۃ**'' اسکا فیصلہ ہے ضرور مدد آئیگی انشاء اللہ، دو باتیں نجات کی اور تیسری بات حضور ﷺ نے فرمائی، میانہ روی اختیار کرنا تونگری کے عالم میں اور غربت کے عالم میں' غریب امیر کی نقالی میں اپنا گھر نہ تباہ کرلے اور امیر اپنی دولت کے نشے میں غریبوں کا مذاق نہ اڑائے تبذیر و اسراف دونوں سے بچو، مالدار بھی گناہ سے بچ جائے گا اور فقیر نادار بھی تباہی سے بچ جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھنا، اترانا انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

**واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین**

## اقرباء میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر......؟

حکومت کی طرف سے دینی مدارس کا نصاب تبدیل کرنے کا مطالبہ جہالت اور مداخلت ہے۔حکومت دینی معاملات میں بے جا مداخلت سے باز رہے۔حکومتی ارکان نے جب دینی نصاب پڑھا ہی نہیں تو اس کی اصلاح کا دعویٰ حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔جو آدمی دینی علوم کی ''الف ب'' بھی نہیں جانتا وہ ہمارے نصاب کو غلط کہتا ہے۔یہ مسخرہ پنے کی بات ہے۔مولوی' غربت اور فقر کے باوجود دین کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں۔حکومت اسکولز، کالجز پر کروڑوں روپیہ خرچ کرتی ہے۔بتایئے وہاں سے کیا جنم لے رہا ہے؟ کھلاڑی، گویئے نچئیے، جاگیرداروں کے ''راکھویں'' اور سیاست دانوں کے بغل بچے اور اس کے سوا پچاس برس کی پونجی کیا ہے۔ہمارے ملک میں ہمیشہ حکومتیں ہی مذہبی طبقاتی کشمکش پیدا کرتی ہیں۔اسی میں سیاسی مچھندروں کا مفاد ہے۔حکومت مختلف طبقات کے لوگوں کو نوازنا چھوڑ دے تو طبقاتی کشمکش کی آگ بجھ جائے گی۔اس حوالے سے حکومتی بیانات قابل صد ملامت و مذمت ہیں۔ایک طبقے کو تنقید و ملامت کا ہدف بنایا ہوا ہے اور دو طبقوں کی سر پرستی ہو رہی ہے......

اقرباء میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر؟

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ (اگست ۱۹۹۹ء)

امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

# ظہورِ قدسی

''رات لیلۃ القدر بنی سنوری ہوئی نکلی اور خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ کی بانسری بجاتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ موکلان شب قدر نے مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ سَلَامٌ کی سیجیں بچھادیں۔ ملایکان ملاء الاعلیٰ نے تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا کی شہنائیاں شام سے بجانی شروع کردیں۔ حوریں بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ کے پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ کی میعادی اجازت نے فرشتگانِ مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی۔ تارے نکلے اور طلوع ماہتاب سے پہلے عروسِ کائنات کی مانگ میں موتی بھر کر غائب ہوگئے۔ چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی نورانی ردائے سیمیں سے ڈھک دیا۔ آسمان کی گھومنے والی قوسیں آپ اپنے مرکز پر ٹھہر گئیں۔ بروج نے سیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے، افلاک گردش سے، زمین چکر سے اور دریا بہنے سے رک گئے۔ کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لئے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہوگیا۔ انتظام واہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکا دیا، نسیم سحری کی آنکھیں جوشِ خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نگہت، کلیوں میں خوشبو، کونپلوں میں مہک محوِ خواب ہوگئی۔ درختوں کے مشام خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتا پتا مخمور ہوکر سربسجود ہوگیا۔ ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی۔ برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہوگیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ ایک منٹ کے لئے غیر متحرک ہوگیا۔ اس کے بعد وہ لمحہ آگیا، جس کے لئے یہ سب انتظامات تھے۔ فرشتوں کے پرے خوشیوں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے جمود میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہم غیب نے منادی کی کہ افضل البشر، خاتم الانبیاء، سراپردۂ لاہوت سے عالم ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں۔ رات نے کہا: میں نے شام سے یکساں انتظار کیا ہے کہ اس گوہر رسالت کو میرے دامن میں ڈال دیا جائے۔ دن نے کہا: میرا رتبہ رات سے بلند ہے، مجھے کیوں محروم رکھا جائے۔ دونوں کی حسرتیں قابلِ نوازش نظر آئیں۔ کچھ حصہ دن کا لیا، کچھ رات کا۔ نور کے تڑکے نور علیٰ نور کی نورانی آوازوں کے ساتھ دستِ قدرت نے دامن کائنات پر وہ لعل بابہار رکھ دیا، جس کے ایک سرسری جلوے سے دنیا بھر سے ظلمت کدے منور اور روشن ہوگئے۔ سرزمین حجاز جلوۂ حقیقت سے لبریز ہوگئی۔ دنیا جو سرور دجمود کی کیفیت میں تھی اک دم متحرک نظر آنے لگی۔ پھولوں نے پہلو کھول دیے، کلیوں نے آنکھیں وا کیں، دریا بہنے لگے، ہوائیں چلنے لگیں، آتش کدوں کی آگ سرد ہوگئی، صنم خانوں

میں خاک اڑنے لگی، لات ومنات، جبل وعزّا کی توقیر پامال ہونے لگی، قیصر وکسریٰ کے فلک بوس بروج گر کر پاش پاش وگئے، درختوں نے سجدۂ شکر سے سر اٹھایا، رات کچھ روٹھی ہوئی سی، چاند کچھ شرمایا ہوا سا، تارے نادم و مجوب ہوکر رخصت ہوئے اور آفتاب شان وفخر کے ساتھ مسرت ومباہات کے اجالے لئے ہوئے کرنوں کے ہار ہاتھ میں، قندیل نور تھال میں، ہزاروں ناز وادا کے ساتھ اُفق مشرق سے نمایاں ہوا، حضرت عبداللہ کے گھر میں، آمنہ کی گود میں، عبدالمطلب کے گھرانے میں، ہاشم کے خاندان میں اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں خلاصۂ کائنات، فخر موجودات، محبوب خدا، امام الانبیاء، خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین یعنی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تشریف فرمائے بصد عز وجلال ہوئے۔ سبحان اللہ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کتنی مقدس جس نے ایسی سعادت پائی اور پیر کا روز کتنا مبارک تھا جس میں حضور ﷺ نے نزولِ اجلال فرمایا:

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

بقیہ از صفحہ ۵

## الہدیٰ:

۱) رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی کا ادب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ آپ کی احادیث کو، فرامین کو اور اقوال کو خوب توجہ، غور اور فکر کے ساتھ سننا چاہئے۔

۲) استاذ ومربی، مرشد وسرپرست کی باتوں کو بھی دھیان سے سننا چاہئے اگر کوئی مشورہ عرض کرنا ہو یا اپنے لئے کوئی رعایت طلب کرنی ہو تو ایسا پیرایہ اختیار کرنا چاہئے جس میں استہزاء کا پہلو نہ ہو۔

۳) ایسے الفاظ کے ذریعے بڑوں کو مخاطب کرنے سے بچنا چاہئے جو ذومعنی ہوں بلکہ ایسے الفاظ کسی کے سامنے بھی نہیں بولنے چاہئیں اس لئے کہ ایسے الفاظ نفاق وعداوت پر دلالت کرتے ہیں۔

۴) معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگر اپنے کسی جائز فعل سے دوسروں کو ناجائز کاموں کی گنجائش ملتی ہو تو یہ جائز فعل بھی اس کے لئے جائز نہیں رہتا۔

۵) اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جیسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مذاق (استہزاء) کرنا حرام ہے اسی طرح مومن بھائی کے ساتھ مذاق کرنا بھی حرام ہے۔

مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ

# طلوع

وجدان نے چودہ سو سال کی الٹی زقند لگا کر پہلے زمانہ کے واقعات کو تخیّل کی نظر سے دیکھا۔ دنیا بداعمالیوں سے ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی۔ کفر کی کالی گھٹا ہر طرف تلی کھڑی تھی۔ عصیاں کی بجلیاں آسمان پر کوندتی تھیں۔ نیکی نفس کی طغیانیوں میں گھری ہوئی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ راہِ راست سے بھٹکی ہوئی آس اور یاس کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی کہ کہیں روشنی کی کرن پھوٹے اور اسے سلامتی کی راہ مل جائے۔ وہ کفر کے اندھیرے میں ڈرتے ڈرتے قدم اٹھا رہی تھی۔ دیکھو وہ چند قدم چل کر رک گئی۔ سرِ راہ دوزانو ہو کر عالم یاس میں سینے پر ہاتھ باندھے گردن جھکائے مصروف دعا ہو گئی۔ اور نہایت عجز اور الحاح سے بولی۔ اے نور و ظلمت کے پروردگار! میں غریب اس پُر ہول اندھیرے میں کب تک بھٹکتی پھروں۔ اے آقا! اپنے کرم سے اس نور کا ظہور کر جو ظلمت کدۂ دہر کو منور کر دے۔ وہ نور پیدا کر جو بے بصر کو طاقتِ دید بخشے۔ اس نے آمین آمین کہہ کر سر جھکایا۔ یک بیک اس کے دل میں خوشی کی لہر اٹھی اور اس کے رخسار نو شگفتہ گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح شاداب نظر آنے لگے، کیونکہ اسے قبولیت دعا کا القاء ہو رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ ستاروں سے زیادہ روشن آنکھیں اٹھائیں، کفر کی گھٹائیں چھٹ رہی تھیں۔ افق مشرق پر محبت کی کہانی سے زیادہ دلکش پَو پھٹ رہی تھی۔ آفتابِ ہدایت کے طلوع کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

۲۰؍اپریل ۵۷۱ء مطابق ۹ ربیع الاوّل دوشنبہ کی مبارک صبح کو قدسی آسمان پر جگہ جگہ سرگوشیوں میں مصروف تھے کہ آج دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا مجسّم بن کر دنیا میں ظاہر ہو گی۔ حوریں جنت میں تزئین حسن کئے بیٹھی تھیں کہ آج صبح کائنات کا غازہ نمودار ہو گا، جس کے عالم وجود میں آتے ہی شرک اور کفر کی ظلمت کافور ہو جائے گی۔ لوگ اپنے پروردگار کو جاننے لگیں گے، نسل اور خون کے امتیاز کی لعنت مٹ جائے گی۔ غلام اور آقا ایک ہو جائیں گے، شبنم نے عالم ملکوت کی ان باتوں کو سنا اور یہ پیامِ مسرت کرۂ ارض کے کانوں تک پہنچا دیا۔ وہ خوشی سے کھِل گئے، کلیاں مسکرانے لگیں، بی بی آمنہ کے بطن سے وہ لعلِ جہاں تاب پیدا ہوا، جس کے لئے قعرِ مذلّت میں گری ہوئی انسانیت کو اٹھانا، غریب اور غلام کو بڑھانا، عورت کو مرد کے برابر کر دکھانا ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔

وہ نومولود زچہ خانہ میں مسکرایا۔ اس کائنات ارضی کا ذکر کیا، فضائے ملکوت میں بھی مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ دنیا کو سچی خوشی کا سبق اس سے ملنے والا تھا کفر سجدہ میں گر گیا۔ ادیانِ باطلہ کی نبضیں چھوٹ گئیں۔ عبداللہ کا بیٹا آمنہ کا جایا

دنیا میں کیا آیا، دنیا پر مستقل ترقی کے دروازے کھُل گئے۔ کائنات کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہوکر مصروفِ عمل ہوگئیں۔ انسانیت کی تعمیر اخوت ومساوات کی خوشگوار بنیادوں پر شروع ہوئی۔ متلاشیانِ حق کو ایسا عرفانِ الٰہی عطا ہوا کہ ماسویٰ اللہ کا خوف خود بخود دل سے جاتا رہا۔

آپ ﷺ کی والدہ نے پیدائش کے دو تین روز بعد دودھ پلانے کے لئے آپ کو ابولہب کی لونڈی ثُوَیبہ کے سپرد کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد حسبِ دستور قبیلہ ہوازن کی عورتیں شہر میں آئیں تاکہ کوئی بچہ اجرت پر دودھ پلانے کو مل جائے ان عورتوں میں مائی حلیمہ، بی بی آمنہ کے گھر آئیں۔ آنحضرت ﷺ کو یتیم جان کر سوچ میں پڑ گئیں۔ تقدیر نے کہا حلیمہ گدڑی کو نہ دیکھ لعل کو دیکھ۔ دین ودولت کو چھوڑ کر خالی ہاتھ نہ جا۔ اس کے نام سے تیرا نام رہے گا۔ اس کی دایہ بن اور دنیا میں عزت حاصل کر!

بی بی آمنہ نے جب اپنے لخت جگر کو مائی حلیمہ کے سپرد کیا ہوگا، بیٹے کی جدائی کے تصوّر نے قلب میں قلق کے کتنے طوفان اٹھائے ہوں گے مگر آزاد قوم کی بہادر عورتیں بچوں کی جدائی برداشت نہ کریں تو اپنی نسل میں غلامی اور ادبار کا ورثہ چھوڑ جائیں۔ جو مائیں غم کے آنسو بہا کر بچوں کو تربیت گاہوں اور جنگ وپیکار کے میدانوں میں جانے سے روکتی ہیں انہیں قدرت فرزندوں کی کامیاب واپسی پر خوشی کے آنسو بہانے کا موقع نہیں دیتی۔ مائی حلیمہ بچے کو لے چلی، بی بی آمنہ نے نورِ نظر کے صحت وسلامتی سے واپس لوٹنے کی دعائیں مانگیں۔ خدا کی برکتیں قریش کے گھر سے نکل کر ہوازن کے قبیلہ میں داخل ہوگئیں۔

جو موتی ریت کی تہ میں پائے جاتے ہیں، وہ دُرِّ شہوار بنتے ہیں۔ مٹی اور پتھر میں رُلنے والے ہیرے کوہِ نور کہلاتے ہیں۔ غریب بچوں کے لئے قدرت کی یہ تسلیاں ہیں۔ محمد ﷺ حلیمہ کی گود سے مچل کر زمین پر بیٹھنے کی سعی کرتے ہیں۔ حلیمہ! انہیں سخت زمین پر کھیلنے اور اُٹھ اُٹھ کر گرنے سے نہ روک۔ ان کے ارادہ میں سختی پیدا ہونے دے تاکہ ان کی عزیمت کے سامنے لوہا پانی اور پتھر موم ہوجائے۔ انہیں زمین پر کھیلنے دے۔ قالین پر لوٹنے والے بچے ارادے کے کمزور ہوتے ہیں۔

دیکھو، سعید فطرت بچہ قدرت کے مکتب میں تعلیم پا رہا ہے اب پانچ برس کی عمر ہے۔ رضاعی بہن ''شیما'' کے ساتھ بھولی بھٹکی بھیڑ بکریوں کے پیچھے پھرتا ہے اور انہیں گلّہ میں واپس لانے میں مدد دیتا ہے۔ جب کسی بھیڑ بکری کو واپس لاتا ہے تو اسے دنیا مسرت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

کھلی ہوا اور بکریوں کے پیچھے دوڑ دھوپ نے بچے کے ہاتھ پاؤں مضبوط کر دیئے ہیں۔ جب چھے برس کے بعد بچہ لوٹا تو ماں نازک پودے کو مضبوط پا کر باغ باغ ہوگئی۔ کیونکہ مضبوط بازو ہی تو بچے کی آئندہ کامرانیوں کے عنوان

ہیں۔ پاکباز بیوہ خوشی کے زمانے میں کیوں زیادہ روتی ہے۔ ظاہر کی آنکھ جہاں خوشی کے نظاروں میں مصروف ہوئی، فوراً ہی سرتاج کی یادتازہ ہوگئی جس کے خاک میں منہ چھپانے کے بعد سینہ آرزوؤں کا مزار بن جاتا ہے۔ بی بی آمنہ کے دل میں فرزند نے خاوند کی یادتازہ کردی۔ بیوہ کے سوا کون جانتا ہے کہ خاوند کے مرقد میں کتنی کشش ہوتی ہے۔ شوہر کی موت کے بعد بیوہ کے لئے اس سے زیادہ خوشی اور اطمینان کی بات کیا ہے کہ وہ اس کی چھوڑی ہوئی نشانی کو لے کر خاوند کی قبر کے سرہانے کھڑی ہو اور آنسوؤں کے موتی نذر کرے۔

بی بی آمنہ چھے برس کے یتیم بچے کو ہمراہ لے کر خاوند کی قبر کی زیارت کو گئیں۔ مہینہ سے زائد مدینہ میں اپنے میکے رہیں۔ کسی سیرت نگار نے ذکر نہیں کیا کہ کتنی دفعہ اپنے جگر گوشہ کو ساتھ لے کر بی بی آمنہ آنسوؤں کا انمول تحفہ نذر چڑھانے مرقدِ محبت پر حاضر ہوئیں اور کتنی دیر دل کے ٹوٹے ہوئے آبگینوں کو مرقد کی مٹی میں رلاتی رہیں۔ ہاں صرف اتنا بتایا ہے کہ عمر میں جوان، غم میں بوڑھی بیوہ واپسی پر مقام ابوا میں انتقال فرماگئیں۔

☆☆☆

باقی از صفحہ ۱۷

ہمارے زمانہ کے عظیم ترین مغربی مورخ فلپ حتی نے یونہی نہیں کہا تھا کہ تمام دنیا کی مائیں ہر روز جتنے بچے پیدا کرتی ہیں ان میں ایک بہت بڑی تعداد ان بچوں کی ہوتی ہے جن کے والدین ان کا نام پیغمبر اسلام ﷺ کے نام پر رکھتے ہیں اور اس اٹکاؤ سے رکھتے ہیں کہ اس میں حلقہ بگوشی کا ناز پایا جاتا یا پھر یہ نام اس عالیشان پیغمبر کے ان اعزہ واقربا کے نام پر ہوتے ہیں جو ان کے پیروکار تھے اور ان کی بدولت مختلف رشتوں کے باعث زندۂ جاوید ہوگئے۔ محمد عربی ﷺ کے سوا اور کسی پیغمبر کو یہ خصوصیت حاصل نہیں اور نہ کوئی امت کرۂ ارضی پر ایسی موجود ہے جو اپنے پیغمبر اور ان کی آل پر شب وروز کے ہر حصہ میں اس تواتر و تسلسل کے ساتھ درود وسلام بھیجتی ہو۔

حضور ﷺ کا ذکر اس کج مج بیان کی گنہگار زبان سے اس آستانۂ حسن و جمال پر ایک فقیرانہ صدا ہے۔ عجب نہیں یہی توشۂ آخرت ہو:

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

جانشین امیر شریعت
مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

# مقامِ ختم المرسلین ﷺ

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی محمد کریم خاتم النبیین ﷺ تک ہر نبی دنیا کو ہدایت دینے کے لیے آیا۔ان پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی،فرشتہ آیا،کشف ہوا اور خواب میں بھی وحی اتری۔اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر پیش گوئی کو سچا کیا اور انہیں ہر مقام پر سچا کیا گیا۔

نبی کی بات اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔جس طرح اللہ کا وجود باقی ہے اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں' اسی طرح اللہ کے نمائندے نبی ورسول کی بات بھی سچ اور حق ہے۔اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعارف کراتے ہوئے ارشاد فرمایا:وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ○

''ہم نے تو آپ کو سارے جہانوں کے لیے مہربانی کا نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔'' (انبیاء)

جس شخص نے دنیا کی زندگی میں آپ کے ساتھ ایمان کا تعلق قائم کر لیا' وہ دنیا میں ہی اس پاکیزہ تعلق کی برکات محسوس کرے گا اور مرنے کے بعد آپ ﷺ کا فیض اس کو قبر اور حشر میں جہنم سے محفوظ کر کے جنت میں لے جائے گا۔معراج اس کا نام نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو آسمانوں پر لے گیا اور واپس لے آیا۔بتانا یہ مقصود تھا کہ میرے رسول محمد ﷺ دنیا میں تو جلوہ افروز ہیں ہی اور انسان ان کے نورِ ہدایت سے مستیز ہو رہے ہیں۔لیکن فرشتے بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ان کو جلوہ آسمان پر ہی دکھانا تھا۔پہلے آسمان کے دروازے سے لے کر ساتویں آسمان تک اور پھر عرش معلیٰ تک جتنے فرشتے ہیں' ان سب کو بتانا تھا کہ جس انسان کے پاس تمہارے سردار جبریل امین کو بھیجتا ہوں' اب وہ آئیں گے۔دیکھنا میں نے ان کا درجہ کتنا بلند کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس جہاں کو متاثر کیا جو انسانوں اور فرشتوں کی تحقیق اور پہنچ سے باہر ہے۔

کہتے ہیں نور کی ایک گاڑی ''رَف رَف'' لائی گئی۔اس میں نبی کریم ﷺ کو بٹھایا گیا۔جبریل پیچھے رہ گئے تو پوچھا ''آپ ساتھ کیوں نہیں چلتے ؟'' کہنے لگے ''میرے پر جل جائیں گے' آگے نہیں جا سکتا' مجھے یہیں تک آنے کا حکم تھا۔اب آپ جانیں اور اللہ جانے۔میں نہیں جانتا کہ آپ کو کہاں تک لے جانا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام فرشتوں کو اپنے حبیب کریم ﷺ کا جلوہ دکھایا اور مقام بتلایا کہ وہ ہیں تو بشر مگر درجہ یہ ہے کہ اب ان کے اور میرے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔سب پیچھے رہ گئے اور حبیب میرے پاس آ گئے۔ورفعنالک ذکرک

عقدہ معراج سے بھی یہی حل ہوا ، زد میں انسان کی افلاک و آفاق ہیں
کس کو معلوم تھا عرش سے بھی ورا ، یوں بشر بلکہ خیر البشر جائیں گے

(اقتباس خطاب۔فیصل آباد ۱۹۸۷ء)

سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

# خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ

سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت تمام زمانوں اور مکانوں کے انسانوں کے لیے ہے۔ایسا کوئی زمانہ ہے، نہ ایسی کوئی جگہ جہاں خاتم النبیین ﷺ کی نبوت ورسالت اور عصمت وامامت کا علم نہ لہرایا گیا ہو۔اب کسی زمانہ وکسی جگہ میں کوئی نبی پیدا ہوتو کیوں؟ وہ آ کر کیا کرے گا، کیا سنائے اور کیا سکھائے گا؟ نہ کوئی آپ سے بڑھ کر ہے، نہ مساوی اور جو آپ ﷺ سے مرتبہ میں چھوٹے تھے'وہ سب کے سب اللہ نے ماضی میں نبوت ورسالت کے ابتدائی ارتقائی مراحل میں بھیج دیئے۔جب پوری انسانیت کو ایک کے انتظار میں سنوارا، سجایا اور وہ آنے والے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آ گئے۔سب سے اعلیٰ اور نبوت ورسالت کے ارتقا وکمال کی انتہا تھے۔آپ سے بڑھ کر کوئی آ سکتا نہیں اور کم تر درجہ کا پیدا ہوتو عروج سے زوال کی طرف آنے والی بات ہے۔عظمت سے پستی کی طرف آنے کا تصور کونین کی ہلاکت کے مترادف ہے۔

حضور ختمی مرتبت ﷺ کی اس سے بڑی توہین اور کیا ہوسکتی ہے کہ تمام انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات تو حضور ﷺ کی امت میں شمولیت کو فخر سمجھیں اور اپنے امتیوں کو حضور ﷺ کی اتباع میں دیکھ کر فرحت وانبساط کا اظہار کریں جبکہ ایک ذلیل ترین شخص' نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت گرامی کو اپنی اتباع کی طرف پکارے' یہ بغاوت ہے'نبوت و رسالتِ محمد ﷺ کی۔عباءِ ختم نبوت محمد ﷺ کی اور امتِ محمد ﷺ کی۔مرزا قادیانی (لعنۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واعوانہٖ وانصارہٖ) کی اطاعت کیوں؟

بہ بیں کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی

اب انسان'اس جھوٹے اور کھوٹے شخص کے پیغام نافرجام کے منتظر نہیں۔جب حضور ﷺ کی نبوت ورسالت ،امامت اور امت سب قیامت تک کے لیے ہے تو پھر مرزائی یہ بتائیں کہ مسٹر ''گاما'' قادیانی کس نسل اور زمانے کے لیے ہے؟ اب ''گاما قادیانی'' آ کر کیا کرے گا؟ اب جو بھی اس وادی میں قدم رکھے گا' ذلیل ورسوا ہوگا، منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔اب نہ تو کوئی پیغام باقی ہے جو نازل کئے جانے کے قابل ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص جو نبوت کے اہل ہو ......یہ دونوں اعلیٰ وارفع مقامات' سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر مکمل ہو چکے ہیں۔سچ فرمایا آپ ﷺ نے:

اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمْ ''میں نبیوں میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو'' (ابن ماجہ)

شورش کاشمیریؒ

# ازعرش نازک تر

سرورِ کائنات ﷺ کی سیرتِ مطہرہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک انسان کو جو افتخار اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ میں اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ ذرا غور فرمایئے جس ذاتِ اقدس ﷺ کی تعریف وثناء خود ربِ ذوالجلال نے کی ہو، کلام اللہ جس کے اوصاف ومحاسن پر بولتا ہو، فرشتے صبح وشام جس پر درود بھیجتے ہوں اور جس کا نام لے لے کر ہر دور میں ہزاروں انسان زندگی کے مختلف گوشوں میں زندۂ جاوید ہوگئے ہوں اس رحمۃ للعلمین ﷺ کے بارے میں کوئی شخص اپنے قلم وزبان کی تمام فصاحتیں اور بلاغتیں بھی یکجا کرے اور ممکن ہو تو آفتاب کے اوراق پر کرنوں کے الفاظ سے مدح وثنا کی عبارتیں بھی لکھتا رہے یا ماہتاب کی لوح پر ستاروں سے عقیدت وارادت کے نگینے جڑتا رہے۔ حضور ﷺ کی سیرت کو کسی بھی انسانی سند کی ضرورت نہیں، حقیقت یہ ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ کے ذکر سے انسان اپنے ہی لیے کچھ حاصل کرتا ہے۔ جس نسبت سے تعلق خاطر ہوگا اسی نسبت سے حضور ﷺ کا ذکر ایک ایسی متاع بنتا چلا جائے گا کہ زبان وبیان کی دنیا اس کی تصویریں بنا ہی نہیں سکتی ہے! جن لوگوں نے اور ان کی تعداد لامحدود ہے، جس جس واسطہ سے سردارِ انبیاء ﷺ کے دربار میں حاضری دی ہے، وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے اپنے دل ودماغ یا روح ونظر کا نذرانہ پیش کرتے وقت اس دربار کی رونق میں کوئی اضافہ کیا ہے اس نہج پر سوچنا بھی سوءِ ادب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ظہورِ قدسی سے لے کر آج تک بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہونے والا ہر شخص اپنے ہی مقام ومرتبہ کی تشکیل کرتا رہا ہے۔

کتنے انسان اس خیر البشر ﷺ کی بدولت کیا سے کیا ہوگئے۔ پھر یہ سلسلہ چودہ سو برس سے رکا نہیں، جاری ہے۔ آندھیاں آتی رہیں، طوفان اٹھتے رہے، سیلاب موجزن ہوئے، بادلوں نے گرجنا شروع کیا، بجلیاں کوندتی رہیں، صرصر نے صبا کو روکا۔ خزاں نے بہار کا نشیمن لوٹا، پھول بادِ سموم کا لقمہ ہوگئے، لیل ونہار کی گردشیں رک گئیں، زمانہ ٹھہرتا رہا، صبح کا چہرہ بارہا اداس ہوا، شام لہولہان ہوگئی، رات کے دل میں خنجر ترازو ہوئے، تاریخ نے پلٹے کھائے، سلطنتیں بن بن کر بگڑیں، حکومتیں تہس نہس ہوگئیں، عروج وزوال کے سینکڑوں نقشے سامنے آئے، تخت وتاج اچھلتے رہے، انقلابات کا سیل بہتا رہا، سورج نے طلوع وغروب کی ہزاروں پستیاں اور بلندیاں دیکھیں۔ لیکن سرور کائنات ﷺ سے نوع انسانی کی حلقہ بگوشی کا سلسلہ منقطع نہ ہوا۔ تاریخ اٹھایئے اور ورق پہ ورق پلٹیے۔ معلوم ہوگا کہ ایک ذات ﷺ نے چودہ صدیوں میں کروڑوں انسانوں کو نشوونما دی، بالا بلند کیا، دوام بخشا، اور صرف ایک نسبت کی بدولت قیامت تک زندہ کرڈالا۔ پھر یہ محض عقیدت کی بات نہیں، ارادت کا تذکرہ نہیں، اخلاص کا افسانہ نہیں شوق کی دھن نہیں، عشق کا راگ نہیں، حسن کی ثنا نہیں تعریف کا لہجہ یا

ثناء کا زمزمہ نہیں، ہر ایک بات نپی تلی، صاف ستھری اور بولتی چالتی شہادت کے ساتھ موجود ہے۔

اس وقت کرۂ ارضی پر مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جو از روئے قرآن تمام انبیاء و مرسلین پر عقیدہ و ایمان رکھتی ہے۔ وہ مختلف قوموں کے ان پیغمبروں کی بھی تصدیق کرتی ہے جن کے بارے میں ان کی پیروکار قومیں صرف قیاسی تذکروں اور ظنی روایتوں پر یقین رکھتی ہیں۔ جن کی مقدس کتابیں خود ان کے ہاتھوں تحریف کا شکار ہوئی ہیں اور جن کی اصلیتوں میں حک و اضافہ ہوا ہے۔ جن کے مذاہب زمانہ قبل از تاریخ کی نذر ہو گئے۔ لیکن محمد عربی ﷺ کا اسلام واحد دین ہے جس نے تاریخ کی بھی حفاظت کی ہے اور جس کی ایک ایک ادا تاریخ نے محفوظ کر رکھی ہے۔ کوئی دین اور کوئی پیغمبر تاریخ کی شاہراہ سے اس طرح نہیں گزرا جس طرح ہمارے آقا و مولا ﷺ گزرے ہیں۔ تاریخ نے ان کی رکاب تھامی اور علم نے ان کے قدم چومے ہیں۔ یہ محض دعویٰ نہیں، حقیقت ہے، ختم المرسلین ﷺ اور خاتم النبیین ﷺ کی سیرتِ اقدس کا اقتضا یہی تھا کہ اس کا ایک ایک لفظ محفوظ ہو جاتا، اور یہ سب کچھ محفوظ ہو گیا۔ پھر یہ التزام ان کے بارے میں ہی نہیں بلکہ جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا جو ان کے ساتھ رہے۔ مثلاً ان کے خادم اور ہمارے مخدوم حتیٰ کہ ان کے دشمن بھی اپنی تمام کارگزاریوں کے باعث تاریخ کے تذکروں میں موجود ہیں۔ پھر یہ قافلہ آج تک چل رہا ہے۔ اس قافلہ میں جلیل المرتبت صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں کہ تاریخ ان کے پاؤں کو بوسہ دے کر نکلتی ہے۔ تابعین بھی ہیں کہ تذکرے ان کی روایتوں سے جگمگاتے ہیں۔ تبع تابعین بھی ہیں کہ عقل ان سے عشق کی بھیک مانگتی ہے۔ ائمہ بھی ہیں کہ شہادت ان کے ساتھ چلتی ہے۔ فقیہہ بھی ہیں کہ آستانۂ رسالت ﷺ پر کشکول لے کر کھڑے ہیں۔ محدّث بھی ہیں کہ حضور ﷺ کے مقدس ہونٹوں کی صدائیں چنتے ہیں۔ عالم بھی ہیں کہ نقوش قدم کے تعاقب میں چلے جاتے ہیں۔ مشائخ کی بھیڑ ہے، اہل اللہ کا ہجوم ہے، صوفیوں کی جماعت ہے، زاہدوں کی ڈار ہے۔ عابدوں کا حلقہ ہے۔ پھر اسی پر اکتفا نہ کیجئے، بڑھتے چلئے فاتحین کا لاؤ لشکر ہے، جانبازوں کی فوج ظفر موج ہے، سپہ سالاروں کا انبوہ ہے، شہنشاہوں کا غول ہے کیسے کیسے لوگ خانہ زادوں میں ہیں اور کس کس عجز سے جھکتے چلے جاتے ہیں۔ زبانوں میں تاثیر ہے تو اس نام سے، قلم میں ولولہ ہے تو اس ذکر سے، زبان میں بانکپن ہے تو اس خیال سے، دل میں سرور ہے تو اس تصور سے، دماغ میں حس ہے تو اس جمال سے، آنکھوں میں نور ہے تو اس ظہور سے۔

یہ آج کی دنیا جو سائنس کی بدولت کہاں سے کہاں نکل گئی ہے اور تمام ملکوں کی زمین سمٹ کر ایک ذہنی وفاق بن گئی ہے بزعم خویش ترقی کی اس منزل میں ہے کہ فکر و نظر کے معیار ہی بدل گئے ہیں لیکن بڑا انسان بننے کے لیے جن عالمگیر سچائیوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ علم و فلسفہ کی تمام منزلیں قطع کرنے کے باوجود بھی پرانی ہیں اور اتنی پرانی ہیں جتنی کہ یہ کائنات پرانی ہے۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

شاہ بلیغ الدین

# درُود

کون مسلمان ہوگا جو درُود نہ جانتا ہو۔ ہر نماز میں درُود پڑھا جاتا ہے۔ سُنن ابوداؤد اور سُنن نسائی میں ہے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ...... جو شخص میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو کہیں دور سے مجھ پر دورد بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

پہنچتا کس طرح ہے۔ اس کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے فرشتے اس کام کے لئے بندھے ہوئے ہیں۔ کام ان کا بس یہی ہے کہ روئے زمین پر جہاں کہیں اللہ کے رسول ﷺ پر درُود بھیجا جائے وہ آپ ﷺ کو پہنچا دیتے ہیں، درُود پڑھنے والے پر خود سلام بھیجتے اور بارگاہِ الٰہی کی نعمتیں اور برکتیں نازل کرتے ہیں۔

طبرانی میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی تحریر میں درود کے الفاظ لکھے کسی کتاب میں کسی مضمون میں کسی شعر میں، تو جب تک میرا نام اس تحریر میں لکھا ہوا رہے گا اس پر فرشتے برابر درُود بھیجتے رہیں گے۔ جہاں اللہ کے رسول اکرم ﷺ کا نام آئے وہاں بولنے اور سننے والے دونوں پر لازم ہے کہ آپ ﷺ پر درُود بھیجے۔ چھوٹے سے چھوٹا درُود یہ ہے کہ ﷺ کہا جائے۔

دُرِمختار میں ہے کہ جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو اور اس میں سید المرسلین ﷺ کا نام آئے تو اپنے دل میں زبان کو حرکت دیئے بغیر ﷺ کہنا چاہیے کیونکہ خطبے کے دوران میں کچھ بولنے کی اجازت نہیں۔ بعض درس گاہوں کے سرکش اور بے پروا نوجوان سیرت اور میلاد کی محفلوں کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ''یوم مصطفٰے'' ہوگا۔ یوں محبوب رب المشرقین والمغربین کا نام لینا نہ صرف بے ادبی گستاخی اور گمراہی ہے بلکہ یہ آپ کی محبت میں کمی کی علامت ہے۔ کافروں، یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ طریقہ کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ جب حضور اکرم ﷺ کا نام لکھا جائے تو صلوٰۃ وسلام بھی لکھا جائے صرف ص کا نام صلعم لکھنے کی کوتاہی نہ کی جائے۔ ص کا سر یا صلعم لکھا ہو بھی تو پڑھنے اور بولنے میں ہمیشہ ﷺ کہنا چاہیے صرف صلعم کہنا غلط ہے۔

دُرِّمختار میں ہے آپ ﷺ کے نام نامی سے پہلے سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ اگر ایک مجلس میں ہی کئی بار آپ ﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو امام طحاویؒ کہتے ہیں ہر بولنے والے اور سننے والے کو درُود کے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔ عام خیال یہ ہے کہ ایک بار درُود لازماً پڑھنا چاہیے پھر یہ مستحب ہوجاتا ہے۔ دُرِّمختار ہی میں ہے کہ درُود پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ خاموشی سے پڑھا جائے۔

بے وضو درُود پڑھنا جائز اور باوضو درُود پڑھنے میں بڑی فضیلت ہے۔ دعاؤں سے پہلے اور بعد میں درُود

شریف پڑھنے سے دعائیں بارگاہِ الٰہی میں پہنچتی ہیں ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت معجم اوسط اور طبرانی میں ہے اور اسی مطلب کی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ترمذی میں بھی مروی ہے کہ بغیر درود کے دعا آسمانوں اور زمین کے درمیان معلق ہو جاتی ہے۔

حکم نبوی ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو۔ کثرت سے مراد کیا ہے اس کے بارے میں بعض علما کا خیال ہے کہ پانسو مرتبہ دُرود پڑھا جائے تو وہ کثرت کی تعریف میں آ جاتا ہے۔ ظاہر جتنا زیادہ دُرود پڑھا جائے اتنا ہی ثواب ہے۔ دُرود سے رزق کے دروازے کھلتے اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆

## درود کی سوغاتیں

تنہائی کے سب دن ہیں، تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں

ہر لحظہ تشفّی ہے ہر آن تسلی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی، ہر دم میں ملاقاتیں

کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے، ہر روز یہی باتیں

بے مایہ سہی لیکن، شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

مولانا محمد علی جوہرؒ

الیاس نعمانی ندوی

# اسلام لانے سے قبل حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ذاتِ نبوی ﷺ سے تعلقات

عام طور پر ہمارے تذکرہ نویس، تاریخ نگار اور مصنفین سیرت حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں یہ تاثر دیتے ہیں کہ وہ مکہ کے اندر اسلام دشمنی میں ابوجہل و ابولہب وغیرہ کی صف میں تھے، اور عداوت و مخالفت کی جس انتہا تک رسول اللہ ﷺ کے شدید ترین مخالفین پہونچے ہوئے تھے، وہ بھی اس سے کچھ زیادہ دور نہ تھے۔ اس بیانِ مخالفت و عداوت میں یہ بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ عین اس زمانے میں جب کہ مشرکین مکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کی ایذاء رسانی میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھتے تھے، حضرت ابوسفیانؓ کی جانب کسی قابل اعتماد ذریعے سے کسی طرح کی ایذا رسانی کی نسبت ہمیں نہیں ملتی ہے، بلکہ جیسا کہ ہم آگے ذکر کریں گے، روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اس عہد میں آپ کا رویہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہایت ہمدردی کا تھا، انہیں اس کا احساس تھا کہ آپ ﷺ ان کے بزرگ تر خاندان بنوعبد مناف سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔

خود رسول اللہ ﷺ بھی حضرت ابوسفیانؓ کے ساتھ وہ سخت رویہ نہیں اختیار کرتے تھے جو آپ کا پر تشدد مخالفین مکہ کے ساتھ تھا، حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کے لیے پیغام بھیجا آپ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو یہ بات آپ کو ناگوار گذری، اور یہ کہتے ہوئے اس کی سخت ترین مخالفت کی کہ ''بنت رسول اللہ'' (حضرت فاطمہؓ، جو پہلے سے حضرت علیؓ کے عقد میں تھیں) اور ''بنت عدو اللہ'' (ابوجہل کی بیٹی) ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں (۱) جب کہ آپ ﷺ نے خود ام حبیبہؓ بنت ابی سفیانؓ سے عقد کیا ہوا تھا، وجہ یہ تھی کہ حضرت ابوسفیانؓ گو کہ اسلام لانے سے قبل مذہب کے معاملے میں آپ ﷺ سے اختلاف رکھتے تھے، لیکن وہ اختلاف محض اختلاف تھا مزید کچھ نہیں، جب کہ ابوجہل وغیرہ کے اختلاف نے سنگین دشمنی کا رنگ لے لیا تھا۔

یہ بات کہ حضرت ابوسفیانؓ اسلام و صاحب اسلام کے متشدد مخالفین میں سے نہیں تھے، بعض ممتاز اصحاب تاریخ و سیر نے بھی اس کی جانب اشارہ کیا ہے، بلاذری نے انساب الاشراف میں لکھا ہے:

**''وکان الذین ینهتی عداوة رسول الله صلی الله علیه وسلم الیهم: ابوجهل، و أبو لهب و عقبة، وکان ابو سفیان بن حرب وعتبة و شیبة ابنا ربیعة ذوی عداوة للنبی صلی الله علیه وسلم، و لکنهم لم یکونوا یفعلون کما فعل هؤلاء.''(۲)**

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے جو لوگ آخری درجہ کی دشمنی رکھتے تھے وہ ابوجہل، ابولہب اور عقبہ تھے، ابوسفیان بن حرب، عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ گو کہ رسول اللہ ﷺ کے مخالفین میں سے تھے لیکن وہ ان لوگوں (ابوجہل وغیرہ) جیسی حرکتیں نہیں کرتے تھے۔

اسی طرح ایک بیان ابن سعد نے طبقات میں یعقوب بن عتبۃ کا بھی نقل کیا ہے۔(۳)

حضرت ابوسفیانؓ کا اختلاف میں حد سے آگے نہ گزرنے کا یہ رویہ صرف حضور ﷺ کے ساتھ ہی خاص نہ تھا بلکہ ہر ایک کے ساتھ تھا، ایک مرتبہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ کو یہ مقام بلند جو عطا ہوا ہے آپ کی نظر میں اس کا کیا سبب ہے، انہوں نے جواب میں کہا: مَا خاصمتُ رجلا الا جعلت للصلح بيني و بينه موضعا (۴)
(میں نے جب کبھی کسی سے لڑائی کی، صلح کے امکانات ختم نہیں کئے)

اسلام لانے سے قبل حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سلوک کیسا تھا، اور ان دونوں شخصیات کے آپسی تعلقات کی نوعیت کیا تھی، اس کا کچھ اندازہ نیچے ذکر کی گئی ہے۔ تاریخی روایات سے بآسانی کیا جاسکتا ہے۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی بعثت کا اعلان کیا اس وقت حضرت ابوسفیانؓ بغرض تجارت یمن گئے ہوئے تھے۔ عام معمول کے مطابق اہل مکہ کی بڑی تعداد نے اپنا مال بغرض تجارت انہیں دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان میں سے ایک تھے۔ یمن میں ان کا قیام تقریباً پانچ ماہ رہا۔ جب حضرت ابوسفیانؓ واپس مکہ آئے تو وہ تمام لوگ جنہوں نے اپنا مال تجارت دیا تھا آکر اس کی بابت دریافت کرنے لگے، حضور ﷺ بھی تشریف لائے، خیریت دریافت کی، سفر کے حالات پوچھے اور عام لوگوں کے بالکل برخلاف اپنے مال تجارت کے سلسلے میں کچھ بھی نہیں پوچھا۔ حضرت ابوسفیان کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ حضور ﷺ کے جانے کے بعد انہوں نے اپنے اس تعجب کا اظہار اپنی اہلیہ سے کیا۔ اہلیہ نے دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی بتایا کہ آپ نے رسالت کا دعویٰ کیا ہے...... کچھ دیر کے بعد وہ بیت اللہ حاضری دینے آئے، واپسی میں حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی، تو عرض کیا کہ آپ کے مال میں اتنا نفع ہوا ہے کہ کسی کو بھیج کر منگوالیں، نیز یہ بھی کہا کہ میں دوسروں سے اس تجارت کے عوض جو لیتا ہوں وہ آپ سے نہیں لوں گا......(۵)

(۲) ایک مرتبہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار کہیں جارہے تھے، ان کے پیچھے ان کی اہلیہ تھیں، اور ایک اور سواری پر ان کے ساتھ ان کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے، اتنے میں آنحضرت ﷺ پیدل آتے ہوئے دکھائی دئے، انہوں نے حضرت معاویہ کو حکم دیا کہ سواری سے اتر جاؤ تاکہ محمد ﷺ اس پر بیٹھ سکیں، آپ نے اس موقع پر انہیں اسلام کی دعوت دی، اور پھر آپ واپس تشریف لے گئے...... بعد میں ان کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ آپ نے اس ساحر وکذاب کے لئے میرے بیٹے کو اتارا تھا، انہوں نے جواب میں کہا: واللہ یہ ساحر وکذاب نہیں ہے۔(۶)

(۳) مشہور تابعی ثابت البنانی کے حوالے سے متعدد تذکرہ نگاروں نے یہ ذکر کیا ہے کہ جب مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کو زیادہ تنگ کیا جاتا تھا تو آپ ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجاتے تھے اور وہاں آپ کو امن مل جاتا تھا، فتح مکہ کے موقع پر کیا جانے والا اعلان: ''من دخل دار ابی سفیان فھو آمن'' درحقیقت اسی کا بدلہ تھا۔(۷)

(۴) مکہ میں بنومغیرہ سے تعلق رکھنے والے کسی لڑکے نے حضرت فاطمہؓ کو مارا انہوں نے مدد کے لیے بنوعبد مناف کو آواز دی۔(یا آل عبد مناف) سب سے پہلے جو شخص مدد کو نکلا وہ کوئی اور نہیں حضرت ابوسفیانؓ تھے۔

(فخرج ابوسفیان یشتد اول الناس.۸)

(۵) ہجرت مدینہ سے عین قبل دارالندوہ میں رسول اللہ ﷺ کے سلسلے میں جو میٹنگ ہوئی تھی، اس میں حضرت ابوسفیانؓ کا کیا موقف تھا؟ روایات اس سلسلے میں واضح طور پر تو کچھ نہیں بتاتیں، لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پورا قبیلہ بنوعبد مناف (بشمول حضرت ابوسفیانؓ) کسی سخت کارروائی کے حق میں نہیں تھا، ابوجہل نے جب اپنی رائے پیش کی تھی تو کہا تھا: میری رائے ہے کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک شخص کو لیا جائے اور وہ سب مل کر محمد پر ایک ساتھ حملہ کریں۔ ایسی صورت میں بنوعبد مناف قصاص لینے کے لیے پوری قوم (قریش) سے جنگ نہیں کرسکیں گے اور ہم سے دیت لینے پر راضی ہوجائیں گے ہم انہیں دیت دے دیں گے۔(۹)

(۶) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ام حبیبہؓ کے عقد کی خبر جب حضرت ابوسفیانؓ کو ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ کے لئے بہت تعریف وتحسین کے کلمات کہے۔ اور رشتہ پر خوشی کا اظہار کیا۔(۱۰)

(۷) غزوہ بدر کے موقع پر حضرت زینبؓ بنت رسول اللہ ﷺ کے شوہر حضرت ابوالعاصؓ کو قید کرلیا گیا تھا اور پھر اس شرط پر انہیں چھوڑ دیا گیا تھا کہ وہ مکہ جاکر حضرت زینبؓ کو مدینہ بھیج دیں گے، انہوں نے مکہ جاکر وعدہ وفا کیا، اور اپنے بھائی کو اس پر مامور کیا۔ وہ حضرت زینبؓ کو لے کر دن کی روشنی میں برسرعام نکلے، غزوہ بدر کی تازہ شکست سے قریش کے زخم ابھی مندمل نہیں ہوئے تھے، ایک فاتح دشمن کی لڑکی کے اپنے بیچ سے یوں علانیہ جانے میں انہیں اپنی ذلت محسوس ہوئی، انہوں نے حضرت زینبؓ کو روکنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ روایات کے مطابق کسی شخص نے حضرت زینبؓ پر تیر بھی چلا دیا جس سے آپ زخمی ہوگئیں۔ حضرت ابوالعاصؓ کے بھائی نے غصہ میں ترکش سے تیر نکال کر اپنے سامنے ڈال دئے اور کہا کہ اگر اب کوئی قریب آیا تو میں اس پر تیر چلا دوں گا، لوگ ان کے سامنے سے ہٹ گئے، پھر ان کے پاس حضرت ابوسفیانؓ آئے اور کہا کہ تم جانتے ہو کہ بدر کی شکست سے ہمارے حصہ میں کیسی ذلت ومصیبت آئی ہے، اگر اب تم محمد ﷺ کی بیٹی کو یوں برسرعام لے کر نکلتے ہو تو اس میں قریش کی ذلت ہے بہتر یہ ہے کہ رات کے اندھیارے میں جب لوگ پرسکون ہوجائیں تم انہیں لے کر چلے جاؤ۔(۱۱)

مذکورہ بالا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے تئیں حضرت ابوسفیانؓ کے رویے کا مکمل عکاس ہے، انہیں ایک جانب قریش کی عزت وذلت کا بھی خیال تھا، اور قریشی سرداروں کے جذبات کا بھی اندازہ تھا۔ اور دوسری جانب وہ اپنے بنو اعمام (بنو ہاشم) کی ایک لڑکی کو اس کے باپ سے دور رکھنا بھی نہیں چاہتے تھے۔

(۸) خیبر سے جو مال غنیمت ہاتھ آیا تھا اس میں سے ایک حصہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے فقراء ومساکین میں تقسیم کرنے کے لیے حضرت ابوسفیانؓ، صفوان بن امیہ اور سھل بن عمرو کو بھیجا تھا، مؤخر الذکر دونوں افراد نے اس کے لینے سے انکار کر دیا تھا، جب کہ حضرت ابوسفیانؓ نے اسے قبول کر کے تقسیم کیا تھا، اس موقع پر یہ بھی کہا کہ: **جزی الله ابن أخي خيراً، فانه وصول لرحمه**، (۱۲) (اللہ میرے اس بھتیجے کو جزائے خیر دے، یہ رشتہ داریوں کا بڑا پاس وخیال رکھتا ہے)

(۹) اسی طرح ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں عجوہ کھجور بطور ہدیہ بھیجی تھی جس کو انہوں نے قبول کیا تھا، اور خود رسول اللہ ﷺ کو بھی کچھ ہدیہ میں بھیجا تھا (۱۳)

(۱۰) مشہور محدث ومؤرخ خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ صلح حدیبیہ والے سال حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان وعمرو بن امیۃ الضمری کے ہاتھ حضرت ابوسفیانؓ کے لئے کچھ ہدیہ بھیجا تھا (۱۴)

مندرجہ بالا واقعات وروایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابوسفیانؓ اسلام اور صاحب اسلام ﷺ سے مذہبی اختلاف رکھنے کے باوجود اخلاق سے گری ہوئی ایذاء رسانی یا کسی اور پست اور گھٹیا عمل کے لیے تیار نہ تھے۔ انہیں قریش کی اقدار وروایات کا خیال بھی تھا اور اپنے ہی خانوادہ کے ایک شخص (رسول اللہ ﷺ) کی رشتہ داری کا پاس ولحاظ بھی۔ بلکہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ (اپنے کفر کے ایام میں) ایک شریف حریف کی طرح بلکہ کسی درجہ میں انسانی اخلاق پر مبنی معاملہ کرتے تھے۔

بدر کے علاوہ دیگر غزوات میں قریش کی قیادت کرنے پر ہمارے عام مؤرخین ایسا تاثر دیتے ہیں، گویا یہ منصب انہیں سخت ترین اسلام دشمنی کے عوض ملا تھا، یا پھر وہ اپنی ذاتی رقابت وعداوت کے سبب تمام قریش کو لے کر میدان میں آجایا کرتے تھے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ قریش کے سپہ سالار تھے، اور مکہ کی شہری مملکت کے نظام میں یہ عہدہ ان کے خاندان ہی میں ہوا کرتا تھا۔ اور اس طرح اس وقت کی روایات قبیلہ کی رو سے ان پر فرض تھا کہ قریش جب کسی سے آمادہ جنگ ہوں تو وہ ان کی قیادت کریں، بالکل اسی طرح جس طرح بنو ہاشم کے بعض افراد نے اپنی خواہش کے بالکل برخلاف بعض غزوات میں قریش کی جانب سے شرکت کی تھی اور وہ اس سلسلے میں اقدار ورسوم قبیلہ کی وجہ سے مجبور تھے۔

باقی صفحہ ۴۰ پر

پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی (قسط دوم)

# خلافت وملوکیت

## خلافت کی مروجہ تقسیم

بنوعباس کے دور میں مؤرخین نے جو کتب تحریر کیں ان میں عہد خلافت کی تقسیم اس طرح کی گئی:

۱) عہد خلافتِ راشدہ ۱۱ھ سے ربیع الاول ۴۱ھ تک (حضرت ابوبکرؓ تا حضرت حسنؓ) دارالخلافہ مدینہ اور کوفہ۔

۲) عہد خلافتِ بنوامیّہ۔ ۲۵ ربیع الاول ۴۱ھ سے ۱۳۲ھ تک۔ دارالخلافہ دمشق۔

۳) عہد خلافت بنی عباسؓ۔ ۱۳۲ھ سے ۶۵۶ھ تک دارالخلافہ بغداد۔

۴) عہد خلافت بنی عباسؓ۔ ۶۵۸ھ سے ۹۲۳ھ تک دارالخلافہ قاہرہ مصر۔

۵) عہد خلافت عثمانیہ۔ ۹۲۳ھ سے ۱۳۴۲ھ تک۔ دارالخلافہ استنبول (قسطنطنیہ)۔

اسی دوران خلفائے بنوامیہ نے اندلس میں اور خلفائے بنی فاطمہ نے مصر میں اپنا الگ مرکز قائم کیا۔ ان کے علاوہ جن چند حکمرانوں نے اپنا تعلق مرکز خلافت سے توڑا بھی۔ مگر پھر بھی انہوں نے خلیفہ وقت سے حکمرانی کی سند اور خلعت ضرور حاصل کی۔ اور اپنا روحانی رشتہ مضبوط یا برائے نام خلافت بنی عباس یا خلافت عثمانی سے بحال رکھتے ہوئے اسے ہمیشہ مسلمانوں کا مرکز خیال کیا۔

مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی لکھتے ہیں کہ: ''یہ اصطلاح کہ حضرت معاویہؓ سے لے کر مروان ثانی تک سب کو خلفائے بنی امیہ کہا جائے۔ عہد عباسی کے خوشامدیوں نے بنائی ہے۔ تاکہ عباسیوں کی خوشنودی حاصل کریں، ورنہ تاریخی اور عقلی دونوں بنیادوں پر یہ اصطلاح غلط ہے۔ اگر مقصود یہ ہے کہ یہ سب امیہ بن عبدشمس کی اولاد میں سے تھے، تو حضرت عثمانؓ بھی امیہ بن شمس کی اولاد میں سے تھے۔ خلافت بنی امیہ میں انہیں کیوں نہ شمار کیا گیا اور اگر مقصود یہ ہے کہ سارے بنوامیہ ان کے طرف دار تھے تو تاریخی طور پر یہ بھی غلط ہے۔ بہت سے بنوامیہ نے ان کے خلاف ہوکر جنگیں کی تھیں۔ اس لئے صحیح یہی ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ کو طالبین۔ حضرت معاویہؓ اور یزید اول کو سفیانین اور مروان اول سے مروان ثانی تک کے بارہ خلفاء کو مروانین کہا جائے۔'' (خلافت اسلامیہ ص ۲۷)

موصوف کے بارے میں پیر کرم شاہ الازہری (رحمہ اللہ) نے بھی یہ لکھا ہے کہ: ''مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی عالم دین ہونے کے علاوہ فن تقویم میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔'' (ضیاء النبی۔ جلد دوم ص ۳۸)

دارالعلوم دیوبند کے ایک فاضل استاذ جناب مولانا حامدالانصاری غازی (مرحوم) نے خلافت اسلامیہ کے پورے دور کو اپنے ذوق سلیم کے مطابق اس طرح ترتیب دیا ہے۔

**اسلامی دور حکومت:** سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عصر ظہور ۱۷۵ء سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے دور تک اسلامی حکومت کا حقیقی اور اصطلاحی دور ہے۔ اس عرصہ میں اسلام کی حکم برداری کے قوانین حاکمیت کے اصول اور حکومت کے طرز سے دنیا کو مکمل طور پر تعارف حاصل ہوا...... ایک عالمگیر نظام حکومت، عالمگیر تحریری قانون، عالمگیر قوم، عالمگیر صلاح وفلاح کے لئے بروئے کار آیا۔ جس کی قوت سے نپولین کے قول کے مطابق ''نصف صدی میں نصف دنیا کو فتح کرلیا گیا'' اور ایک ایسی حکومت قائم کی گئی جس کے اصول اور عمل میں مکمل مطابقت تھی......

اسلامی دور اور مسلمانوں کے دور کی حدود تاریخی اعتبار سے حسب ذیل ہیں:

**اسلامی دور:** خلافت الٰہی سید کونین پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نیابتی حکومت کا عہد باسعادت ۶۱۰ء سے ۶۳۲ء (۱۱ھ) تک۔

**خلافت محمدی دور اول:** سیدنا صدیق اکبرؓ کا عہد حکومت ۶۳۲ء) ۱۱ سے ۶۳۴ء (۱۳ھ) تک۔

**خلافت محمدی دور دوم:** سیدنا فاروق اعظمؓ کا زمانہ امارت۔ ۶۳۴ء (۱۳ھ) سے ۶۴۴ء (۲۴ھ) تک۔

**خلافت محمدی دور سوم:** سیدنا عثمان غنیؓ کا زمانہ امارت۔ ۶۴۴ء (۲۴) سے ۶۵۵ء (۳۵ھ) تک۔

**خلافت محمدی دور چہارم:** سیدنا علی مرتضیٰ کا زمانہ امارت ۶۵۵ء (۳۵ھ) سے ۶۶۱ء (۴۱ھ) تک۔

**مسلمانوں کا دور: خلافت بنی امیہ:** خلافت بنی امیہ کی حکومت دمشق میں ۶۶۱ء (۴۱ھ) سے ۷۵۰ء (۱۳۲ھ) تک

**امارت بنی امیہ:** اندلس میں ۷۵۶ء (۱۳۹ھ) سے ۱۰۳۱ء (۴۴۲ھ) تک۔

**خلافت عباسیہ:** عباسیوں کی حکومت ۷۵۰ء (۱۳۳ھ) سے ۱۲۰۸ء (۶۰۵ھ) تک

**خلافت فاطمیہ:** فاطمی شیعانِ علیؓ کی حکومت مصر اور حکومت بربر ۲۹۷ھ سے ۵۶۷ھ تک

**خلافت عثمانیہ:** عثمانی ترکوں کی حکومت ۱۲۹۹ء (۶۹۹ھ) سے ۱۹۱۸ء (۱۳۳۹ھ) تک

**مغلیہ سلطنت:** ہندوستان میں مغلوں کی حکومت ۱۵۲۶ء سے ۱۸۵۷ء تک۔ موجودہ دور کی مسلم حکومتیں بھی اس تاریخی سلسلہ میں داخل ہیں۔ (اسلام کا نظام حکومت ص ۱۳، ۱۴۔ ناشر مکتبہ الحسن۔ لاہور)

موصوف اپنی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: ''اغلب یہ ہے کہ اس موضوع پر اس قسم کی کوئی کتاب آج تک اس طرز پر نہیں لکھی گئی...... اس کتاب میں مستند معلومات کا جو ذخیرہ فراہم کیا گیا ہے اور اس سے جو نتائج پیدا کئے گئے ہیں وہ آنے والے دور کے مصنفین اور علماء کے تصنیفی کام کے لئے ماٰخذ قرار پاسکیں گے۔'' (ایضاً ص ۱۶)

موصوف اسی کتاب میں آگے چل کر لکھتے (بلکہ تبرّا کرتے) ہیں کہ:

''حضرت معاویہؓ نے اثر قوت اور تدبیر سے یزید کی ولی عہدی کو منظور کرایا......اس انتخاب کے خون آشام نتائج خود یہ کہتے ہیں کہ یہ تقرر امت کے لئے دلیل نہیں ہوسکتا۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت معاویہؓ یورپین شہنشاہوں کے پڑوس میں مسلمانوں کے اقتدار قائم کررہے تھے ان کا یہ قول بھی دماغ میں رہنا چاہیے۔ ''ہم نے شہنشاہیت اور سلطنت'' پر قناعت کرلی ہے۔ اس قول کے بعد راہ صاف ہوجاتی ہے، ایک ایسی عالمگیر قوم جو انسانیت کو دعوت، قانون رحمت اور خلافت راشدہ کے طرز پر منظّم کرنا چاہتی ہے۔ چنہشاہیت پر قناعت نہیں کرسکتی بعد کے زمانہ میں بنی امیہ اور بنی عباس کے اقتدار میں اسلام کیلئے جو پرجوش کارنامے انجام پائے اس سے انکار کئے بغیر ولی عہدی کے رواج کو جائز تسلیم نہیں کیا جاسکتا......''

آنحضرت ﷺ نے گیارہ سال تک ''امامت کبریٰ'' کی پیغمبرانہ ذمہ داریوں کو پورا کیا۔ آپ ﷺ کے بعد صدیق اکبرؓ نے دو برس، فاروقِ اعظمؓ نے دس برس، عثمان غنیؓ نے گیارہ برس، علی مرتضیٰؓ نے چھ برس امارتِ شوریٰ اور خلافتِ راشدہ کو زندہ رکھا تاریخ عالم کے یہ چاروں بڑے اصحاب صاحبِ اولاد تھے۔ مگر انہوں نے خدا کی حکومت کی حکم برداری میں شاہی تاج وتخت کو نگاہِ غلط سے بھی نہ دیکھا۔ آخر اسلامی تاریخ کا سب سے زیادہ مکروہ واقعہ رونما ہوا، یہ روشنی جلد تاریکی سے بدل گئی، اور فرمان ''لا نـرث ولا نورث'' کے خلاف امارت شوریٰ کی جگہ پھر مطلق العنان شاہی نے لے لی۔ دن ڈوب گیا پھر رات آئی، وہی جوہر جو بادشاہوں کے تاج سے بھی زیادہ قیمتی تھا مٹی ہوگیا۔ وہ لوگ جو خدا کے حکم پر تیر کی طرح گئے۔ بجلی کی طرح گرے۔ اور قیصر وکسریٰ کے تاج چھین کر ہوا کی طرح واپس آئے ان کے جانشین رومیوں کے ایک چھوٹے سے پایہ تخت (دمشق) میں پہنچ کر قیصر کی شہنشاہیت کا شکار ہوگئے۔ تمام پرانے شاہی خاندان واشکانی، پیشدادی، ساسانی، یونانی، رومی، مٹ گئے۔ اور ان کی جگہ اموی، عباسی، فاطمی، غزنوی، خلجی، تغلق، تیموری (مغل) تاتاری (ترکان عثمانی) تختِ شاہی پر آگئے۔ ۱ھ/۶۲۲ء سے ۴۱ھ تک چالیس سال کا زمانہ منہاج نبوت اور سیاست شوریٰ کے مطابق گذرا۔ اس کے بعد چودہ سو سال کے اس تاریخی جنگل میں کسی مرد خدا کو یہ خیال نہیں آیا کہ اسلام کا نظام حکومت اپنی اصل قانونی حکومت کے اعتبار سے خدا کے دستور، نبوت کے قائم کردہ معیار اور حکومتِ راشدہ کے اساسی اصول سے ہٹ چکا ہے۔ (اسلام کا نظام حکومت ص۔۲۵۳۔۲۵۶)

جناب غازی صاحب کے اس مرثیے اور بدترین تبرے پر کیا تبصرہ جاسکتا ہے۔ اس کی زد سے تو اصحاب پیغمبرؐ اور شاگردان نبی آخر الزمان ﷺ بھی نہ بچ سکے بلکہ سوائے ملت سبائیہ کے ملت اسلامیہ کا کوئی فرد محفوظ نہ رہا۔ دراصل یہودیت و سبائیت کے دودھ سے پلے ہوئے یہ وہی زہرناک، دہشت ناک اور خونی ناگ ہیں، جو ہمیشہ سے اور ہر روپ میں اہلسنت

کوڈستے چلے آرہے ہیں۔

## خلافت راشدہ

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں کہ: ’’خلافتِ راشدہ اس حکومت اور ریاست کو کہتے ہیں کہ جس کا تمام ملکی اور ملی نظام منہاج نبوت پر ہو اور جس میں آنحضرت ﷺ کی نیابت کے طور پر وہ امور انجام دیئے جائیں جنہیں آنحضرت ﷺ بحیثیتِ پیغمبری انجام دیتے رہے مثلاً اقامتِ دین، اقامتِ جہاد، بدشمنانِ دین، اقامت حدود شرعیہ، اقامت ارکان اسلام، احیائے علوم دینیہ مثلاً قضاء وافتاء وغیرہ۔ غرض یہ کہ اس حکومت کا نظام ایسا ہو کہ وہ بادشاہت اور سلطنت معصیت نہ ہو۔ یعنی حکومت احکام شریعت کے اجراء میں اپنی ذمہ داری کو پورا کردے۔ اور عنداللہ عاصی نہ ٹھہرے اور راشدہ کے معنی یہ ہیں کہ توفیق ربانی اور تائید آسمانی اس کو اس کو کشاں کشاں رشد اور ہدایت اور حق اور صواب ہی کی طرف لے جائے۔ اور باطل اور جور کی طرف لے جانے سے اسکو روک دے۔ یہ خلافت راشدہ ہے۔‘‘ (خلافت راشدہ ص ۷)

(جاری ہے)

ہیپاٹائٹس
بی اور سی کا کامیاب علاج
45 دن کوئی بڑی مدت تو نہیں
بیرون ملک جانے والے ہزاروں افراد ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے 15 سے 45 دن کے درمیان شفایاب ہو کر بیرون ممالک جاچکے ہیں۔ ان کے ہیپاٹائٹس وائرس کی نیگٹو رپورٹس ملک کی نامور لیبارٹریوں سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں
ہومیوادویات کے ہوتے ہوئے دل کا بائی پاس کیوں؟
مزید معلومات اور تفصیلات کے لیے
ہومیو پروفیسر ڈاکٹر آر اے امتیاز 259 حسان بلاک، نشتر کالونی فیروز پور روڈ لاہور
042-5813732
4212350
Web site: www.imtiazmedicalcomplex.com
E-mail:doctorraimtiaz@yahoo.com

ڈاکٹر بشیر بدر

# حمد باری تعالیٰ

اک پھول نے کونین کی دولت مجھے دے دی
آنسو سے ہتھیلی پہ لکھا اللہ ہی اللہ

پھولوں میں بس چاندنی راتوں کی نمازیں
خوشبو ہی ستاروں کی دعا اللہ ہی اللہ

پیڑوں کی صفیں ' پاک فرشتوں کی قطاریں
خاموش پہاڑوں کی ندا اللہ ہی اللہ

بادل کی عبادت ہے برستا ہوا پانی
آنسو کی غزل ، حمد و ثنا اللہ ہی اللہ

اک نام کی تختی کا مجھے شوق ہوا تھا
پانی پہ ہواؤں نے لکھا اللہ ہی اللہ

وہ سورۂ یٰسین کہ کافور کی خوشبو
مہکے ہوئے پھولوں کی ردا اللہ ہی اللہ

سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

# عرش و زمیں ہے جگمگ جگمگ

عرش بریں پر عبد کا جلوہ     عرشِ بریں ہے جگمگ جگمگ
نورِ نبوت ذاتِ بشر میں     شانِ مُبیں ہے جگمگ جگمگ
چشمِ بصیرت کھول کے دیکھا     ظاہر و باطن ایک سا پایا
عابد ، ساجد، شاہد بندہ     رب کے قریں ہے جگمگ جگمگ
شاہد و ناطق رب نے بنایا     تاجِ رسالت سر پہ سجایا
آپ کے لب پر حق کی گواہی     علمِ یقیں ہے جگمگ جگمگ
نور نے اپنا عبد بلایا     اَوْ اَدْنیٰ کا قرب دکھایا
فاصلہ عبد و الٰہ میں دیکھو     ذاتِ امیں ہے جگمگ جگمگ
ذات و صفات کے ماننے والو     دل کو کھولو ، کان لگا لو
حکم رسالت گونج رہا ہے     عَبد حسیں ہے جگمگ جگمگ
عبد ہے اعلیٰ عبد ہی اَولیٰ     عبد ہے طٰہٰ عَبد ہی فرقاں
نور ہے ساکت عبد ہے ناطق     نطقِ متیں ہے جگمگ جگمگ
نور ، نبوت ، قرآں ، رحمت     دنیا ، عقبیٰ ، سارے منظر
عبد سے ہیں یہ تازہ و روشن     عرش و زمیں ہے جگمگ جگمگ
تا بہ قیامت حکم کا بندہ     ہر کس و ناکس اعلیٰ و ادنیٰ
نور بھی اُن کے تابع فرماں
سرورِ دیں ہے جگمگ جگمگ

پروفیسر خالد شبیر احمد

# نعت رسول مقبول ﷺ

جرأت کی داستاں ہیں تو غیرت کی کہکشاں
جن کے حضور سرنگوں ہیں ہفت آسماں

بدر و حنین آپ کی عظمت کے رازداں
غزوات کہہ رہے ہیں حمیّت کی داستاں

وہ رفعتوں کی آن ہیں وہ شوکتوں کی جان
اُن کے شعور و شوق کا اپنا ہے اک جہاں

اک استعارہ شوق کا عزم اُن کا بے مثال
ہمت کے باب میں ہے کوئی آپ سا کہاں؟

ثابت قدم رہے ہیں وہ راہِ ثبات پر
ہر اک قدم پہ گرچہ تھا درپیش امتحاں

اُن کے نقوشِ پا ہیں میری سجدہ گاہِ شوق
عرش بریں سے بھی فزوں ہے جن کا آستاں

جبلِ شکوہ ارادے اُن کے فیصلے اٹل
ہر بات اُن کی مستند، قرآں کی وہ زباں

حکم جہاد اُن کا میرے دیں کی آبرو
رازِ حیات بالیقیں جہاد میں نہاں

اُن جیسا کوئی پہلے تھا نہ بعد میں کوئی
وہم وگماں میں بھی بھلا اُن جیسا ہے کہاں؟

سرپر اُنہی کے تاجِ نبوت رہے گا اب
خاتم نبوتوں کی جو ہے ذاتِ بے گماں

قند و نبات سے بھی میٹھا اُن کا حرف حرف
ہر بات میں ہے چاشنی، شیریں ہے ہر بیاں

وہ کائناتِ شوق ہیں، وہ شوقِ کائنات
قائم اُنہی کے دم سے ہیں خالدؔ یہ دو جہاں

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس، تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501

کاشف گیلانی

# انوار کی برسات

انوار کی دیکھی ہے وہ برسات حرم میں
رہتا ہوں خیالوں میں مَیں دن رات حرم میں

لاریب وہ جنت ہی کے ٹکڑے ہیں زمیں پر
کچھ ایسے بھی دیکھے ہیں مقامات حرم میں

محراب بھی ، منبر بھی ، مصلّٰی بھی نبی کا
اللہ کے نبی کے ہیں نشانات حرم میں

شاہوں کو بھی دیکھا ہے جھکائے ہوئے گردن
رو رو کے بیاں کرتے ہیں حالات حرم میں

کاٹے کوئی گردن مری ناموسِ نبی پر
ابھرے ہیں کئی بار یہ جذبات حرم میں

اشکوں کے سوا کچھ بھی مرے پاس نہیں ہے
قابو میں کہاں رہتے ہیں جذبات حرم میں

روشن ہوا دل میرا وہاں نور یقیں سے
آئے نہ کبھی قلب میں شبہات حرم میں

آنکھوں سے زیادہ ہے بصیرت کی ضرورت
خورشید کی مانند ہیں ذرّات حرم میں

کاشفؔ وہی لمحات ہیں اس زیست کا حاصل
گزرے جو مری زیست کے لمحات حرم میں

ابوسفیان تائب

# آرزوئے سعادت

گر روضۂ اطہر کے خدام میں ہوجاؤں — ہر رات مَیں آقا کے قدموں میں ہی سوجاؤں
ہر روز میں دوں جھاڑو پلکوں ہی سے روضہ میں — پھر روضہ کی جالی کو خوشبوؤں سے مہکاؤں
ہیں خاکِ مدینہ کے سب ذرے ہی نورانی — میں بھی انہی ذروں سے اب دل کی ضیا پاؤں
ہیں کتنے نصیب اچھے صدیقؓ و عمرؓ کے بھی — دونوں کے نصیبوں پر قربان میں ہو جاؤں
امی عائشہؓ کا حجرہ ہے عرش سے اعلیٰ تر — جنت ہے یہی میری، جنت سے کہاں جاؤں
آقا تیرے قدموں کا دھوون ہی جو مل جائے — اک بار اسے پی کر ہر غم سے شفا پاؤں
مدنی کی محبت کا ہر وقت تقاضا ہے — دل جان سے ہر سنت آقا کی میں اپناؤں
خادم ہوں میں آقا کا حاصل ہے حضوری اب — خوشیوں کے تلاطم میں یہ سوچ کے کھو جاؤں
جنت کو بھی رشک آیا ہے میرے نصیبوں پر — جنت میں بھی آقا کا خادم ہی میں کہلاؤں
رحمت ہی برستی ہے ہر سمت مدینہ میں — اے کاش مدینہ میں ہی دفن میں ہو جاؤں

تائبؔ کو ہے ناز اپنے آقا کی غلامی پر
اس دنیا کی دولت کو اک پاؤں سے ٹھکراؤں

☆☆☆

سید عطاء المہیمن بخاری
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

# پاکستان میں این جی اوز کا کردار؟

(ہفت روزہ ''ندائے ملت'' لاہور نے این جی اوز کے کردار اور حدود آرڈی نینس کے حوالے سے علماء اور دانشوروں کو اظہارِ خیال کی دعوت دی۔ امیر احرار نے ندائے ملت کے سوالات کے جواب میں جو اظہارِ خیال کیا، وہ نذرِ قارئین ہے۔ (ادارہ)

● آپ ملک وقوم کے اجتماعی مفاد کے حوالے سے این جی اوز کے کردار کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

☆ دنیا کے کسی بھی مہذب معاشرہ میں خواہ وہ کسی مذہب کا پیروکار ہی کیوں نہ ہو فلاح و بہبود کے کاموں کو نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ بالخصوص دین اسلام میں تو نوع انسانی کی فلاح و بہبود کو حقوق العباد کے عنوان سے مربوط کر کے اس باب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے باقاعدہ قوانین اور اصول وضوابط مقرر فرمائے گئے ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ملک وقوم کی تعمیر وترقی میں مثبت کردار ادا کرنے اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے اگر کوئی تنظیم یا ادارہ کام کرتا ہے تو یقیناً اس کی اپنی جگہ اہمیت بھی ہے اور ضرورت بھی لیکن ہمارے ملک میں این جی اوز کا جو کردار گزشتہ دس برسوں میں رہا ہے، اسے زمینی حقائق کی روشنی میں دیکھنا بے حد ضروری ہے۔ کیا ان این جی اوز نے اپنے مقررہ فلاحی ایجنڈے کے تحت کام کیا ہے یا اس کے برعکس؟ وہ پس پردہ کسی دوسرے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کام کرتی رہی ہیں۔ لہٰذا پہلے تو یہ طے کرنا پڑے گا کہ این جی اوز کا حقیقی ایجنڈہ کیا ہے؟ چنانچہ اس حوالے سے ''ندائے ملت'' میں ہی شائع ہونے والی متعدد رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ عوامی فلاح کے کاغذی منصوبوں کے عوض کروڑوں اربوں کی امداد سمیٹنے والے ان اداروں نے درحقیقت ملک کے اجتماعی مفاد کے خلاف کام کیا ہے اور ہمارے اساسی نظریات اور دینی وقومی اقدار کو تحفظ دینے یا دلانے کے بجائے غیر مانوس اور غیر ملکی مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنے وسائل کو بے دریغ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو این جی اوز کا کردار نہ صرف مشکوک دکھائی دیتا ہے بلکہ اہل حل وعقد کے لیے سوالیہ نشان بھی ہے۔

● ان دنوں حدود آرڈی نینس کے حوالے سے ترمیم وتنسیخ کی جدوجہد جاری ہے۔ اس میں این جی اوز کے کردار پر کیا تبصرہ کریں گے؟ کیا حدود آرڈی نینس میں ترمیم یا تنسیخ ناگزیر ہے؟

☆ این جی اوز نے جس طرح اپنے فلاحی منصوبوں سے ہٹ کر ایک مختلف ایجنڈے پر کام کیا۔ حدود آرڈی نینس پر ان کی چیخ وپکار بھی اسی حوالہ سے ہے۔ اس کو وہ جدوجہد کہتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جدوجہد نہیں بلکہ یہ انہی سازشی

منصبوں کا ایک حصہ ہے جو این جی اوز نے اپنا دستور بنا رکھا ہے۔ یہ شورشرابہ دراصل پاکستان کی نظریاتی اساس اور شناخت کو ختم کرنے کے لیے ہے۔ حالانکہ حدود آرڈی نینس میں ہی ایسی شقیں موجود ہیں جن کی این جی اوز بھی حمایت کر رہی ہیں۔ البتہ انہیں شاید ان نکات سے یا شقوں سے اختلاف ہے جو مکمل نہیں بلکہ ضمنی طور پر قرآن وحدیث کی تشریح کے ضمن میں آتی ہیں۔ اور وہ چاہتی ہیں کہ اس حوالہ کو بھی مکمل ختم کر دیا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ حدود آرڈی نینس میں ضرور ترمیم و تنسیخ ہونی چاہیے لیکن یہ ترمیم و تنسیخ اس حوالہ سے ہونی چاہیے کہ اسلام نے خواتین کے جو حقوق متعین کیے ہیں۔ اگر حدود آرڈی نینس انہیں پوری طرح تحفظ نہیں دے رہا تو یقیناً اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسی تمام شقوں کا خاتمہ کیا جائے جو اسلام کے عطا کردہ خواتین کے حقوق کو عدم تحفظ کا شکار بنا رہی ہیں۔ ان کا منسوخ ہونا تو درست ہے لیکن اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ حدود آرڈی نینس کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے تو اسے سوائے بدنیتی کے اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ این جی اوز جن کے راتب پر پل رہی ہیں، انہی کے مقاصد کے لیے کام کر رہی ہیں۔ فلاح و بہبود کے نام پر ہماری دینی غیرت وحمیت، تہذیبی رویوں اور بحیثیت مسلمان کے قومی کردار کو ختم کرنا ان کا نصب العین ہے۔ حدود آرڈی نینس کی روح کو بچا کر اس کے نفاذ کے لیے ترمیم و تنسیخ درست ہے مگر این جی اوز تو اس روح کا ہی گلا گھونٹنا چاہتی ہیں جسے کسی طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ (مطبوعہ: ''ندائے ملت'' ۱۵ر تا ۲۱ر اپریل ۲۰۰۴ء)

☆☆☆

## مسافرانِ آخرت

● ممتاز عالم دین علامہ علی شیر حیدری کے والدِ ماجد کو پولیس نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ ● مجلس احرار اسلام کراچی کے رہنما جناب شفیع الرحمٰن احرار کے ماموں نثار احمد خان مرحوم (ممبئی) اور خالہ مرحومہ (اعظم گڑھ۔ انڈیا) ● حافظ شفیق الرحمٰن (رفیق سفر امیر احرار) کے چچا محمد بشیر مرحوم ● شیخ محمد سبحان مرحوم (مزمل لیدر سٹور، ملتان ۱۶ر مارچ) ● جناب محمد عاطف کی نانی مرحومہ (تلہ گنگ۔ ۲۵ر مارچ) ● ششماہی ''السیرۃ'' کراچی کے مدیر جناب سید عزیز الرحمٰن کی دادی مرحومہ۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

## دعائے صحت

● مجلس احرار اسلام ملتان کے کارکن عبدالحکیم کے والدین علیل ہیں ● محمد عاطف کے بھائی محمد اویس گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں ● قدیم احرار کارکن کپتان فیض بخش (ملتان) شدید علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطاء فرمائے۔ (آمین) قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

# ہم ایسی سب کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں

روزنامہ ''اسلام'' کی اشاعت مورخہ ۵/اپریل ۲۰۰۴ء کے مطابق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی شائع کردہ دسویں جماعت کی ''بہارِاردو'' کتاب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت بیان کرتے ہوئے ''زندہ دلی'' کے عنوان کے تحت' آپؓ کو گانا سننے کا شوقین، اکھڑ مزاج اور تندخو بیان کیا گیا ہے۔ٹیکسٹ بک بورڈ کی شائع کردہ دسویں جماعت کی انگریزی کی کتاب میں' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں' لکھا گیا ہے Hazrat Aysha(R.A) was the first lady of islam. کلاس دہم کے مطالعہ پاکستان ایڈیشن فروری ۲۰۰۴ء میں' کلمہ طیبہ کی غلط طباعت کی گئی ہے۔بیالوجی کی کتاب سے قرآنی آیات نکال دی گئی ہیں۔

تعلیمی نصاب میں قرآنی آیات کے ردّوبدل پر ایک وزیر دیوان جعفر نے بیان دیتے ہوئے کہا: ''آیات کو آگے پیچھے کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ٹیکسٹ بک بورڈ کی چیئرپرسن ڈاکٹر فوزیہ سلیمی نے کہا: ''متنازعہ مواد والی کتابیں واپس لینا کوئی مسئلہ نہیں......ویسے میں بتادوں کچھ بھی نہیں ہوا۔'' (روزنامہ ''جنگ'' ملتان ۱۲/اپریل ۲۰۰۴ء)

صرف پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ہی کی نہیں بلکہ سندھ اور وفاقی تعلیمی نصاب کی کتابوں میں بھی انتہائی غلیظ اور شرانگیز ردّوبدل کیا گیا ہے مگر وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال فرما رہی ہیں: ''تعلیمی نصاب میں بعض آیات حذف کئے جانے کے معاملے سے وفاقی حکومت کا کوئی تعلق نہیں......اپوزیشن اور بعض دیگر حلقے نصاب سے قرآنی آیات حذف کئے جانے کے معاملے سے سیاسی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ گورنر پنجاب نے کہا: ''اسلام نصابوں میں نہیں' ہر مسلمان کے دل میں رہتا ہے۔'' وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے کہا: ''مذہبی سکالرز کی سفارش پر نصاب میں کچھ ردّوبدل کیا گیا۔''

ایک اور خبر کے مطابق وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے کہا: ''کنڈولیزا رائس کا یہ بیان کہ ہم نے نصاب میں تبدیلیاں امریکہ کے دباؤ پر کی ہیں بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔'' ان تمام باتوں کا سنگین نوٹس لیتے ہوئے' صدر پرویز مشرف اور وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے چیئرپرسن پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی وضاحتیں مسترد کرتے ہوئے' ان تمام امور کو نمٹانے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ غلطیاں درست کرنے کی بجائے کتابیں اکٹھی کرکے جلادی جائیں۔ مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین نے ہدایت کی کہ اسلامی اقدار سے عاری زہرآلود تعلیمی نصاب کسی صورت قبول نہیں۔ انہیں تبدیل کیا جائے۔

اپوزیشن اور عوام نے ان نصابی کتب کے مصنفین، پروف ریڈرز، نظرثانی کرنے والے اساتذہ، پنجاب ٹیکسٹ

بک بورڈ اوران کی اشاعت کے ذمہ داردوسرے اداروں کے سربراہان کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔جس کی بازگشت اسمبلی میں بھی سنائی دی۔سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ جس میں مقدس ہستیوں کی توہین کا پہلو نکلتا ہے اور پھر قرآنی آیات جن کی صرف تلاوت بھی باعث برکت ہے نصابی کتب سے ان کا اخراج چہ معنی دارد؟ کیا اس کے پیچھے امریکہ بہادر کی تازہ پالیسی کام کررہی ہے۔جیسا کہ وہاں کے وزیر خارجہ کولن پاول نے مبینہ طور پر بیان دیا تھا کہ اسلامی مدارس کو اپنا نصاب تبدیل کرنا ہوگا۔اور وہاں کی مشیر سلامتی امور کنڈ ولیزا رائس نے بھی وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ امریکہ کی ترغیب پر کیا جارہا ہے۔اور یہ بات ہے بھی درست کہ یہود ونصاریٰ مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ روح محمد ﷺ ان کے دلوں سے نکال دو۔جس طرح حال ہی میں ''نئی امریکی بائیبل'' سے ۱۲ آیات حذف کردی گئی ہیں، اسی طرح مسلم حکمرانوں سے قرآن کریم کی بعض آیات حذف کرنے کا امریکی مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔حکمران قرآن سے تو آیات نہ نکال سکے البتہ نصاب تعلیم سے قرآن کو نکال کر اپنے امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کی سعیٔ ناکام کررہے ہیں۔ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت کے دوران ہم مسلمانوں کو عیسائی تو نہ بنا سکے مگر انہیں مسلمان بھی نہیں رہنے دیا۔۱۵۲۶ء میں فیلیب امیر ہسپانیہ نے اپنی قلم رو میں یہ حکم جاری کیا کہ کوئی شخص کوئی عربی جملہ نہ بول سکے۔جن لوگوں کے نام عربی ترکیب پر مشتمل ہیں۔ان کے نام بدل دیئے جائیں اور جو لوگ اسے منظور نہ کریں وہ اس کی قلم رو سے نکل جائیں۔چنانچہ لاکھوں مسلمانوں کو اس قانون کے تحت بے سروسامان جلاوطن کردیا گیا۔(غابرالاندلس۔ص ۱۵۶)

علامہ اقبال کا کہنا ہے''یورپ سے بڑھ کر آج انسان کے اخلاقی ارتقاء میں بڑی کوئی رکاوٹ نہیں۔''ڈاکٹر سید عبداللہ کہتے ہیں''یہ بے علمی جس کا میں ذکر کررہا ہوں انگریزی نظام تعلیم کی لازمی وراثت تھی۔تعلیم یافتہ لوگ جتھے کی عصبیت میں آکر اسے تسلیم نہیں کرتے مگر امر واقعہ ہے کہ انگریزی تعلیم، مغربی علمی فضا پیدا کرتی ہے کہ ہر فضا اپنے لیے خاص سماجی احوال اور روایت کی طلب گار ہوتی ہے۔اس نے اس روایت اور فضا کو بھی یکسر ختم کردیا جس نے ملا نظام الدینؒ، ملا بحرالعلومؒ، شاہ ولی اللہؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ اور آخری دور میں شبلی نعمانیؒ، ابوالکلام آزادؒ اور سید سلیمان ندویؒ کو جنم دیا۔اس علمی حادثے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف ادھورے علم والے ڈگری یافتے نکل آئے۔

آغا شورش کاشمیریؒ نے اپنی کتاب''فیضانِ اقبال'' کے مقدمہ میں، اسی طرف اشارہ کیا ہے۔لکھتے ہیں :''مسلمانوں نے قومی آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی اس طرف اعتناء نہیں کیا جن لوگوں نے سیاسی آزادی سے فوائد اخذ کئے اور اب تک اس سے متمتع ہورہے ہیں۔بلکہ عملاً مسلمان ملکوں پر انہی کا قبضہ ہے۔ان لوگوں نے چونکہ مغربی تعلیم کی آغوش میں پرورش پائی ہے۔ان کی دماغی سطح بھی کچھ زیادہ بلند نہیں۔بیشتر فکری افلاس کا شکار ہیں۔لہٰذا جہاں تک اسلامی افکار اور اسلامی معاشرہ کے احیاء وتجدید کا تعلق ہے خود ان کا اپنا وجود ایک زبردست روگ بن گیا ہے۔''

موضوع زیر بحث میں بھی انہی بیمار ذہنوں اور عصبیت کے شکار اساتذہ کا دخل معلوم ہوتا ہے۔ جن کے سامنے تعلیم کا کوئی مقصد نہیں۔ ورنہ کوئی حکومت بھی نہیں چاہتی کہ بیٹھے بٹھائے عوام میں انتشار پیدا کر کے ان کی طرف سے شدید احتجاج کو جنم دے۔ اساتذہ کے لیے کسی بھی کتاب، چاہے وہ نصابی ہو یا غیر نصابی، کے تدریسی مقاصد کا سامنے ہونا لازمی ہے وگرنہ اگر کوئی شخص کسی مقصد کے بغیر حرکات کرتا چلا جاتا ہے تو ہم اسے پاگل قرار دینے میں حق بجانب ہوتے ہیں۔ لیکن اس بات کا کیا کیا جائے کہ افراد کا ایک انبوہ کثیر ایک انتہائی وسیع مشغلے میں مصروف ہے۔ وہ اپنے مقاصد نہ متعین کرنے کی کوشش کرتا ہے نہ معلوم کرنے کی۔ انگریزی نظام تعلیم کی بنیاد عربی زبان اور مشرقی علوم سے نفرت پر رکھی گئی تھی۔ اور وہی نظام تعلیم اب تک تعلیم کے ایوانوں میں رائج چلا آ رہا ہے۔ اگر چہ نام نہاد دانشوروں کا کہنا ہے کہ علم و ادب کو کسی نظریے کا پابند نہیں کیا جا سکتا مگر کسی قوم کے طالب علم کو معاشرے کا ایک مہذب فرد بنانے کے لیے اس کی طبع میں آداب واقدار کو اجاگر کرنے کے سلسلے میں کسی نہ کسی نظریے کا سہارا لینا ہوگا۔ ورنہ بے مقصد زندگی تو جانور بھی بسر کرتے ہیں۔ اور ایک مسلمان طالب علم کے لیے بہترین نظریہ جو مشعل راہ کا کام دے سکتا ہے وہ بے شک رسول پاک ﷺ کا اسوہ حسنہ اور ان کی تعلیماتِ مبارکہ ہیں۔ ورنہ:

ہم ایسی سب کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے بیٹے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں


## مدرسہ عربیہ تجوید القرآن فاروقیہ

بستی آرائیں، بیٹ شامل خان، ڈاکخانہ بیٹ میر ہزار خان ضلع مظفر گڑھ

گزشتہ چھے سال سے اشاعتِ قرآن میں مصروف ہے۔ مدرسہ میں مسافر طلباء کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔ مدرسہ نہایت ہی پسماندہ علاقہ میں ہے۔ مدرسہ ہذا میں جامع مسجد کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ مدرسہ و مسجد کا اکاؤنٹ نہیں ہے۔
مخیّر حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ مسجد و مدرسہ کے لیے خصوصی تعاون فرمائیں۔ نوٹ: مسجد کے لیے میٹریل کی زیادہ ضرورت ہے۔

الداعی الی الخیر: قاری محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ عربیہ تجوید القرآن بستی آرائیں ضلع مظفر گڑھ

سید یونس الحسنی

# شہید حریت، شہید غیرت......شیخ احمد یٰسین علیہ الرحمتہ

تحریک حریت فلسطین کے "جری رہنما" جہادی تنظیم حماس کے بانی الشیخ احمد یٰسین بدترین اسرائیلی جارحیت اور دہشت گردی کا نشانہ بن کر منزل شہادت کے سزاوار ٹھہرے۔ قریباً پانچ لاکھ سے زائد افراد نے انہیں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا۔ انکی ولادت ۱۹۳۶ء میں ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں ان کا گھر مسمار کر دیا گیا تو وہ غزہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ آغاز میں ان کی وابستگی اخوان المسلمین سے بھی رہی۔ وہ جامعہ الازہر کے فارغ التحصیل تھے۔ ۱۹۸۷ء میں انہوں نے فلسطین کی عظیم مزاحمتی تنظیم حماس کی بنیاد رکھی۔ اس پلیٹ فارم سے صیہونی ریاست کے خلاف مسلح گروپوں کو منظم کرنے کے لیے ان تھک محنت کی۔ ساتھ ہی ساتھ وہ زہد وتقویٰ کی قوت سے فلسطینی نوجوانوں کی روحانی تربیت بھی کرتے رہے۔ انہوں نے اپنا اٹل عقیدہ نسل نوی کے قلوب واذہان میں میں کندہ کر دیا کہ "نام نہاد امن کا رستہ امن ہے نہ جہاد کا نعم البدل" اس سے واضح ہوتا ہے کہ سرزمین فلسطین کو یہودی پنجۂ استبداد سے نجات دلانے کیلئے رہِ جہاد کو بہر طور اور بہر حال لازم سمجھتے تھے۔ انکے اس پختہ اعتقاد کے نقوش آج کے فلسطینی نوجوانوں میں بکمال وتمام موجود ہیں اور دیکھے جاسکتے ہیں۔ خود فلسطین میں بھی انہوں نے لادین اور لبرل مزاحمتی تحریک سے پنجہ آزمائی کی، نوجوانوں کو ان کے دام ہائے مکر وریا سے نکال کر بے دین قیادتوں کو اپاہج بنا ڈالا۔ نژادنو میں ایسی روح پھونکی کہ وہ اندھی کوڑھی مصلحتوں کے تمام سفینے ابتلا کے کناروں پر نذر آتش کر کے عالمی صیہونیت کے مقابلے پر کفن بردوش نکل کھڑی ہوئی۔ حماس دراصل ایک بحر مواج ہے، ایک طوفان بلا خیز ایک بے پناہ تلاطم جو اسرائیلیوں میں موت کے سوا کچھ نہیں بانٹتا۔ شیخ کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنے روحانی تصرف سے فلسطینی نوجوانوں اور بڑے بوڑھوں کی تقریباً اٹھانوے فیصد اکثریت کو قوم و وطن پرستی کے فکر باطل سے چھٹکارا دلا کر انہیں اکل کھرے جہادی اور سچے محبِّ وطن بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ آج اہل فلسطین اپنے تئیں عرب اور فلسطینی کہلانے سے زیادہ مسلمان کہلانا پسند کرتے اور یہودیوں کے مقابل صف آرائی کو اسی تناظر میں دیکھتے ہیں۔ کتنا صادق ہے یہ جذبہ اور کس قدر عظمت پناہ تھا وہ شخص جس نے اس پودے کو تن آور درخت بنانے کے لیے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا پوتر خون بھی دیدیا کہ کل کلاں یہ مزید پھلے پھولے اور ثمر آور بنے،

بنا کردند خوش رسمے بہ خاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

چار دانگ عالم میں یہ خبر بڑے کرب واضمحلال کے ساتھ سنی گئی کہ شیخ احمد یٰسین شہید ہو گئے۔ دنیا بھر میں سوائے

چند ممالک کے سخت ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ کئی ملکوں میں مظاہرے بھی ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اسرائیلی اہداف میں سرفہرست تھے۔ لوگ یہودیوں کی شدید مذمت کر رہے ہیں، اس المیے کو بزدلانہ کارروائی قرار دے رہے ہیں۔ یورپی یونین نے اسے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے بڑا دھچکا خیال کرتے ہوئے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل کی اس جارحانہ کارروائی سے مشرق وسطیٰ کے لیے تشکیل دیا گیا امن روڈ میپ شدید خطرات میں گھر گیا ہے اور علاقے کی صورت حال خوفناک حد تک سنگین ہو جائے گی۔ راقم کی غیر جانبدارانہ رائے ہے کہ حضرت شیخ سے روا رکھی گئی بہیمیت کے باعث خطے میں امن وسلامتی کے تمام امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ صیہونیت کے بیٹوں نے جس حرکت بد کا ارتکاب کیا ہے اسکے منطقی نتیجے کے طور پر شیخ یٰسین کے ساتھ ساتھ امن کا عمل بھی دفن ہو گیا ہے اس کی کچھ معروضی وجوہات ہیں مثلاً:۔

۱) امریکہ اور برطانیہ صیہونی ریاست کے ہمہ نوعی سر پرست ہیں۔ ایسی جری کارروائیوں کو وہ اسکا فائق حق سمجھتے ہیں اور دنیا کے دیگر ممالک کا بے پناہ احتجاج ان پر اثر نہیں کرتا۔

۲) یہ دونوں ممالک اسرائیل کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے فلسطینیوں کی تحریک حریت کو دہشت گردی قرار دیتے ہیں۔

۳) بیشتر مسلم ممالک کے حکمران امریکہ و برطانیہ کے آنریری ایجنٹ ہیں۔ اس لیے ان کا احتجاج بھی نیم دلانہ ہوتا ہے جو انتہائی بے وقعت ہو کر رہ جاتا ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

۴) موجودہ فلسطینی قیادت بھی اندرونی طور پر منافقت شعار ہے۔ وہ شیخ یٰسین کے منظر سے ہٹ جانے کو اپنی بقا کے لئے بہتر خیال کرتی ہے۔

۵) چند عرب ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم ہیں وہ بھی فلسطینیوں کی دینی قیادت کو پرخطر سمجھتے ہیں جس سے یہودی ریاست کو من مرضی کی دہشت گردی اور ہلاکت خیز کارروائیاں کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے۔

یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ دنیا کی چھپن مسلم ریاستیں ناجائز صیہونی ریاست کو غاصب اور ظالم تو گردانتی ہیں لیکن تمام وسائل سے مالا مال ہونے کے باوصف اسکے خلاف سانس لیتی ہیں نہ ڈکار، ہمیں پورا یقین ہے کہ شیخ کی شہادت سے تحریک آزادی میں رکاوٹ ہرگز پیدا نہیں ہوگی البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی کانفرنس تنظیم کے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کی بھرپور سعی کی جائے تاکہ یہ مسلمانانِ عالم کا طاقتور ادارہ بن سکے اور کٹھن مراحل میں مسلم ممالک کے کام آ سکے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو ہمیں نوشتۂ دیوار کھلی آنکھوں سے پڑھ لینا چاہیے کہ ہر روز معصوم فلسطینی یہودی شقاوت کا نخچیر ہوتے رہیں گے۔ نام نہاد ''عالمی برادری'' سے کچھ کہنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے کیونکہ اسرائیل کا ناسور اسی کے نامشکور کرتوتوں کا گھناؤنا نتیجہ ہے۔ غور کیجئے گا امریکہ جو سپر پاور ہے اس عالمی برادری کا وڈیرا ہے مفروضہ دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کے نام پر ساری دنیا میں بارود کی برکھا برساتا پھرتا ہے پہلے افغانستان پھر عراق کو بین الاقوامی سلامتی، امن وآشتی کیلئے خطرہ قرار دے کر غارت گری کا شاہکار بنا چکا ہے اور دم تحریر تک القاعدہ کے تعاقب میں سرگرداں

ہے۔ وہ بھی اسرائیل کی طرف سے انسانیت کش جارحیتوں پر آنکھیں بند کئے ہوئے ہے جس سے نہ صرف فلسطین بلکہ عالمی سطح پر وحشت ناک سرگرمیوں کو فروغ مل رہا ہے، امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور ان کے دیگر اتحادی پوری نسل آدم کے مجرم ہیں۔ لگتا ہے وقت بہت تیزی سے قریب آ رہا ہے جب یہ مجرمین اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ ہماری دلی آرزو ہے کوئی تو ایسا ہو جوان بھیڑیوں کو مقید کرے اور ظلم کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دے۔ پروفیسر سیفی نے شاید کسی ایسے ہی موقع پر کہا تھا:

ظالمو ، ڈاکوؤ ، خونیو ، قاتلو ذلتیں ہیں لکھیں ظلم کے بھاگ میں
اپنے ہاتھوں سے تم نے لگائی ہے جو خود بھی جل جاؤ گے اپنی اس آگ میں

☆☆☆

## حواشی:

(۱) صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ماذکر من درع النبی وعصاہ وسیفہ.....(ح:۳۱۱۰) کتاب فضائل اصحاب النبی باب ذکر اُصھار النبی (ح:۳۷۲۹)

(۲) انساب الاشراف، احمد بن یحیٰ البلاذری، تحقیق ڈاکٹر حمید اللہ، مطبوعہ: دار المعارف تاریخ ندارد، ص:۱۲۴/۱

(۳) الطبقات الکبریٰ، محمد بن سعد مطبوعہ دار صادر بیروت، تاریخ ندارد، ص:۲۰۰/۱۔۲۰۱

(۴) مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ابن منظور، مطبوعہ دار الفکر ۱۹۸۴ء ص:۶۷/۱۱

(۵) البدایہ والنہایہ: ابن کثیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۸ء ص:۲۸۱/۲۔۲۸۳

(۶) مختصر تاریخ دمشق ۵۲/۱۱

(۷) الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، ابن حجر، مطبوعہ دار الکتاب العربی، تاریخ ندارد، ۱۷/۲، مختصر تاریخ دمشق ۵۳/۱۱

(۸) مختصر تاریخ دمشق ۵۲/۱۱

(۹) الکامل فی التاریخ، ابن اثیر، مطبوعہ دار صادر بیروت ۱۹۷۹ء ۱۰۲/۲، تاریخ الأمم والملوک، محمد بن جریر الطبری، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ۱۹۸۸ء ابن سعد ۲۲/۱

(۱۰) تاریخ طبری ۱۲۲/۲، ابن سعد ۹۹/۸، مختصر تاریخ دمشق ۵۵/۱۱

(۱۱) سیرت ابن ہشام، مطبوعہ دار القلم بیروت، تاریخ ندارد ۳۰۹/۲۔۳۱۰

(۱۲) تاریخ یعقوبی، مطبوعہ دار صادر بیروت، تاریخ ندارد ۵۶/۲

(۱۳) المنتظم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۹۹۳ء ۲۷/۵

(۱۴) تاریخ خلیفہ بن خیاط، تحقیق ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ ۱۹۹۷ء ص:۹۸

الیاسؒ میراں پوری

# قافلۂ حریت کا سپہ سالار......شاہ اسماعیل دہلوی شہیدؒ

اس ملک کی آزادی کے لیے جو قربانیاں مسلمانوں نے پیش کی ہیں، کوئی دوسری قوم اس کی مثال دینے سے قاصر ہے۔۔لیکن افسوس ان مجاہدین اسلام کو یکسر فراموش کر کے ان کے مقابلے میں ایسے لوگوں کو پیش کیا جاتا ہے جن کا تحریک آزادی میں کوئی مثالی کردار نہیں۔ایمانیات سے عاری تاریخ دان جب تاریخ لکھنے بیٹھتا ہے تو ایسی برگزیدہ ہستیوں کا نام صفحۂ قرطاس پر لانے سے گھبراتا ہے جنہوں نے کلمۃ الحق کی ترویج واشاعت کے لیے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔

شہداءِ بالاکوٹ کا نام آتے ہی ہمارے سامنے ایک روشن اور درخشندہ تاریخ آجاتی ہے کہ مجاہد کبیر حضرت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ اپنے ہزاروں ساتھیوں کے ہمراہ کس طرح جامِ شہادت نوش کر گئے۔ہماری تاریخ میں حضرت شاہ ولی اللہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، ان جیسی نابغہ روزگار قد آور علمی شخصیت برصغیر میں تلاش کرنا ممکن نہیں۔دین اسلام کی جتنی خدمت اس مردِ حریت نے کی، تاریخ میں ان کے ہم پایہ کوئی اور شخصیت نظر نہیں آتی۔یہ حضرت شاہ ولی اللہ ہی کا کارنامہ ہے کہ آپ نے پہلی مرتبہ دنیا میں قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔شاہ ولی اللہ نے مدینہ منورہ سے دورہ حدیث مکمل کر کے ہندوستان میں حدیث پڑھانا شروع کردی۔تاریخ ہند میں آپ سے پہلے کسی نے حدیث شریف درساً نہیں پڑھائی تھی۔آپ کے چار بیٹے تھے۔جن کے اسمائے گرامی شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالغنی (رحمہم اللہ) ہیں۔شاہ اسماعیل شہید کے والد ماجد کا نام شاہ عبدالغنی ہے۔حضرت شاہ ولی اللہ کے بڑے فرزند شاہ عبدالعزیزؒ نے قرآن کریم کی تفسیر فارسی میں لکھی۔شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے قرآن کا ترجمہ فارسی سے اردو زبان میں کر کے پوری دنیا میں اپنے علمی خاندان کی دھاک بٹھادی۔

اسی عظیم انسان کے پوتے کا نام حضرت شاہ اسماعیل دہلوی ہے۔جس نے اپنے مرشد و مربی حضرت سید احمد شہید کے رفیق فکر بن کر ہندوستان سے شرک و بدعات کا خاتمہ کرنے کے لیے اپنی ناز و نعم میں پلی قیمتی جان، جہادِ فی سبیل اللہ میں قربان کردی۔شاہ اسماعیل شہید کی ولادت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ایک روایت میں آپ کی پیدائش ۱۲ر ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ مطابق ۲۹ر اپریل ۱۷۷۹ء کو اپنے ننھیال ''پھلت''، ضلع مظفر نگر دہلی (انڈیا) میں ہوئی۔والد ماجد کا نام شاہ عبدالغنی اور والدہ محترمہ کا نام فاطمہ تھا۔آپ کی والدہ مولوی علاء الدین پھلتی کی صاحبزادی تھیں۔شاہ اسماعیل شہید نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز ۶ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد سے کیا (جو ۱۶ر رجب ۱۲۰۳ھ۔۲ر اپریل ۱۷۸۹ء کو وفات

پا گئے )۔۱۶ سال کی عمر میں تمام علوم قرآن ،حدیث ،تفسیر ،فقہ تاریخ ،ادب ، ریاضی اور جغرافیہ کی استعداد حاصل کر لی ۔والد گرامی کی وفات کے وقت شاہ صاحب کی عمر صرف ۱۰ برس تھی ۔آپ کے عم مکرم شاہ عبدالقادرؒ نے آپ کی تربیت کی ۔شاہ عبدالقادر کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی ۔صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام زینب تھا۔اس کا نکاح شاہ رفیع الدین کے فرزند عبدالرحمٰن عرف مصطفیٰ سے ہوا تھا۔ان کی بھی صرف ایک بیٹی تھی، جس کا نام کلثوم تھا۔شاہ اسماعیل کا نکاح انہی سے ہوا۔اس طرح شاہ عبدالقادر کو شاہ اسماعیل سے کئی نسبتیں پیدا ہوگئیں ۔پہلی نسبت یہ تھی کہ شاہ عبدالقادر ،شاہ اسماعیل کے حقیقی عم محترم دوسری نسبت کہ شاہ اسماعیل کو اپنا بیٹا بنالیا' تیسری نسبت یہ ہوئی کہ اپنی نواسی کا نکاح شاہ اسماعیل سے کر دیا۔شاہ عبدالقادر نے اپنی زندگی میں اپنی پوری جائیداد حصص شریعہ کے مطابق اپنی صاحبزادی اور بھائیوں کے نام کردی تھی اوران کی اجازت سے ایک حصہ شاہ اسماعیل کو دے دیا تھا۔

شاہ اسماعیل شہید نے دعوتِ اصلاح و جہاد کا علم بلند کیا تو ملک کی عام کیفیت بعد کے دور سے یقیناً مختلف تھی ۔تاہم ان کی بے سروسامانی سے متفاوت نہ تھی ۔آپ اللہ کا نام لے کر اٹھے اور عزیمت و استقامت کے اعجاز سے وہ تحریک پیدا کی، جس کی شعلہ فشانی سے پچیس سال تک سکھوں اور ایک سو سال تک برطانیہ جیسی قوتِ قاہرہ کو مسلسل آتش زیر پا رکھا۔ یہ مقدس بزرگ پاک و ہند کے ایک دورافتادہ گوشے میں اپنے خونِ حیات سے مراد کے نقوش ابھارتے اور روشن مستقبل کے خط وخال سنوارتے رہے ۔آج کون اندازہ کرسکتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیسے کیسے ولولے اور جذبے موجزن تھے ۔دماغوں میں کیسے کیسے انتظامی نقشے بسے ہوئے تھے ۔جن کی حیاتِ مستعار کا ایک ایک لمحہ ادائے فرض اور رضائے حق کے لیے وقف رہا۔وہ لوگ ان کی عظمت کا اندازہ کبھی نہیں کر سکتے جو تسلیم و رضا کے صحیح مفہوم سے یکسر ناآشنا ہیں۔

شاہ اسماعیل شہید نے سید احمد شہید کی زیر قیادت ایک جیشِ حریت ترتیب دیا تا کہ ہندوستان میں موجود غیر اسلامی رسوم و رواج کا سدِ باب کیا جاسکے ۔اس وقت ہندوستان میں راجہ رنجیت سنگھ کی حکومت تھی ۔جس نے مسلمانوں کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی تھی ۔قتل و غارت گری بامِ عروج تک پہنچ چکی تھی ،مساجد کی بے حرمتی روز کا معمول بن چکا تھا، لاہور کی بادشاہی مسجد کو گھوڑوں کا اصطبل بنا کر راجہ رنجیت سنگھ نے اپنی تباہی کا پرخار راستہ خود متعین کر دیا۔ جب امیر المومنین سید احمد بریلوی کو ان سنگین حالات و واقعات کا علم ہوا تو آپ نے اعلان جہاد کر دیا۔اس وقت مسلمانوں پر افسردگی و بے چارگی طاری تھی ۔ان کے درمیان حکمرانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہنگامۂ مسابقت بپا تھا۔ یہاں تک کہ جہاد کی عزت وحرمت کے اندازہ شناس بھی بہت کم تھے ۔اکثریت اس کے نام ہی سے ہراساں و گریزاں تھی ۔سید صاحب کے اعلانِ جہاد کا مقصد و مدعا حصول آزادی اور غیر اسلامی و غیر اخلاقی رسومات کا خاتمہ تھا۔آپ درس کے لیے کسی مادی معاوضے یا دنیوی منفعت کے کبھی طلب گار نہ ہوئے ۔جب مجاہدین کی یہ جاں نثار و جانباز جماعت فتوحات حاصل کرتی چلی گئی تو راجہ رنجیت سنگھ نے بذریعہ قاصد سید صاحب کو کہلا بھیجا کہ ''سید احمد مزید پیش قدمی نہ کرو' آدھی سلطنت لے لو لیکن

آگے نہ بڑھو!'' سید احمد شہید نے شیر کی طرح للکارتے ہوئے دلیرانہ جواب دیا کہ ''راجہ رنجیت سنگھ! میں گورنری کے لیے یہاں تک نہیں آیا بلکہ میں قوم کو تیرے جور وستم سے نجات دلانے کے لیے آیا ہوں۔''

جذبہ شہادت سے سرشار یہ جماعت مجاہدین اپریل ۱۸۱۳ء کو بالاکوٹ پہنچی۔ جہاں راجہ رنجیت سنگھ کی فوجوں سے سامنا ہوگیا۔ معرکۂ حق و باطل برپا تھا۔ مجاہدین دیوانہ وار سکھوں سے نبرد آزما تھے۔ راجہ رنجیت سنگھ کی فوجوں نے شب خون مارا۔ ۲ رمئی ۱۸۳۱ء کو امیر المومنین سید احمد کو سجدہ کی حالت میں ان کی گردن کاٹ کے شہید کر دیا گیا۔ بعدازاں دست بدست لڑائی شروع ہوگئی۔ شاہ اسماعیل شمشیر بکف چار دن تک سکھوں کی فوجوں کا مقابلہ کرتے اور دشمن فوجوں کو ناکوں چنے چبواتے رہے۔ لڑائی میں ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کر دی۔ شاہ اسماعیل نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک تیری گردن نہ کاٹ دوں۔ وہ آدمی خوف زدہ ہوگیا۔ شاہ صاحب اس گستاخ رسول کے تعاقب میں تھے کہ عقب سے ایک دشمن فوجی نے تلوار کا زبردست وار کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ شاہ صاحب نے گہرے زخم کی پروا کیے بغیر برق رفتاری سے آگے بڑھ کر اپنی تلوار پوری قوت سے شاتم رسول کے سینے میں اتار دی، وہ چکرا کر گرا اور جہنم واصل ہوگیا۔ اس کے بعد شاہ صاحب اس دشمن رسول کے اوپر گرے اور شہید ہوگئے۔ یہ ۶ رمئی ۱۸۳۱ء کا دن تھا۔

## شاہ اسماعیل شہید کی تصانیف

شاہ اسماعیل شہید صرف مجاہد ہی نہیں کئی کتابوں کے مایہ ناز مصنف اور بہت بڑے عالم دین بھی تھے۔ شاہ صاحب نے مختلف موضوعات پر جو گرانقدر کتابیں لکھ کر عالم اسلام میں اپنا لوہا منوایا، ان کی فہرست درج ذیل ہے:

● ''ایضاح الحق فی احکام المیت والضریح'' (اہل علم کا بیان ہے کہ حقیقت بدعت میں ایسی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی) ● منصب امامت ● عبقات ● تقویت الایمان ● تنوالعینین فی اثبات رفع الیدین ● اصول فقہ ● منطق میں ایک رسالہ ● صراطِ مستقیم کا پہلا حصہ

علامہ اقبالؒ نے شاہ اسماعیل شہیدؒ کے بارے میں فرمایا تھا:

''ہندوستان نے صرف ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی تھے۔ اگر ان کے مرتبہ کا ایک اور مولوی ہندوستان میں پیدا ہو جاتا تو ہندوستان کے مسلمان ایسی ذلت کی زندگی نہ گزارتے۔''

آغا شورش کاشمیریؒ نے جب بالاکوٹ میں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے مزاروں پر حاضری دی تو یہ شعر بے اختیار ان کا وردِ زبان ہوگیا:

ہم گناہ گاروں پہ بالاکوٹ کا یہ قرض ہے
شرک کی بنیاد ڈھا دینا ہمارا فرض ہے

مولانا محمد مغیرہ
(خطیب مسجد احرار، چناب نگر)

# مرزا قادیانی

## انگریزوں کا وفادار، سچا خیر خواہ اور خود کاشتہ پودا

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب اور قادیانیت کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قادیانیت کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ ایک سیاسی تحریک ہے، جس کی پشت پناہی بلکہ سرپرستی حکومت برطانیہ کرتی رہی ہے اور کرتی چلی آ رہی ہے۔ قادیانیت کا تعلق دین و مذہب سے تھا، نہ ہی اب ہے۔ البتہ ظاہراً مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور مذہب سے تعلق دکھا کر مذہبی عنوانات پر بحث وتمحیص کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں میں دین بے زاری اور مذہب بے زاری پیدا کی جائے، کیونکہ دین و مذہب ہی ہے جس نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کا دشمن ہونا بتایا ہے اور یہ بات حتمی ہے کہ جس مسلمان کا جتنا ہی دین و مذہب سے لگاؤ ہوگا اتنا ہی یہود و نصاریٰ سے وہ متنفر ہوگا۔ اسی مذہبی لگاؤ کو کمزور کرنے کی غرض سے قادیانیت دن رات اس کوشش میں ہے کہ مسلمانوں کا مذہبی تعلق کمزور ہو کہ ان کے آقا و ماویٰ و ملجا برطانیہ کی نفرت مسلمان کے دل سے نکلے۔

یہ صرف لفاظی ہی نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہے مرزا قادیانی کی طرف سے جہاد کے حرام ہونے پر فتویٰ اور حکومت برطانیہ کی اطاعت کو اسلام کا حصہ بتانے سے لے کر ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کے پاکستانی ایٹمی راز فاش کرنے اور اب تک کے قادیانی عزائم اس پر روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ مزید قارئین کی تسلی کے لئے مرزا قادیانی کی اپنی کچھ تحریروں کا انتخاب پیش خدمت ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ان تحریروں کا لفظ لفظ ہمارے اس مؤقف کی تائید کرتا نظر آئے گا کہ مرزا قادیانی حکومتِ برطانیہ کا پروردہ اور اس کے مفادات کی خاطر تگ ودو کرتا نظر آئے گا۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ مجدّد ہو یا مہدویّت ومسیحیّت یا نبوت ورسالت اس کا مقصد صرف اور صرف حکومت برطانیہ کا مفاد ہے اور کچھ نہیں۔ تو لیجئے پڑھیئے ہم قادیانی عبارتوں کو من وعن باحوالہ بغیر تبصرہ پیش کر رہے ہیں۔ ان پر تبصرہ کی ضرورت ہی نہیں کہ تحریروں کا ہر جملہ اپنے مفہوم ومطلب میں واضح ہے۔

(۱) ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعتِ

گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنادیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظّمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں نہ سلطان روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ میں' پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں اور اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں ان کو سخت نادان اور بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔'' (روحانی خزائن' جلد ۱۵ ص ۱۵۵۔۱۵۶)

(۲) ''لیکن کسی عادل گورنمنٹ کے سایہ معدلت کے نیچے رہ کر جیسا کہ ہماری ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کی سلطنت ہے پھر اس کی نسبت بغاوت کا قصد رکھنا اس کا نام جہاد نہیں ہے اور یہ کہ ایک نہایت وحشیانہ اور جہالت سے بھرا ہوا خیال ہے۔ جس گورنمنٹ کے ذریعہ آزادی سے زندگی بسر ہو اور پورے طور پر امن حاصل ہو اور فرائض مذہبی کما حقہ ادا کرسکیں' اس کی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے نہ جہاد' اسی لئے ۱۸۵۷ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسند نہیں کیا اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنی محسن اور مربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی' جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گزاری کی جائے۔ سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ان میں تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمانان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کیونکر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض مذہبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے یہ کتابیں ہزارہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزارہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔'' (روحانی خزائن' جلد ۱۲ ص ۲۶۳۔۲۶۴)

(۳) ''جہاں تک میرے علم میں ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ آج تک تیس ہزار کے قریب متفرق مقامات پنجاب اور ہندوستان کے لوگ اس فرقہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کے بدعات اور شرک سے بیزار ہیں اور دل میں یہ فیصلہ بھی کر لیتے ہیں کہ ہم اپنی گورنمنٹ برطانیہ سے منافقانہ زندگی کرنا نہیں چاہتے اور صلح کاری اور بردباری کی فطرت رکھتے ہیں۔''

(خزائن' جلد ۱۵ ص ۵۲۶)

(۴) ''چودھویں صدی کے سر پر مجھے مامور کرنا اسی حکمت کے لئے تھا تا اسرائیلی مسیح اور محمدی مسیح۔ اس فاصلہ کے

روسے جوان میں اوران کے مورث اعلیٰ میں ہے باہم مشابہ ہوں اور مجھے خدا نے قریش میں سے بھی پیدا نہیں کیا تا پہلے مسیح سے یہ مشابہت بھی حاصل ہو جائے کیونکہ وہ بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں اور تلوار کے ساتھ بھی ظاہر نہیں ہوا اور میری بادشاہت آسمانی ہے اور یہ بھی اس لئے ہوا کہ تا وہ مشابہت قائم رہے اور میں انگریزی سلطنت کے ماتحت مبعوث کیا گیا۔'' (خزائن، جلد۱۵ص۵۲۴)

۵)''اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی، اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔''

(خزائن، جلد۸ص۴۵)

(۶)''التماس ہے کہ سرکار دولت مدار، ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ ہو جائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔'' (خزائن، جلد۱۳ص۳۵۰)

(۷)''اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔'' (خزائن، جلد۱۳ص۱۰)

(۸)''پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں۔ ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت مؤثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اس امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں، جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہا روپیہ خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔'' (خزائن، جلد۱۳ص۷۔۸)

(۹)''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔'' (خزائن، جلد۶ص۳۸۰)

(ادارہ)

# اخبارالاحرار

## مجلس احرار اسلام پاک و ہند کی سرگرمیاں

---

● ملک کی بد قسمتی ہے کہ صرف فوج کے محکمہ میں ہی فوج نہیں، باقی تمام محکموں میں فوج ہی فوج ہے

### دفتر احرار لاہور میں ''شہدائے ختم نبوت کانفرنس'' سے سید عطاء المہیمن بخاری، جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ نوابزادہ منصور احمد خان اور دیگر مقررین کا خطاب

لاہور (۷/اپریل) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ قادیانی اپنے تنسیخ جہاد کے عقیدے کے مطابق عالمی سامراج کے مقاصد کی تکمیل کر رہے ہیں۔حکومت کی قادیانیت نوازی ملکی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہے۔عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور ملکی سلامتی لازم وملزوم ہیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام سالانہ ''شہدائے ختم نبوت'' سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔کانفرنس کی صدارت سابق صدر جناب محمد رفیق تارڑ نے کی۔

سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ حکمرانوں نے اقوام عالم کے شانہ بشانہ چلنے کے شوق میں ملک کی نظریاتی اساس اور شناخت بھی ختم کر دی ہے۔مسئلہ کشمیر اور ایٹمی پروگرام سب کچھ رول بیک ہو رہا ہے۔ایل ایف او کے ذریعے ارکانِ اسمبلی کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے گئے ہیں۔رہی سہی کسر نیشنل سیکورٹی کونسل نے پوری کر دی ہے۔وزیراعظم اور ان کی کابینہ صدر کے روبوٹ ہیں۔حکومت فرد واحد کے گرد گھوم رہی ہے۔عالمی سامراج، قادیانیوں اور آغاخانیوں کے ذریعے پاکستان پر اپنا مکمل تسلط چاہتا ہے۔مجلس عمل تنہا حکومتی محاذ پر مقابلہ کرنے کی بجائے تمام دینی قیادت کا کنونشن بلا کر ان کو اعتماد میں لے اور سب کو ساتھ لے کر چلے۔علماء اگر اسمبلیوں میں موثر کردار ادا نہیں کر سکتے تو استعفےٰ دے کر عوام میں آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ شہدائے ختم نبوت کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔قادیانیوں اور آغاخانیوں کی ملکی سلامتی کے خلاف سازشیں کامیاب نہیں ہوں گی۔

جسٹس ریٹائرڈ جناب محمد رفیق تارڑ نے اپنے خطاب میں کہا عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے میری جان آج بھی حاضر ہے۔قادیانی دہشت گرد ہیں۔مجھ پر انہوں نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سب سے بڑے مجاہدِ

ختم نبوت تھے۔انہوں نے شہدائے ختم نبوت میں جذبۂ شہادت پھونکا۔رفیق تارڑ نے کہا کہ ملک میں اسلام کو روکنے اور بے دینی کو فروغ دینے کا سودا ہو چکا ہے۔ہر ادارہ تباہ کر دیا گیا ہے۔نیشنل سیکورٹی کونسل کا معاملہ ایسے ہی ہے جیسے ڈاکو بینک والوں سے کہیں کہ ہمیں انتظامیہ میں شامل کر لیں۔ملک کی بدقسمتی ہے کہ صرف فوج کے محکمہ میں ہی فوج نہیں، باقی تمام محکموں میں فوج ہی فوج ہے۔استاد دامن نے کہا تھا:

پاکستان وچ موجاں ای موجاں
جدھر ویکھوں فوجاں ای فوجاں

اے آر ڈی کے رہنما نوابزدہ منصور احمد خان نے کہا کہ حکومت کی اپنی کوئی خارجہ پالیسی نہیں۔موجودہ آمر ساڑھے چار سال سے امریکن ایجنڈے کی تکمیل میں مصروف ہیں۔حکمران بانیٔ پاکستان کے واضح خیالات کے برعکس اب اسرائیل سے بھی تعلقات کے خواہش مند ہیں۔موجودہ حکمران برسر اقتدار رہے تو پاکستان کی شہ رگ کشمیر کٹ جائے گی۔محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر ایف بی آئی اور سی آئی اے کے نرغے میں ہیں۔وہ جب سے زیر حراست ہیں، انہوں نے سورج نہیں دیکھا۔

کانفرنس سے چودھری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، مولانا سیف الدین سیف، مولانا محبّ النبی، سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد یوسف احرار، مولانا خلیل الرحمٰن حقانی، راؤ عبدالنعیم نعمانی، مفتی سید عاشق حسین اور علامہ ممتاز اعوان نے بھی خطاب کیا۔

## کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

۱) نصابی کتب سے قرآنی آیات کے اخراج، کلمہ طیبہ کی تحریف، رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کی سیرت کو مسخ کر کے پیش کرنے کی شدید مذمت کی جاتی ہے۔پاکستان کے نصابِ تعلیم کو قرآن وسنت اور قومی غیرت وحمیت کا ترجمان بنایا جائے اور اس حوالے سے غیر ملکی ایجنڈے کے تحت کئے جانے والے تمام شرمناک اقدامات واپس لیے جائیں۔

۲) تعلیمی بورڈز کو ''آغا خان فاؤنڈیشن'' کے سپرد یا الحاق کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

۳) قادیانیوں کی طرف سے سرگودھا، ملتان، شیخوپورہ اور فیصل آباد میں نئے مراکز کے قیام کا اعلان حکومتی سرپرستی کے بغیر ممکن نہیں۔حکومت قادیانیوں کی سرپرستی بند کرے اور قانون امتناع قادیانیت کے نفاذ کو موثر اور قابل عمل بنائے۔

۴) گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین لاہور کینٹ کی قادیانی پرنسپل آصفہ عزیز اور گورنمنٹ کوئین میری کالج کی قادیانی پرنسپل ڈاکٹر نسرین کو فی الفور برطرف کر کے ان کی بدعنوانیوں اور قادیانیت کی تبلیغ کے حوالے سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔

۵) حکومت غیر ملکی دباؤ میں آ کر اپنے ہی شہریوں کو مار رہی ہے۔ایسے اقدام سے علیحدگی کے رجحانات اور علاقائی تعصّبات کو تقویت ملے گی۔محبِّ وطن قبائلیوں کے خلاف ہونے والا وانا آپریشن بند کیا جائے۔

۶) پاکستان کو تعلیمی، سماجی اور سیاسی لحاظ سے سیکولر سٹیٹ بنانے کا غیر آئینی عمل بند کیا جائے۔

۷) متحدہ مجلس عمل سیاسی حالات کے پیش نظر ملک کی تمام دینی جماعتوں کا مشترکہ کنونش بلائے۔

۸) موجودہ سیاسی و معاشی بحران میں قادیانی کلیدی کردار ادا کررہے ہیں۔حکومت اعلیٰ عہدوں پر براجمان قادیانیوں کو فوراً برطرف کرے۔

۹) این جی اوز عوامی فلاح و بہبود کی بجائے ملک کی نظریاتی اساس کو تباہ کررہی ہیں۔حکومت ان کا بجٹ آڈٹ کرے اور غیر نصابی سرگرمیوں میں ملوث تمام این جی اوز پر پابندی عائد کرے۔

۱۰) حدود آرڈی نینس کا خاتمہ امریکی و برطانوی ایجنڈہ ہے۔آرڈی نینس کی اصل روح کو ختم کرنے کی بجائے اس کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

## قادیانی خاندان کے قبول اسلام پر مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کی مبارک باد

اوکاڑہ (۷راپریل) مجلس احرارِ اسلام اوکاڑہ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس چودھری خالد محمود (نائب صدر) کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں شیخ نسیم الصباح، شیخ مظہر سعید، محمد الیاس ڈوگر اور دیگر ارکان نے شرکت کی۔شرکاءِ اجلاس نے خوشی محمد اور ان کے اہل خانہ کو قبول اسلام پر مبارک باد پیش کی اور ان کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین حق پر استقامت اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور انہیں جملہ شرور وفتن سے محفوظ رکھے، (آمین)۔

ورکنگ کمیٹی نے ایک قرار داد کے ذریعے پاکستان میں دینی مدارس کے خلاف حکومتی عزائم اور اقدامات کی شدید مذمت کی۔قرارداد میں کہا گیا ہے کہ حکومت دینی مدارس کے خلاف جو کچھ کررہی ہے وہ امریکی و برطانوی ایجنڈہ ہے حکومت مسلمانوں کے خلاف غیر ملکی سازشوں کا حصہ بننے کے بجائے پاکستان کے آئین وقانون کی بالادستی کے لئے مثبت کردار ادا کرے۔

- **حکمران وہ کام کررہے ہیں جو مرزا قادیانی، انگریز کے بل بوتے پر نہ کرسکا**

ٖبا سر

- **جنرل پرویز پوری دنیا میں مسلمانوں کو ذلیل ورسوا کرنے پر تلے ہوئے ہیں**

نصیا

## جامع مسجد چیچہ وطنی میں سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' سے سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا زاہد الراشدی، حافظ محمد ادریس، مولانا عبداللہ گورداسپوری، حکیم محمود احمد ظفر اور دیگر مقررین کا خطاب

چیچہ وطنی (۹راپریل) مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں، سالانہ

''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'، جامع مسجد چیچہ وطنی میں منعقد ہوئی۔ مقررین نے خبردار کیا کہ حکومت اپنی اسلام دشمن پالیسیوں اور اقدامات کو بلا تاخیر واپس لے' ورنہ ہم کھلی جنگ کا اعلان کرتے ہیں۔ شہدائے ختم نبوت کے خون سے وفاداری کرتے ہوئے فتنۂ ارتداد قادیانیت کا تعاقب وتدراک جاری رکھیں گے اور ریاستی جبر وتشدد کی پروانہ کرتے ہوئے' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جانیں قربان کردیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے فرزند صاحبزادہ عزیز احمد کی زیر صدارت منعقدہ کانفرنس کی آخری نشست سے قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری ،انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سیکرٹری جنرل مولانا منظور احمد چنیوٹی ،متحدہ مجلس عمل پنجاب کے صدر حافظ محمد ادریس ،مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد ،سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ، دیگر احرار رہنماؤں سید محمد کفیل بخاری ، ،قاری محمد یوسف احرار ،مولانا عبدالنعیم نعمانی، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر ،مولانا محمد مغیرہ اور قاری شبیر احمد عثمانی کے علاوہ ممتاز صحافی سیف اللہ خالد، جماعت اہل سنت کے ڈاکٹر محمد سعید اسحاق، حافظ محمد اکرم، حافظ مسعود الحسن سمیت دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔

امیر احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ ہم موت تو قبول کرلیں گے لیکن اس عقیدہ سے دستبردار نہیں ہوسکتے کہ اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ ہے۔ جنرل پرویز پوری دنیا میں مسلمانوں کو ذلیل ورسوا کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اہل حق کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی کی طرح جو بھی منصبِ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی کوشش کرے گا' مرتد قرار دیا جائے گا اور جو کفر وارتداد پروری کرے گا' اس کا بھی انجام برا ہوگا اور وہ انہی میں شمار ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف اگر صاحب ایمان ہیں تو امریکی دباؤ کی بجائے اللہ سے ڈریں۔ انہوں نے کہا کہ دینی قوتوں کے مل جل کر کردار ادا کرنے کا وقت آگیا ہے تاکہ حکومت کے دین دشمن ،امریکہ نواز اور قادیانیت نواز اقدامات کے سامنے بند باندھا جاسکے۔ انہوں نے اساتذہ اور طلبا کو زور دے کر کہا کہ وہ صحابہ کرامؓ کی توہین والے نصاب کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسجدوں ،مدرسوں ،سکولوں ،کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ایک ہی آواز آنی چاہیے کہ نصابِ تعلیم میں حالیہ تبدیلیاں ہمیں منظور نہیں۔ جن سورتوں کو نکالنے کے پروگرام پر عمل ہو رہا ہے' ان کی تلاوت کی جائے' ان سورتوں کے مسجدوں اور گھروں میں درس شروع کیے جائیں۔ انہوں نے سب مسلمانوں سے اپیل کی کہ سورت توبہ اتنی پڑھی جائے کہ حکمران توبہ کر اٹھیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ وقت کے سب سے بڑے فرعون دہشت گردی کے سرغنہ امریکہ اور بش کی سازشوں سے بچنے کے لیے عالم اسلام کو اکٹھے ہو جانا چاہیے۔ اس وقت دنیا میں امریکہ سے بڑا مسلمانوں کا کوئی دشمن نہیں لیکن پاکستانی وزیراعظم بش کی کامیابی کے لیے دعا کررہے ہیں۔ مشرف جیسا امریکہ کا تابعدار ہم نے پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔ امریکی فرمانبرداری کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کا دین ضرور غالب ہوکر رہے گا۔ خود

امریکہ میں بیداری کی لہر زور پکڑ رہی ہے۔ گزشتہ سال امریکہ میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب قرآن پاک ہے ،جس کا انگریزی ترجمہ ریکارڈ فروخت ہوا ہے۔ قادیانی قانوناً تبلیغ نہیں کرسکتے۔ اس کے باوجود قادیانیوں کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیاں جاری ہیں اور دن بدن ان میں اضافہ ہورہا ہے۔ حکومت امتناع قادیانیت پر عمل درآمد کرائے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ اس وقت ملک تعلیمی فکری اور نظریاتی لحاظ سے بحران کا شکار ہے۔ نصاب تعلیم میں تبدیلی کسی صورت قبول نہیں۔ مغربی استعمار امریکہ اور اس کے حاشیہ بردار یاد رکھیں کہ یہ لڑائی ڈیڑھ سو سال پہلے شروع ہوئی جب انگریزوں نے ہمارا نصاب ختم کردیا۔ ۱۸۵۷ء سے پہلے سکولوں اور سرکاری اداروں میں قرآن اور تاریخ اسلام پڑھائی جاتی تھی۔ علماء کو قتل اور مدارس کو تباہ کیا گیا۔ اس کے باوجود انگریزوں کا وار کامیاب نہ ہوسکا۔ تمام مدارس زیرو پوائنٹ سے شروع ہوئے اور لاکھوں طلباء اور مدارس قرآن کا اعجاز ہے۔ قرآن وسنت کی تعلیم کے بغیر حکمرانوں کو آخر کونسی نسل مطلوب ہے ۔ دین کی نئی اور خود ساختہ تشریح اصل دین سے ہٹانے کی خطرناک سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نے جعلی نبوت کے نام پر کفر وارتداد کا نیا ایڈیشن پیش کیا تھا۔ موجودہ حکمران بھی مرزا قادیانی والا کھیل کھیل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سفیر اور آغا خان فاؤنڈیشن میں معاہدہ ہوا ہے کہ پاکستان کے سکولوں کالجوں کے نصاب کو عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کام کیا جائے۔ عالمی ایجنڈے کے مطابق کفر وگمراہی کو ہمارے نصاب اور عقیدے میں شامل کیا جارہا ہے۔ پچھلے پچاس سالوں سے بیوروکریسی کے ذریعے قادیانیت کو مسلط کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہم نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کو بھی تسلیم نہیں کیا۔ آغا خانیوں کے ذریعے کفریہ عقائد کو نصابِ تعلیم کا حصہ بنانے کے خلاف حکومت سے کھلی جنگ کا وقت آگیا ہے۔

حافظ محمد ادریس نے کہا مجلس احرار اسلام کے سوا کسی کی غلامی قبول نہ کرنے والوں کی جماعت ہے۔ دشمن، دینی جماعتوں کے خلاف اختلاف پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اتحاد اور جہاد وقت کی پکار ہے۔ مرزا قادیانی نے جہاد کا انکار کیا، اس کے بعد پہلی مرتبہ پرویز مشرف نے جہاد پر عملاً پابندی لگائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء، اساتذہ، والدین اور دینی جماعتیں فیصلہ کرلیں کہ ان کتابوں کو پھاڑ دیں گے۔ انہوں نے کہا امریکہ بھی اسلام کی روشنی سے منور ہوکر رہے گا یا تباہ ہوجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو حکمران اسلامی تاریخ سے ہمارا رشتہ کاٹنے کی کوشش کرے گا، اس کے خلاف جہاد فرض ہے۔ اس لیے اللہ کے دین ،قرآن، ختم نبوت اور جہاد کے تحفظ کے لیے ہم جان دے دیں گے، پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ حکمران وہ کام کررہے ہیں مرزا قادیانی انگریز کے بل بوتے پر نہ کرسکا۔ پہلے بھی کئی حکمران عبرت کا نشان بن گئے۔ علماء کو کشتیوں میں بٹھا کر غرق کرنے والے حکمران کو وطن کی مٹی بھی نصیب نہ ہوئی۔ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری نے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف کام کرنے والی جماعت، مجلس احرار کا شاندار ماضی امت مسلمہ کا تاریخی ورثہ ہے۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ موجودہ حکمران جہاد کے تصور کو تبدیل کرکے اسے کرکٹ، ثقافت اور تجارت کے ''جہادِ

اکبر'' کی طرف موڑنے کی کوشش کررہے ہیں۔

مجاہدین ختم نبوت اور سرفروشان احرار کے عظیم الشان اجتماع کی پہلی دو نشستیں شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد اور قاری عبدالجلیل کی زیرِ صدارت منعقد ہوئیں۔جن سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا شہدائے ختم نبوت کا مقدس خون ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ قادیانیوں اور دین دشمنوں کی سازشوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے باوجود ارتداد کی شرعی سزا نافذ نہ کرنا آئین اور اسلام سے انحراف کے مترادف ہے۔نظامِ تعلیم کو آغاخانیوں کے سپرد کرنے،نصابِ تعلیم سے اسلامی عقائد وتاریخ نکالنے جیسے فیصلوں کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی جائے گی۔

ممتاز محقق مولانا حکیم محمود احمد ظفر نے کہا کہ اسلام کی سربلندی کے لیے ضروری ہے کہ تمام مکاتب فکر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوجائیں اور قادیانیوں اور قادیانی نواز حکمرانوں کی سازشوں سے قوم کو بچالیں۔انہوں نے کہا کہ نصاب تعلیم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم،قرآنی آیات اور دینی تعلیمات کو نکالنے والے کان کھول کر سن لیں کہ یہ سودا ان کو بہت مہنگا پڑے گا۔

کالعدم ملت اسلامیہ کے رہنما مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی نے کہا کہ قادیانی فتنہ برطانوی سامراج کا لگایا ہوا پودا ہے ۔جن کی آبیاری امریکہ اور یورپ کررہا ہے۔ہمارے حکمران عقیدۂ ختم نبوت کے غداروں کو نواز کر ملک وملت اور اسلام سے غداری کے مرتکب ہورہے ہیں۔سرکاری یا غیرسرکاری طور پر یا این جی اوز کے روپ میں دین کی قدر مشترک ختم نبوت پر نقب لگانے والوں کا تعاقب ہر حال میں جاری رکھیں گے۔انہوں نے کہا کہ اکابر احرار طویل جدوجہد کر کے تحریک تحفظ ختم نبوت نہ چلاتے اور دس ہزار عاشقانِ ختم نبوت جان کی قربانی نہ دیتے تو پاکستان قادیانی اسٹیٹ بن چکا ہوتا۔

عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ جنرل مشرف قادیانیوں اور دین دشمنوں کے نرغے میں ہیں۔یہ وقت ہے کہ قوم میں بیداری پیدا کی جائے اور وقت کے فرعون ونمرود کے سامنے کلمۂ حق کہنے کا فریضہ ادا کیا جائے۔انہوں نے کہا عالمی کفر جبر وتشدد کے ذریعے اہل حق کا کب تک راستہ روکیں گے؟ حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کی طرز پر قوم کو متحد کر کے امریکی ایجنڈے کا سدباب کیا جائے۔

## قراردادیں

۱) حکومت' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور امتناع قادیانیت ایکٹ پر عملدرآمد کی صورت حال کو بہتر بنائے۔

۲) یہ اجتماع ملکی میڈیا سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کے پراپیگنڈے کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے ذرائع ابلاغ کو بھرپور انداز میں استعمال کرے۔

۳) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کی بجائے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دینی تعلیم کا نصاب

متعارف کرایا جائے۔

۴) یہ اجتماع آغا خانیوں کو تعلیمی بورڈز کا انتظام سونپنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنا فیصلہ واپس لے۔

۵) یہ اجتماع نصابِ تعلیم سے قرآنی اور جہادی آیات نکالنے اور صحابہ کرامؓ کے خلاف توہین آمیز مواد شامل کرنے کے فیصلے کو مسترد کرنے کا اعلان کرتا ہے۔

۶) یہ اجتماع اسلامی نظریاتی کونسل کی آزادانہ اور خود مختار حیثیت ختم کرنے کے فیصلے پر انتہائی غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے، حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کونسل کی آئینی اور قانونی حیثیت بحال کی جائے اور اس کو غیر مؤثر بنانے سے گریز کیا جائے۔

۷) یہ اجتماع امریکی دباؤ پر ہونے والے وانا آپریشن کو ملکی سلامتی کے خلاف خطرناک سازش قرار دیتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ یہ فوج اور عوام کو لڑانے کی کسی سازش کا حصہ ہے۔

## ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کی جھلکیاں

☆ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کی تمام کارروائی انٹرنیٹ پر نشر کی گئی، جسے پوری دنیا میں سنا گیا۔

☆ چیچہ وطنی میں سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کے موقع پر پنڈال کے اندر اور باہر آویزاں بینروں پر مختلف نعرے اور مطالبات درج تھے:

● اسلام کفریہ نظاموں کے سہاروں کا محتاج نہیں ● نفاذِ اسلام کے صرف دو راستے: تبلیغ اور جہاد ● اسلام کے سوا تمام نظام باطل اور کفر ہیں ● قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے ● ہمارا راستہ...... جہاد کا راستہ

☆ پنڈال کے باہر دینی کتابوں اور علماء کی کیسٹوں کے متعدد سٹالوں پر عوام کا رش رہا۔

☆ آنے والے مہمانوں کے لیے پنڈال کے استقبالیہ کاؤنٹر پر مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لیے چاق و چوبند کارکن موجود تھے۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (۱۶/اپریل) ۹/اپریل کو چیچہ وطنی میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ''ختم نبوت کانفرنس'' کو کامیاب کرنے کے لیے محنت کرنے والے ارکان و معاونین کا ایک اجلاس رضوان الدین صدیقی کی زیر صدارت ''احرار لائبریری ہال'' میں منعقد ہوا۔ کانفرنس کے نگران عبداللطیف خالد چیمہ نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد پیش کی۔ اس موقع پر کانفرنس میں رہ جانے والی خامیوں اور نقائص کی نشاندہی کے حوالے سے انتہائی مفید گفتگو ہوئی۔ عبداللطیف خالد چیمہ اور رضوان الدین صدیقی کے علاوہ مولانا منظور احمد، میر کاشف رضا، حاجی عیش محمد رضوان، بھائی محمد رشید چیمہ، حافظ محمد شریف، بھائی محمد سعید، قاری محمد قاسم، محمد آصف چیمہ، حکیم محمد قاسم، شیخ تنویر احمد، سعید اختر، محمد عثمان صدیقی، میر محمد رمیض، ڈاکٹر محمد فیاض، سردار محمد نسیم ڈوگر، حافظ حبیب اللہ رشیدی، محمد رمضان جلوی، چودھری محمد سلیم ایڈووکیٹ سمیت دیگر ساتھیوں نے کانفرنس کا تنقیدی جائزہ لیا اور پیش آنے والی مشکلات واحوال پر

تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔

## نصابِ تعلیم میں تبدیلیوں کے خلاف متحدہ طلباء محاذ (چیچہ وطنی) کا احتجاجی مظاہرہ

چیچہ وطنی (۱۵/اپریل) نصابِ تعلیم میں مبینہ تبدیلیوں کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کے مطالبے اور نظام تعلیم کو آغا خان فاؤنڈیشن کے سپرد کرنے جیسے فیصلوں کے خلاف متحدہ طلباء محاذ کے زیر اہتمام چیچہ وطنی کے تعلیمی اداروں کے طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ تفصیلات کے مطابق گورنمنٹ کالج، ایم سی ہائی سکول، رائے نیاز ہائی سکول اور دینی مدارس کے طلباء نے حکومت کی اسلام دشمن اور امریکہ نواز پالیسیوں کے خلاف صبح دس بجے گورنمنٹ کالج سے جلوس نکالا۔ جلوس کی قیادت ایم ایس ایف کے ملک شاہد، اسلامی جمعیت طلبہ کے محمد یاسر، تحریک طلباء اسلام کے محمد عثمان صدیقی، ختم نبوت سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے محمد رمیض، اسلامک سٹوڈنٹس موومنٹ کے حیدر عثمان اور طالب علم رہنما علی عمران، محمد اسامہ، مجاہد گجر اور رانا امتیاز کر رہے تھے۔ جلوس کے شرکاء نے بڑے بڑے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر ’’محکمہ تعلیم میں آغا خان فاؤنڈیشن کی مداخلت بند کی جائے، نیا نصاب نامنظور، صحابہ کرامؓ کی مذہبی و قانونی حیثیت اور مقام کے مطابق شامل نصاب کیا جائے، نصابِ تعلیم میں شرمناک تبدیلیوں کے ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے‘‘ جیسی تحریریں درج تھیں۔

شرکاء جلوس حکومت، وفاقی وزیر تعلیم، امریکہ اور قادیانیوں کے خلاف سخت نعرے بازی کرتے ہوئے کالج روڈ، اوکانوالہ روڈ سے ہوتے ہوئے مین بازار کے راستے انتہائی پرامن طور پر ’’شہدائے ختم نبوت چوک‘‘ پہنچے تو جلوس بہت بڑے جلسۂ عام کی شکل اختیار کر گیا۔ جہاں مجلس احرار اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، تاجر رہنما حاجی حبیب الرحمٰن بھلر اور طالب علم رہنما حیدر عثمان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمران امت مسلمہ کے مفادات و عقائد سے صریحاً غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں اور قادیانیوں، آغا خانیوں سمیت اسلام دشمن لابیوں کو سرکاری وسائل سے سپانسر کیا جا رہا ہے۔ مقررین نے کہا کہ ان حالات میں طلباء برادری کا سڑکوں پر آنا نیک شگون ہے۔ ہمارا مستقبل ہمارے عزیز طلباء ہیں۔ جن کے نصابِ تعلیم میں گمراہی کا رنگ بھرا جا رہا ہے اور نظامِ تعلیم کو باقاعدہ آغا خانیوں کے سپرد کر کے ملک کے اساسی نظریے کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ مقررین نے کہا کہ نصاب تعلیم سے قرآنی آیات کے اخراج اور صحابہ دشمنی پر مبنی مواد شامل کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں نہ دی گئیں تو حکمران خود عبرت کا نشان بن جائیں گے۔ طلباء لیڈروں نے کہا کہ حکومت جن اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے، اس کا مقابلہ کرنے کے لیے طلباء دینی و سیاسی قیادت کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ مرکزی مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا منظور احمد کی دعا پر جلوس پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔

قبل ازیں اسلامک سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیر اہتمام ۱۰/اپریل کو ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں تعلیمی نصاب کے حوالے سے حالیہ تبدیلیوں کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔ مظاہرے کے اختتام پر شیخ عبدالغنی مجلس احرار اسلام کے حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، محمد عثمان حیدر اور محمد عرفان جھنگوی نے خطاب کیا۔

## جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ میں منعقدہ ''امیر شریعتؒ کانفرنس'' میں امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا خطاب

خالق آباد (۱۹/اپریل) جامعہ ابوھریرہؓ خالق آباد نوشہرہ میں ۱۹/اپریل ۲۰۰۴ء کو ''امیر شریعت کانفرنس'' کا انعقاد ہوا۔ جس میں مجلس احرار اسلام کے امیر ابن امیر شریعت، حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے بطور خاص شرکت فرمائی۔ وہ پشاور سے واپسی پر یہاں تشریف لائے۔ جامعہ تشریف آوری پر اساتذہ، طلبہ اور عوام کے ایک جم غفیر نے دورویہ قطار میں کھڑے ہو کر امیر شریعت زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد اور اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے معزز مہمان خصوصی کا والہانہ استقبال کیا۔ مہمان خانہ میں رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے مہمانانِ گرامی سے ملاقات کی۔ کتب خانہ کے وسیع ہال میں ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔

کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ۲ بجے بعد ظہر ہوا۔ جامعہ ابو ہریرہؓ کے بانی و مہتمم مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے اپنی عقیدت و محبت اور روحانی نسبت و تعلق کے حوالہ سے ابن امیر شریعت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، کی تشریف آوری کو اپنے لئے اور جامعہ کے لیے عظیم سعادت اور خوش بختی قرار دیا اور اضیاف مکرم کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔

حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری مدظلہ نے اپنے خطاب میں مولانا عبدالقیوم حقانی کی پرخلوص دعوت پر شکریہ ادا کیا اور شرکاء کی محبتوں پر اظہار مسرت فرماتے رہے۔ انہوں نے ملکی و عالمی حالات، مسلم دنیا کو درپیش خطرات اور عالمی کفر کے جارحانہ عزائم پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اکابر نے ایک طویل جدوجہد اور بھرپور ولازوال قربانیوں سے اس سرزمین کو انگریز کے ناپاک وجود سے آزاد کرایا تھا۔ آج امتِ مسلمہ کے افتراق و انتشار اور حکمرانوں کی بے حسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکہ اور اس کے اتحادی اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ کی عملی شکل میں عالم اسلام کے گرد گھیرا تنگ کر چکے ہیں۔ اس خطہ میں پاکستان کو ہڑپ کرنے کیلئے پر تول رہے ہیں اور ساٹھ سال کے بعد اپنی شکست و ناکامی کا بدلہ لینے کیلئے بڑھ رہے ہیں، انگریز کے دام فریب کا شکار ہونے والے حکمران ان کے اشارہ ابرو پر اپنے ہم وطنوں کو ذبح کر کے اپنے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی سعی لاحاصل میں اپنے رب کی ناراضی اور غضب کو دعوت دینے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی جتنی توہین اور شان رسالت ﷺ، شان صحابہؓ اور اکابر کی ذات پر جو حملے موجودہ حکومت نے کیئے، پاکستان کی ۵۷ سالہ تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی اور بدقسمتی سے موجودہ اسمبلی میں علماء کی بھاری تعداد بھی موجود ہے۔ علماء سے مخلصانہ اپیل ہے کہ اگر حکمرانوں کی اسلام دشمنی کو لگام نہیں دے سکتے، عالم کفر کی اسلام دشمن کارروائیوں میں اپنے حکمرانوں کی کھلم کھلا حمایت کا راستہ نہیں روک سکتے اور اسلام کا عملی نفاذ ممکن نہیں رہا تو

اسمبلیوں کو چھوڑ کر عوام کی صفوں میں واپس آجاؤ۔ ہمارے اکابر نے عزت ووقار اسمبلیوں سے نہیں عملی جدوجہد اور قربانیوں سے حاصل کیا تھا۔

مسلمانوں کیلئے کسی قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا قانون تو چودہ سو سال پہلے سے بن چکا ہے، اس قانون کے عملی نفاذ کی ضرورت ہے اس قانون میں امن ہے، انصاف ہے، حق رسی ہے غریب پروری ہے، ظالم کی مخالفت اور مظلوم کی حمایت ہے۔ اللہ کریم اس ملک کو صحیح معنوں میں اسلام کا عملی نمونہ بنادے۔ دیگر مقررین میں شیخ الحدیث مولانا انوار الحق، شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدظلہ، حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی، مولانا حامد الحق حقانی ایم این اے، مولانا محمد اورنگزیب اعوان اور دیگر علماء شامل تھے۔ آخر میں جامعہ ابوہریرہؓ کے سہ ماہی امتحانات میں پوزیشن لینے والے طلبہ کو حضرت پیر جی مدظلہ کے دستِ مبارک سے انعامات دیئے گئے اور اختتامی دعا ہوئی۔

## نائب صدر مجلس احرار ہند محمد باقر حسین شاز

حیدرآباد۔ انڈیا (نمائندہ احرار) کل ہند مجلس احرار کے نائب صدر جناب محمد باقر حسین شاز نے پریس کانفرنس میں کہا کہ مجلس احرار لوک سبھا چناؤ کے دوران ملک بھر میں ختم نبوت کا مسئلہ اٹھائے گی۔ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام میں سیاست کے اصول وضوابط بھی نمایاں طور پر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اسلام کی رو سے کسی بھی ایسے امیدوار کو ووٹ نہیں دے سکتے ہیں جو کہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کی اقوام متفقہ طور پر اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتی ہیں۔

محمد باقر حسین شاز نے کہا کہ مسلم ووٹروں پر لازم ہے کہ وہ اپنی حق رائے دہندگی کا استعمال کرتے ہوئے اس بات کا مکمل اطمینان کرلیں کہ وہ جس امیدوار کو ووٹ دے رہے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی مسلمان کی حمیت یہ گوارہ نہیں کرسکتی کہ وہ ایسے شخص کو اپنے حلقے کی نمائندگی کے لیے منتخب کرے جو ختم نبوت پر یقین نہ رکھتا ہو اور منکرین ختم نبوت قادیانی جماعت کا خیرخواہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی ودیگر احرار رہنماؤں نے خاص کر مسلم حلقوں میں الیکشن کے متعلق یہ طے کیا کہ امیدواروں سے ختم نبوت کے متعلق وضاحت مانگی جائے اور مسلم ووٹروں کو اس بات کی طرف راغب کیا جائے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے امیدوار کو ہی ووٹ دیں۔ انہوں نے بتایا کہ احرار یوپی، مدھیہ پردیش، آندھراپردیش، دہلی اور پنجاب کے مالیر کوٹلہ سمیت دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں یہ تحریک الیکشن کے دوران چلائے گی۔

مجلس احرار کے ترجمان عتیق الرحمٰن لدھیانوی نے بتایا کہ لوک سبھا الیکشن کے دوران عقیدۂ ختم نبوت کو لے کر

پورے ملک میں مجلس احرار کے رضا کار مسلم اکثریتی علاقوں میں بہت جلد دورہ شروع کریں گے۔انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں احرار کے صدر دفتر لدھیانہ سے مجلس کی تمام شاخوں کے نام سرکلر جاری کر دیا گیا ہے۔عتیق الرحمٰن نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ہمیں امید ہے کہ یہ تحریک اس الیکشن میں کامیاب ہوگی۔(ان شاءاللہ)

جگراؤں۔انڈیا (نمائندہ احرار) خواتین کی ایک جماعت نے مجلس احرار کے تعاون سے مہیا کی گئی سواری میں اٹھائیس دیہاتوں کا دورہ کیا اور ان دیہاتوں میں جا کر مسلم خواتین کو فتنۂ قادیانیت کے ناپاک عزائم سے خبردار کیا۔دورہ کرنے والی خواتین میں ملت اسلامیہ کی وہ جیالی مائیں اور بہنیں موجود تھیں۔جنہوں نے ایک سال قبل گاؤں غالب رنسنگھ وال میں قادیانیت کی طرف سے چلائی گئی ایک بڑی مہم کو احرار کے تعاون سے ناکام کرتے ہوئے خود کو بھی محفوظ رکھا اور قادیانیت کے دھوکہ میں آنے والے گاؤں کے تمام مسلم گھروں کے افراد کو دوبارہ مشرف بہ اسلام کیا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان خواتین نے بیشتر ان دیہاتوں کا دورہ کیا جہاں آج سے ایک سال قبل قادیانی مبلغ جس نے انہیں دھوکہ میں رکھا تھا اور ان ہی سے ان دیہاتوں میں پوچھ کر جھوٹی جماعت احمدیہ کی تبلیغ کرنے جاتا تھا۔دورہ کرنے والی جماعت کی سربراہ خاتون نے کہا کہ وہ اس علاقہ میں قادیانیت کے جراثیم تک کو بھی ختم کرنے کا عزم لیے ہوئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے بلاشبہ انہیں دھوکہ میں رکھا تھا لیکن اب وہ کسی بھی مسلم خاتون کو دھوکہ میں نہ آنے دیں گی۔ان خواتین نے اپنے اس دورے کے دوران بہت سی مسلم خواتین کو قادیانیت کے ناپاک عزائم سے جب خبردار کیا تو مزید خواتین ان کے ساتھ اگلے دیہات کا دورہ کرنے کے لیے تیار ہوگئیں۔

ان خواتین نے جن دیہات کا بھی دورہ کیا وہاں پر کسی قسم کی تواضع، کھانے پینے کے بغیر پہلے خواتین کو آپ ﷺ کی ختم نبوت اور قادیانی عزائم سے آگاہ کیا اور جب میزبانوں نے تواضع کرنا چاہی تو یہ کہہ کر اگلے گاؤں کے لیے سفر جاری رکھا کہ ہم وہاں جا کر کچھ کھا پی لیں گی۔ان خواتین نے رائے کوٹ، نتھووال، غالب جتولی، پوکری کلاں، کوکری ہلواڑہ، رسول پور، داکھا، متی پور، پدور، برنالہ، اپلی، تنولہ، مستی تنولا، پاگی پوری، موما بلاڑ، بریا چھوٹی، مسی کٹانی اور دیگر دیہات کا ہنگامی دورہ کیا۔

اس موقع پر ان خواتین کے ہمراہ احرار رضا کار بغرض حفاظت موجود تھے۔ان خواتین کی سربراہ نے ملت کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے نام اپنا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ وہ بھی فتنۂ قادیانیت کے خلاف اپنے اپنے مقام پر استطاعت کے مطابق تحفظ ناموس رسالت کے لیے کام کریں۔انہوں نے کہا کہ اگر ملت کی خواتین اس مسئلہ کو لے کر بیدار ہوگئیں تو پھر قادیانیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں بھی خواتین نے ملت اسلامیہ کے لیے اپنا خون دیا ہے اور آج بھی خواتین میں اسلام کے لیے وہی جذبہ موجود ہے۔

ترتیب
اقرار فکری

# ظلمت سے نور تک

## ● اوکاڑہ کے خوشی محمد نے اہل خانہ سمیت قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا

اوکاڑہ (۷را پریل) اوکاڑہ کے جناب خوشی محمد نے اپنے اہل خانہ سمیت قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنا خاص فضل وکرم کیا، مجھے اسلام کی روشنی عطا کی اور مرزائیت کی ظلمت سے نجات دی۔ قادیانیت ومرزائیت کی حقیقت واضح ہونے کے بعد' میں اسلام کی آغوشِ رحمت میں آ گیا۔ میں مرزا قادیانی اوراس کی جماعت قادیانیہ پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایمان کی سلامتی عطا فرمائے اور خاتم النبیین ﷺ کی غلامی نصیب فرمائے۔ (آمین)

## ● افریقی صحافی کا قبول اسلام

جمہوریہ کیمرون (Republic Of Cameroon) کے ایک افریقی صحافی نے ورلڈ اسلامک پیپلز لیڈرشپ (WIPL) کے قائد کرنل معمر القذافی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا ہے اوراس دین پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا۔ معمر قذافی کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ کے دوران افریقی صحافی نے اس بات پر زور دیا کہ اس کا مشرف بہ اسلام ہونا اس کے اس ایقان کو بڑھاتا ہے کہ اسلام افریقی تہذیب کے دل کی ترجمانی کرنے والا مذہب ہے اوراس کو فخر ہے کہ وہ افریقہ کے مسلم قائدین معمر قذافی (جو افریقہ کے اندر مثالی نمونہ رکھتے ہیں) کے روبرو اپنی زبان سے کلمہ شہادت ادا کررہے ہیں۔

نام ور صحافی نے کہا کہ جب وہ ۱۷ سال کے تھے تو اس نے معمر قذافی کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ ''افریقہ 'افریقیوں کا ہے'' اس کی نظر میں وہ ایک تاریخی دن تھا اور افریقی بیداری کی پہلی صبح تھی۔ افریقی جرنلسٹ نے زور دے کر کہا کہ وہ براعظم افریقہ کے مسائل کے بارے میں قائد کرنل کی تحریر قومی رجحانات مضبوط اور فریقہ ایک طاقتور براعظم کا روپ دینے کی دعوت اور عظیم افریقی یونین کے (The Great African Union) کے قیام کے لیے ان کی سنجیدہ کوشش کی حمایت اور مداخلت کرتے ہیں۔ اس میٹنگ میں قذافی نے مذہب اسلام کی توضیح کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور قابل قبول مذہب اسلام ہے۔ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام سابقہ مذاہب پر اعتقاد رکھنے والوں سے اس مذہب میں داخل ہونے کی تلقین کرتا ہے۔

خادم حسین

# طاہر القادری اور مسرت شاہین......نئی سیاسی جوڑی

روز نامہ ''جنگ''ملتان ۳/اپریل ۲۰۰۴ء کے مطابق، ماضی کی اداکارہ اور تحریک مساوات کی چیئر پرسن مسرت شاہین نے اپنی جماعت کو''پاکستان عوامی تحریک''میں ضم کر دیا ہے۔انہوں نے علامہ پروفیسر طاہر القادری پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان عوامی تحریک، تنگ نظر نہیں بلکہ پروگریسو جماعت ہے اور علامہ طاہر القادری اپنے اندر سیاست کی یونیورسٹی رکھتے ہیں، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میری خواہش تھی کہ میں علامہ صاحب کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ میں نے پانچ سال تک علامہ صاحب کے کردار کو پرکھا ہے اور آج میں نے ان سے ملاقات کے بعد شمولیت اختیار کر لی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ ایک لبرل جماعت ہے۔ جہاں میک اپ نہ کرنے کی بھی کوئی شرط نہیں ہے۔ میں عمر کے لحاظ سے میک اپ بھی کروں گی اور نئے کپڑے بھی پہنوں گی۔ مولانا فضل الرحمٰن اور علامہ طاہر القادری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔علامہ طاہر القادری نے دوزخ کی سزاؤں سے خوفزدہ کرنے کی بجائے اللہ کی رحمت کے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔علامہ طاہر القادری نے کہا کہ تحریک صرف تہجد گزاروں کی جماعت نہیں ہے اس میں مردوں کے ساتھ ساتھ، عورتیں بھی عوامی خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔''

چلیے، مسرت شاہین کو ایک شخصیت تو نظر آئی جن کی پارٹی میں وہ عمر کے لحاظ سے میک اپ کر سکتی ہیں اور بھڑکیلے کپڑے بھی پہن سکتی ہیں کہ:۔

چالیس سے بھی سن اُن کا اوپر سہی لیکن
لگالیتی ہیں جب غازہ پری معلوم ہوتی ہیں

ورنہ ناصر کاظمی نے ملتان کے ایک مشہور شاعر سے عشق کے زور پر کہا تھا کہ:

میں کپڑے پہن کر جاؤں کہاں اور بال بناؤں کس کے لئے

''شیریں فرہاد، ہیر رانجھا، عذرا وامق، لیلیٰ مجنوں''کے قصے تو یونہی مشہور ہیں مسرت شاہین کو تو پھر بھی ان کا آئیڈیل مل گیا ہے۔ پروفیسر طاہر القادری بہت خوش نصیب ہیں جن کی لبرل پارٹی اور رنگین ٹوپی نے مسرت شاہین جیسی اداکارہ کو متاثر کیا اور:

کچے دھاگے سے بندھی چلی آئی سرکار مری

ورنہ مولانا فضل الرحمان سے تو اب تک وہ نفور رہی ہیں اور انہیں بھی مسرت شاہین نے ضرور پرکھا ہو گا تبھی تو انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمان اور پروفیسر طاہر القادری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان کے فیصلہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا آسمان پروفیسر طاہر القادری ہیں۔ پورے پانچ سال تک انہوں نے علامہ صاحب کے کردار کو جانچا تب کہیں جا کر گل تر ہاتھ آیا ہے۔ اس حوالے سے یہاں ایک دلچسپ کارٹون کا ذکر خارج از موضوع نہ ہو گا جس میں مسرت شاہین، علامہ صاحب سے کہہ رہی ہیں ''علامہ صاحب! برس ہا برس سے آپ پر میں نے خاص نظر رکھی ہوئی تھی مگر آپ کی نظرِ کرم نے بہت تاخیر کی۔''

جواب میں علامہ صاحب کہتے ہیں ''یقین رکھیے۔ میں بھی کبھی چین سے نہ سو سکا۔''

یہ ساری خبر سن کر ہمارے دوست خان صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ان دو عظیم لیڈروں کی یہ عظیم ملاقات ضرور کوئی گل کھلائے گی اور ملک میں عظیم سیاسی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ مسرت شاہین کی پارٹی کا طاہر القادری کی پارٹی میں انضمام سیاسی روشن خیالی کا عملی مظاہرہ ہے۔ یہ نئی سیاسی جوڑی نظریہ پاکستان ''وسیع البنیاد'' پاکستان اور ''وسیع المشرب'' اسلام کی خوب خدمت کرے گی۔ مسرت وانبساط کے غبارے، تہذیب وثقافت کے غرارے، جذبۂ خیر سگالی کے سہارے کس ''نقطۂ منہاج وابتہاج'' پر پہنچے گی کہ:

لوگ لیتے ہیں یوں ہی شمع اور پروانے کا نام
کچھ نہیں ہے اس جہاں میں ان کے افسانے کا نام
شوخیِ ''طاہر'' نگاراں میری صہبا کا وجود
مستیِ ''شاہین'' غزالاں میرے پیمانے کا نام

عینک فریمی

# زبان میری ہے بات اُن کی

☆ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی شائع کردہ دسویں جماعت کی اردو کی کتاب میں حضرت عمرؓ کو ''گانا سننے کا شوقین، اکھڑ مزاج اور تُند خو'' بیان کیا گیا ہے۔ (ایک خبر)

● نام نہاد روشن خیالی کے پَر پُرزے نکلنے شروع ہو گئے۔

☆ دینی مدرسوں کے خلاف جو کچھ کہا جا رہا ہے، صرف پراپیگنڈہ ہے۔ (اعجاز الحق وفاقی وزیر مذہبی امور)

● وزارت تو خیر اک بڑی بات ہے — پلا ساقیا! چاندنی رات ہے

☆ مسرّت شاہین کی مساوات پارٹی کا، طاہر القادری کی ''عوامی تحریک'' میں انضمام۔ (ایک خبر)

● آخر گِل اپنی، صَرفِ میکدہ ہوئی — پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

☆ اپوزیشن کو اخلاقیات کا علم نہیں۔ (ظفر اللہ جمالی)

● جدے گھر دانے، اوہدے کملے وی سیانے!

☆ صدر مشرف کی روشن خیالی سے، دنیا پر اسلام کی حقیقی تشریح واضح ہو گی۔ (چودھری شجاعت)

● قوم کو اُلّو بناؤ کیا یہی اسلام ہے — ق لیگ کے رہنماؤ! کیا یہی اسلام ہے

☆ شیخ رشید دینی جماعتوں پر پابندی کا شوق پورا کر لیں۔ (حافظ حسین احمد)

● سنگ آزما ضرور مگر یہ بھی دیکھ لے — ان پتھروں کی زد میں کہیں اپنا سر نہ ہو

☆ غیر نیٹو اتحادی بننے سے امریکہ کے غلام نہیں بنیں گے۔ (ترجمان دفتر خارجہ)

● چاہا بھی اگر ہم نے تیری بزم سے اٹھنا — محسوس ہوا پاؤں میں زنجیر پڑی ہے

☆ جہاد افغانستان، جنرل ضیاء الحق کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔ (اعجاز الحق)

● کی تیرے قتل کے بعد اعجاز نے توبہ — ہائے اس زودِ پشیماں کا پشیماں ہونا

☆ میں طاہر القادری کی جماعت میں اس لئے شامل ہوئی ہوں کہ اس میں میک اپ پر پابندی نہیں۔ (مسرت شاہین)

● سیاست دے کمّاں نوں رَل مِل کے مُکا لیّے — میں میک اپ کرنی آں تُوں آلو چھِل ماہیا

☆ پنجاب کے چودھری، سندھ کے وڈیرے، انگریزوں کی غلامی پر خوش ہیں۔ (حافظ حسین احمد)

● جن کے محلوں میں غریبوں کا لہو جلتا ہے — اُن سے پوچھو تو سہی، اُن کا خدا ہے یارو!

# حسنِ انتقاد

تبصرے کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: ابوالادیب

کتاب: آخری صلیبی جنگ (حصّہ چہارم)     مصنف: عبدالرشید ارشد

ضخامت: ۲۷۲ صفحات     قیمت: ۱۰۰ روپے

ملنے کا پتا: النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ) جوہر پریس بلڈنگ، جوہر آباد

جناب عبدالرشید ارشد اس سے پہلے ''آخری صلیبی جنگ'' کے تین حصے شائع کر چکے ہیں۔ جن میں صیہونیت کا بڑی دلیری کے ساتھ پردہ چاک کیا گیا ہے۔ آپ جس جذبے، جرأت و بے باکی کے ساتھ یہ کام انجام دے رہے ہیں۔ اس پر خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ یہودی اور عیسائی، مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ، اپنے جن مذموم مقاصد کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں، اُن کی آگاہی کے حوالے سے جناب عبدالرشید ارشد کی کاوش واقعی قابل داد ہے۔ یہ ایک پکے سچے اور دردمند مسلمان کی محنت کا زندہ ثبوت ہے۔ جس میں مسلمانوں کو، اُن کے دشمنوں کی سازش سے بخوبی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ فاضل مصنف نے برسوں پر محیط حقائق کو بڑی جانفشانی کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ اسرائیل کی آشیر باد سے پاکستان میں چلنے والی این جی اوز اور ان کے خطرناک عزائم کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے۔ وطنِ عزیز پر منڈلانے والے خطرات اور ان کے سدِّ باب پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ خاص طور پر لوکلائزیشن اور شہری حکومتوں کے قیام کہ جس سے ملک کو تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزارنا مقصود ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے بہت سے اچھوتے ہوئے موضوعات پر مصنف کی بہت گہری نظر ہے۔ یہود و ہنود اور دوسرے دشمنانِ اسلام کی چالوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں، عالمِ اسلام کے خلاف صلیبی جنگوں کے مختلف محاذوں کی سرگرمیوں کا جائزہ، یہودیوں کی کارگزاریوں پر تبصرہ اور مسلم ممالک میں ہونے والے واقعات کا تجزیہ شامل ہے۔ پرنٹنگ، کاغذ، ٹائٹل جاذب نظر ہیں معیار کے مطابق قیمت واجبی ہے۔

(تبصرہ ابوالادیب)

مقالہ: ''علماء دیوبند اور مطالعۂ مسیحیت''     مقالہ نگار: سفیر اختر

ضخامت: ۴۰ صفحات     قیمت: ۵۰ روپے     ناشر: دارالمعارف، لوہسر شرفو (واہ کینٹ)

علماء دیوبند کی طرف سے مطالعۂ مسیحیت کے عنوان پر جو تحریری سلسلہ شروع کیا گیا اور پھر مسلسل اُن کی طرف سے، عیسائی پادریوں کا تعاقب کیا گیا۔ مناظرہ، تقریر اور تحریر ہر میدان میں دیوبند مکتبِ فکر کے علماء نے جس طرح فتنۂ عیسائیت کی بیخ کنی کی، مقالہ نگار نے پوری شرح و بسط کے ساتھ اس کا احاطہ کیا ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند کر دیا

ہے۔مولانا آل حسن موہانی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور ڈاکٹر وزیر خان نے برصغیر میں مطالعۂ مسیحیت کی جو روایت قائم کی، علماءِ دیوبند نے اسے بڑے زور شور سے جاری رکھا۔جن میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا محمود حسن، مولوی رحیم اللہ بجنوریؒ، مولانا فخر الحسنؒ، مولانا غلام محمد راندیریؒ، مولانا اشرف الحق دہلویؒ، مولانا امداد صابریؒ، مفتی کفایت اللہؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا محمد مالک کاندھلویؒ، مولانا محمد الیاسؒ، اور پروفیسر قاضی زاہد الحسینیؒ کے نام قابل ذکر ہیں۔

جنابِ سفیر اختر رقم طراز ہیں کہ علماء دیوبند کے مطالعۂ مسیحیت کی مناسبت سے مؤرخ دارالعلوم مرحوم سید محبوب رضوی کی ایک تحریر اُن کے پیش نظر تھی جو ایک ہندوستانی محقق راج بہادر شر مانے (بصورت انگریزی ترجمہ) اپنی کتاب میں شامل کی تھی مگر رضوی صاحب کی وہ اردو تحریر انہیں نہ مل سکی تو انہوں نے اسے انگریزی سے اردو میں منتقل کر کے شائع کر دیا۔موضوع کے اعتبار سے کتابچہ بہت اہمیت کا حامل اور قابل مطالعہ ہے۔آرٹ کارڈ ٹائٹل کے ساتھ اعلیٰ سفید کاغذ پر پرنٹ کیا گیا ہے۔(تبصرہ: ابوالادیب)

کتاب: خیر الزاد　　افادات: حضرت مولانا محمد اشرف شاد مدظلہ

ترتیب: مولانا عبدالرشید بلال　　ضخامت: ۲۲۶ صفحات　قیمت: ۱۴۰ روپے

ملنے کا پتا: مدرسہ اسلامیہ دینی درس گاہ، خان گڑھ (ضلع مظفر گڑھ)

قرآن وحدیث کی خدمت کرنے والے علوم وفنون میں صَرف ونحو ایسے علوم ہیں کہ ان کے بغیر قرآن وحدیث کی عبارت کا ترجمہ کما حقہ سمجھنا مشکل ہے۔یہ دونوں علوم مدارس عربیہ میں ابتدائی طور پر پڑھائے جاتے ہیں، جو طلباء زمانہ طالب علمی میں صَرف ونحو میں مہارت حاصل کر جاتے ہیں، ان کے لئے قرآن وحدیث کی عبارت کے ترجمہ کا سمجھنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

علم صَرف کی مشہور ''ارشاد الصَرف'' نامی کتاب جو فارسی میں لکھی گئی ہے، میں تقریباً ۹۴ علم صَرف کے قوانین ہیں اس کتاب کو بعض مدارس میں بڑے شوق سے پڑھایا جاتا رہا اور اس کے لئے علم صَرف میں ماہر اساتذہ کا تقرر لازمی تھا۔اس کتاب کو پڑھنے والا طالب علم تقریباً علم صَرف کی بقیہ کتب سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔اسے سمجھنے، سمجھانے کے لئے ایک بہترین شرح ''خیر الزاد'' محترم علامہ عبدالرشید بلال نے ترتیب دی ہے جو درحقیقت علم صَرف پڑھانے والے ماہر اساتذہ کے فوائد صَرفیہ کا مجموعہ ہے۔علم صَرف کو سمجھنے، سمجھانے والے علماء اور طلباء کے لئے انمول تحفہ ہے۔

(تبصرہ: محمد مغیرہ)

ساغراقبالی

# آخری صفحہ

- ''ارائیں برادری کا ایک طبقہ نان بائی کا کام کرتا تھا۔ان کی زیادہ تر رہائش بازار لال کنواں دہلی میں تھی اور دلّی کے مشہور نہاری والے یہیں آباد تھے اور حقیقت یہ ہے کہ نہاری کا مزہ انہی کے ہاتھ میں قدرت نے رکھا تھا۔اس برادری کے ایک مشہور نہاری والے ملک فضل تھے جن کی دکان فراش خانہ کے باہر تھی اور جہاں فراش خانہ میں ترجمہ قرآن کریم ختم کرنے کے بعد مولانا احمد سعیدؒ اپنے ساتھیوں مولانا عبدالماجد صاحب اور غوری پہلوان کے ساتھ مولویانہ تکلف برطرف کر کے نہاری روٹی کھاتے تھے۔

دلّی والوں کو نہاری روٹی کھانے کا اصلی مزہ جب آتا تھا جب ان کے سامنے ایک بڑی غوری میں نہاری ہوتی تھی جس کے اندر نلی، بھیجا، ہری مرچیں، ادرک اور اوپر سے کھٹے کا رس اور پھر اس کے اوپر دیسی گھی کا بگھار، گرم گرم تنوری روٹیاں آنکھوں اور ناک سے پانی جاری، منہ سے سوں سوں کی آوازیں اور پھر آخر میں منہ میٹھا کرنے کے لیے دیسی گھی کا حلوہ، دلی والے نہاری کی تیز مرچوں کا فلسفہ یہ بیان کرتے تھے کہ اس سے نزلہ زکام اور بخار کھانسی سب بھاگ جاتے ہیں۔یہ الگ بات ہے کہ تیز مرچوں سے غریب معدے پر کیا گزرتی ہے۔ہاں! دلّی کا کاریگر طبقہ، مزدور و محنت کش طبقہ اپنی محنت اور ورزش کے ذریعے اسے ہضم کر لیتا تھا۔''　(''دلّی کی برادریاں''۔سید اخلاق حسین دہلوی)

- گنجے، کم بالوں والوں کو اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔گنجا، گنجے کو دیکھ کر ہی خوش ہوتا ہے یعنی:

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز　کبوتر با کبوتر باز با باز

بقول ایک ستم ظریف یہ شعر الطاف پرواز کا ہے اور اس میں لفظ ''پرواز'' بطور تخلص استعمال ہوا ہے۔

مصیبت یہ ہے کہ کسی گنجے کو اگر ''گیسو دراز'' کہا جائے تو وہ اسے خود پر طنز سمجھ کر زیادہ ناراض ہوتا ہے۔لہٰذا اپنے ''ہم زلفوں'' سے درخواست ہے کہ وہ میری اس مجبوری کو نظر انداز فرمائیں۔میرا شمار فی الحال مستند گنجوں میں نہیں ہوتا۔بس یوں سمجھیں کہ ابھی ''رنگروٹ'' بھرتی ہوا ہوں اور آثار بتاتے ہیں کہ ترقی کرتے کرتے بہت جلد ''جرنل'' کے عہدے پر پہنچ جاؤں گا اور پھر اس کے بعد:　گلیاں ہوون سونجیاں، وچ مرزا یار پھرے

فارسی میں گنج، خزانے کو کہتے ہیں۔سو اگر قدرت نے کسی کو ''گنج'' دیا ہے تو اس پر یار لوگوں کی فقرے بازیوں کے باوجود ملول نہیں خوش ہونا چاہیے۔بہت سے سر ایسے ہیں جن پر صرف بال ہیں۔چنانچہ ثبوت کے طور پر بہت سے صاحبانِ اقتدار، سیاست دان، علماء دانشور اور صحافیوں کے سر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔اگر ان سروں میں کچھ ہوتا تو ملک اس حال کو نہ پہنچتا:

آپ دستار اتاریں تو کوئی فیصلہ ہو　لوگ کہتے ہیں کہ سر ہوتے ہیں دستاروں میں

(عطاء الحق قاسمی۔''شرگوشیاں'')

# ہماری نئی مطبوعات

## حیات بخاریؒ

بطل حریت امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی سوانح
اثر خامہ: خان غازی کابلیؒ ★ مدوّن: شاہد کاشمیری
قیمت -/120 روپے

## حیات امیر شریعتؒ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
کے سوانحی حالات و واقعات
مصنف: جانباز مرزا مرحوم ★ قیمت -/150 روپے

## احکام و مسائل

فرضیت و تاریخ جمعہ و عیدین ★ نکاح، عقیقہ کے خطبات و مسائل
نماز استسقاء، قنوت نازلہ، فطرانہ، صدقہ اور زکوٰۃ و عشر کے مسائل
پر ایک شاہکار تحقیقی کتاب
مؤلف: جانشین امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ

## فتنہ جمہوریت

جمہوریت، خلاف اسلام اور شیطانی نظام ہے
قرآن و حدیث اور تاریخی حوالوں کی روشنی میں
مصنف: حکیم محمود احمد ظفر ★ قیمت -/125 روپے

## مولانا محمد علی جالندھریؒ

ایک مجاہد ختم نبوت اور مبلغ اسلام کی درویشانہ
اور مجاہدانہ زندگی کے احوال
مؤلف: مولانا سعید الرحمٰن علویؒ
مقدمہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ — قیمت -/100 روپے

## فری میسنری

(اسلام دشمن خفیہ یہودی تنظیم)
☆ فری میسنری کی تین سو سالہ تاریخ ☆ گھناؤنی سازشوں کی پردہ کشائی
☆ عالم اسلام کی تباہی میں سیاسی کردار ☆ اہم حقائق کا تجزیہ و مطالعہ
مؤلف: بشیر احمد (ایم اے) — قیمت -/200 روپے

## خطبات شورش

بے باک صحافی، شعلہ نوا خطیب، عظیم مجاہد آزادی
آغا شورش کاشمیریؒ کے ہنگامہ خیز خطبات کا پہلا مجموعہ
مدوّن: شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی ★ قیمت -/150 روپے

## خواجہ عبدالرحیم عاجز

احوال و کلام
ایک تاریخی دستاویز، مطبوعہ و غیر مطبوعہ کلام
تحقیق: ڈاکٹر شاہد کاشمیری ★ قیمت -/200 روپے

## سیدنا مروان بن حکم رضی اللہ عنہ

ایک مظلوم شخصیت، حقائق کے آئینے میں
مؤلف: حکیم محمود احمد ظفر ★ قیمت -/15 روپے

## آزادی کی انقلابی تحریک

جنگ عظیم 1939ء کی فوجی بھرتی کے خلاف
مجلس احرار اسلام کی عظیم تحریک پر پہلی تحقیقی کتاب
مؤلف: محمد عمر فاروق ★ قیمت -/150 روپے

## مرد اور عورت کی نماز میں فرق

احادیث کی روشنی میں
مؤلف: مولانا ابو ریحان عبدالغفور سیالکوٹی
قیمت -/20 روپے

## سیلِ افکار

سید عطاء المحسن بخاریؒ کے فکر انگیز اخباری کالموں کا مجموعہ
ادب و انشاء، تجزیہ و تنقید اور فکر و نظر کا بہترین مرقع
مرتب: سید محمد کفیل بخاری (زیر طبع)

ملنے کا پتہ **بخاری اکیڈمی**
دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
☎ 061-511961

Monthly" Naqeeb-e-Khatm-e-Nabuwwat" Multan. Regd. M#32

بیاد مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(بانی) سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قائم شدہ 28 نومبر 1961ء

# مدرسہ معمورہ ملتان

کی توسیع کے لیے مدرسہ سے ملحق مکان 26 لاکھ روپے میں خرید کر تعلیم شروع کر دی گئی ہے۔
مدرسہ 7 لاکھ روپے کا مقروض ہے۔ ادائیگی قرض کے سلسلے میں اہل خیر احباب و متعلقین فوری توجہ فرمائیں اور اس کارِ خیر کی تکمیل میں بھرپور تعاون فرمائیں۔

**بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری (مدرسہ معمورہ)**
**کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان**

✪ الحمدللہ درجہ حفظ و ناظرہ تعلیم قرآن کریم، درجہ کتب درس نظامی اور شعبہ پرائمری میں اس وقت 150 طلباء زیر تعلیم ہیں ✪ 7 اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ✪ 50 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں ✪ طالبات کے لیے جامعہ بستانِ عائشہ قائم ہے۔ جس میں حفظ قرآن کریم اور دورۂ حدیث تک تعلیم دی جاتی ہے ✪ مدرسہ معمورہ، مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تعلیم "وفاق المدارس الاحرار" سے ملحق ہے ✪ ملک کے مختلف شہروں میں 36 دینی مدارس' وفاق المدارس الاحرار کے زیر انتظام چل رہے ہیں ✪ 15 مدارس کے اخراجات وفاق المدارس کے ذمہ ہیں ✪ مدرسہ معمورہ اور جامعہ بستانِ عائشہ کا "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" سے بھی الحاق ہے اور اسی کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جا رہی ہے۔

الداعی الی الخیر
سید عطاء المہیمن بخاری (ابن امیر شریعت)
مہتمم

مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
فون: 061-511961

To, Syed Muhammad Kafeel Bukhari (MADRASAH MAMURAH
Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan. Pakistan. Tel:061-511961
Current Account#3017-2. U.B.L.Kutchery Road Multan.

Designed by:
Ilyas Miranpuri
ادارہ گیسانگھ
دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 061-511961